نام کتاب	:	غاية الإجابة في مناقب القرابة
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	فیض اللہ بغدادی، حافظ ظہیر احمد الاِسنادی
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّتؒ ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اپریل 2006ء
تعداد	:	2,200
قیمت عام پیپر	:	-/150 روپے

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.biz

غَايَةُ الإِجَابَة

فِي

مَنَاقِبِ القَرَابَة

﴿اہلِ بیتِ اطہار سلام اللہ علیہم کے فضائل و مناقب﴾

❁❁❁

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَوْلَايَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

نَبِيُّنَا الآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ

أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

﴿ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۷ ۸-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴ / ۷۰ ۹-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فهرس

فهرس

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ:

مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَ قَرَابَةِ الرَّسُولِ علیهم السلام

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت اور قرابت داروں کے مناقب﴾

١۔ فَصْلٌ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی اپنے اہلِ بیت کے بارے میں وصیت کا بیان﴾

١/١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلاَ إِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَ إِنَّ كَرِشِيَ الْأَنْصَارُ. فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آ گاہ ہو جاؤ! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بُروں کو معاف کر دو اور ان کے نیکوکاروں سے (اچھائی کو) قبول کرو۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢/٢۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل الأنصار وقريش، ٥/٧١٤، الرقم:٣٩٠٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٩، الرقم: ٣٢٣٥٧، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ٣/٣٣٢، الرقم: ١٧١٦، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٢٥٢۔

الحديث رقم ٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٨١، الرقم: ٢١٦١٨، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/١٦٢۔

خَلِيْفَتَيْنِ: كِتَابَ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک اﷲ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت اور یہ کہ یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٣ / ٣۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم مَكَّةَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهُمْ ثَمَانِيَةً أَوْسَبْعَةً، ثُمَّ أَوْغَلَ غَدْوَةً أَوْ رَوْحَةً ثُمَّ نَزَلَ ثُمَّ هَجَرَ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ وَ إِنِّي أُوْصِيْكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ ...... الحديث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح کیا پھر طائف کا رخ کیا اور اس کا آٹھ یا سات دن محاصرہ کئے رکھا پھر صبح یا شام کے وقت اس میں داخل ہو گئے پھر پڑاؤ کیا پھر ہجرت فرمائی اور فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تمہارے لئے تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور بے شک میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ نیکی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض ہو گا ...... الحدیث۔'' اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢ / ١٣١، الرقم: ٢٥٥٩۔

٤ / ٤. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا إِنِ اتَّبَعْتُمُوْهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي. ثُمَّ قَالَ: أَ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں اور اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دو چیزیں کتاب اللہ اور میرے اہل بیت ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں مؤمنین کی جانوں سے بڑھ کر ان کو عزیز ہوں آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولی ہوں علی بھی اس کا مولی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٥ / ٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١١٨، الرقم: ٤٥٧٧.
الحديث رقم ٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ٤٧، الرقم: ٢٦٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٨.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت: ﴿قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دو بیٹے (حسن و حسین)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦ / ٦۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه في رواية طويلة: قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِي الثَّقَلَيْنِ. فَنَادَى مُنَادٍ وَ مَا الثَّقَلاَنِ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: كِتَابُ اللهِ طَرَفٌ بِيَدِ اللهِ وَ طَرَفٌ بِأَيْدِيْكُمْ فَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ لاَ تَضِلُّوْا، وَالآخَرُ عِتْرَتِي وَ إِنَّ اللَّطِيْفَ الْخَبِيْرَ نَبَّأَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، سَأَلْتُ رَبِّي ذَلِكَ لَهُمَا، فَلاَ تَقَدَّمُوْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلاَ تَقْصُرُوا عَنْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلاَ تُعَلِّمُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِي فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ اللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پس یہ دیکھو کہ تم دو بھاری چیزوں میں مجھے کیسے باقی رکھتے ہو۔ پس ایک نداء دینے والے نے ندا دی یا رسول اللہ! وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب جس کا ایک کنارا اللہ کے ہاتھ میں اور دوسرا کنارا تمہارے ہاتھوں میں ہے پس اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور

الحديث رقم ٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ١٦٦، الرقم: ٤٩٧١.

دوسری چیز میری عترت ہے اور بے شک اس لطیف خبیر رب نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض پر حاضر ہوں گی اور ایسا ان کے لئے میں نے اپنے رب سے مانگا ہے۔ پس تم لوگ ان پر پیش قدمی نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ہی ان سے پیچھے رہو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ان کو سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ جانتے ہیں پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: پس میں جس کی جان سے بڑھ کر اسے عزیز ہوں تو یہ علی اس کا مولی ہے اے اللہ! جو علی کو اپنا دوست رکھتا ہے تو اسے اپنا دوست رکھ اور جو علی سے عداوت رکھتا ہے تو اس سے عداوت رکھ۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧ / ٧۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهَا سَبْعَ عَشَرَةَ، أَوْتِسْعَ عَشَرَةَ، ثُمَّ قَامَ خَطِيْباً فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَأَنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ. وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُقِيْمُنَّ الصَّلَاةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ، أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً مِّنِّي. أَوْ كَنَفْسِي يَضْرِبُ أَعْنَاقَكُمْ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: بِهَذَا. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے مکہ فتح کیا اس کے بعد آپ ﷺ طائف کی طرف روانہ ہوئے اور آپ ﷺ نے سترہ دن یا انیس دن طائف کا محاصرہ کئے رکھا پھر آپ ﷺ خطاب کے لئے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: میں اپنی عترت کے بارے میں تمہیں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض کوثر ہو گا اور

الحديث رقم ٧: أخرجه البزار في المسند، ٣ / ٢٥٨، ٢٥٩، الرقم: ١٠٥٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٣۔

نماز قائم کرو گے اور زکوۃ ادا کرو گے یا میں تمہاری طرف ایک ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو مجھ میں سے ہے یا میری طرح کا ہے اور جو تمہاری گردنیں مارے گا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اس آدمی سے میری مراد یہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

٢۔ فَصْلٌ فِي حَثِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حُبِّهِمْ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا لوگوں کو اہلِ بیت کی محبت پر اُبھارنے کا بیان﴾

٨/ ٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ ﷻ. وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کے سبب اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٩/ ٩۔ عَنِ الْعَبَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ

الحديث رقم ٨: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل البيت النبي ﷺ، ٥/ ٦٦٤، الرقم: ٣٧٨٩، والحاكم في المستدرك ٣/ ١٦٢، الرقم: ٤٧١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٣٦٦، الرقم: ٤٠٨۔

الحديث رقم ٩: أخرجه ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل العباس بن عبد المطلب ﷺ، ١/ ٥٠، الرقم: ١٤٠، والحاكم فی المستدرك، ٤/ ٨٥، الرقم: ٦٩٦٠، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٨/ ٣٨٢، الرقم: ٤٧٢، والديلمی فی مسند الفردوس، ٤/ ١١٣، الرقم: ٦٣٥٠، والسيوطی فی شرح سنن ابن ماجة، ١/ ١٣، الرقم: ١٤٠۔

قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَقْطَعُوْنَ حَدِيْثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُوْنَ فَإِذَا رَأَوُا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوْا حَدِيْثَهُمْ وَاللهِ، لاَ يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم جب قریش کی جماعت سے ملتے اور وہ باہم گفتگو کررہے ہوتے تو گفتگو روک دیتے ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس امر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب میرے اہل بیت سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگو روک دیتے ہیں؟ اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک ان سے اللہ تعالیٰ کے لیے اور میرے قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔'' اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٠/ ١٠۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقُوهُمْ بِبَشْرٍ حَسَنٍ، وَإِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِوُجُوهٍ لاَ نَعْرِفُهَا. قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا، وَقَالَ: وَالَّذِی نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَ لِقَرَابَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ.

الحديث رقم ١٠: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٢٠٧، الرقم: ١٧٧٢، ١٧٧٧، ١٧٦٥٦، ١٧٦٥٧، ١٧٦٥٨، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ٣٧٦، الرقم: ٥٤٣٣، ٢٩٦٠، والنسائی فی السنن الكبرى، ٥/ ٥١ الرقم: ٨١٧٦، والبزار فی المسند، ٦/ ١٣١، الرقم: ٢١٧٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢/ ١٨٨، الرقم: ١٥٠١، والديلمی فی مسند الفردوس، ٤/ ٣٦١، الرقم: ٧٠٣٧۔

و في رواية: قَالَ: وَاللهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِیءٍ إِيْمَانٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِي.

’’حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش جب آپس میں ملتے ہیں تو حسین مسکراتے چہروں سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو ایسے چہروں سے ملتے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے (یعنی جذبات سے عاری چہروں کے ساتھ) حضرت عباس فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ یہ سن کر شدید جلال میں آ گئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی بھی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور میری قرابت کی خاطر تم سے محبت نہ کرے۔‘‘

اسے امام احمد، نسائی، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: خدا کی قسم کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ اور میری قرابت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے۔‘‘

١١/ ١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ رَحِمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَا تَنْفَعُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَلَى وَاللهِ، إِنَّ رَحِمِي مَوْصُوْلَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَأَنِّي أَيُّهَا النَّاسُ، فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَإِذَا جِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ وَقَالَ: يَتَحَقَّقُ أَنَا فُلَانٌ بْنُ

الحديث رقم ١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٨، الرقم: ١١١٥٤، و الحاكم في المستدرك، ٤/ ٨٤، الرقم: ٦٩٥٨، و أبو يعلى في المسند، ٢/ ٤٣٣، الرقم: ١٢٣٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٦٤.

فُلَانٍ وَ قَالَ لَهُمْ: أَمَّا النَّسَبُ فَقَدْ عَرَّفْتُهُ وَ لَكِنَّكُمْ أَحْدَثْتُمْ بَعْدِي وَ أَرْتَدَدْتُمُ الْقَهْقَرِيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ان لوگوں کا کیا ہوگا جو یہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبی تعلق قیامت کے روز ان کی قوم کو کوئی فائدہ نہیں دے گا کیوں نہیں! اللہ کی قسم بے شک میرا نسبی تعلق دنیا و آخرت میں آپس میں باہم ملا ہوا ہے اور اے لوگو! بے شک (قیامت کے روز) میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا پس جب تم آ گئے تو ایک آدمی کہے گا یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کا فلاں بن فلاں کہنا پایۂ ثبوت کو پہنچے گا اور رہا نسب تو تحقیق اس کی پہچان میں نے تمہیں کرا دی ہے لیکن تم میرے بعد تم احداث کرو گے اور الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٢/١٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: خَيْرُكُمْ، خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي مِنْ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو میرے بعد میری اہل کے لئے بہترین ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور امام ابویعلی نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٥٢، الرقم: ٥٣٥٩، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٣٣٠، الرقم: ٥٩٢٤، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦١٦، الرقم: ١٤١٤، و الديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٧٠، الرقم: ٢٨٥١، و الخطيب في تاريخ بغداد، ٧/٢٧٦، الرقم: ٣٧٦٥، و المناوي في فيض القدير، ٣/٤٩٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٤.

١٣ / ١٣. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لاَ يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَعِتْرَتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِتْرَتِهِ. وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہلِ بیت اسے اس کے اہل خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے۔'' اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٤ / ١٤. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْزِمُوْا مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللهَ ﷻ وَ هُوَ يَوَدُّنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ: لاَ يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

الحديث رقم ١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧ / ٧٥، الرقم: ٦٤١٦، و في المعجم الأوسط، ٦ / ٥٩، الرقم: ٥٧٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ١٨٩، الرقم: ١٥٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ١٥٤، الرقم: ٧٧٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١ / ٨٨.

الحديث رقم ١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ٣٦٠، الرقم: ٢٢٣٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٧٢.

فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت کو لازم پکڑو پس بے شک وہ شخص جو اس حال میں اللہ سے ملا کہ وہ ہمیں محبت کرتا تھا تو وہ ہماری شفاعت کے صدقے جنت میں داخل ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی شخص کو اس کا عمل فائدہ نہیں دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے سبب۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

١٥ / ١٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ خَادِمٌ تَخْدُمُهُمْ يُقَالَ لَهَا: بَرِيْرَةُ، فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَقَالَ: يَابَرَيْرَةُ، غَطِّي شُعَيْفَاتِكِ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَنْ يُغْنِيَ عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئاً قَالَ: فَأَخْبَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ: فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَ هُ مُحْمَرَّةً وَجْنَتَاهُ، وَكُنَّا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ نَعْرِفُ غَضَبَهُ بِجَرِّ رِدَائِهِ وَ حُمْرَةِ وَجَنَتَيْهِ. فَأَخَذْنَا السِّلاَحَ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ،مُرْنَا بِمَا شِئْتَ، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَوْ أَمَرْتَنَا بِأُمَّهَاتِنَا وَآبَائِنَا وَأَوْلاَدِنَا، لَأَمْضَيْنَا قَوْلَكَ فِيْهِمْ، فَصَعِدَ ﷺ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ ﷻ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. وَ قَالَ: مَنْ أَنَا؟، فَقُلْنَا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنْ مَنْ أَنَا؟ فَقُلْنَا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ. قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلاَ فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلاَ فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ يُنْفَضُ التُّرَابُ عَنْ رَأْسِهِ وَلاَ فَخْرَ، وَأَوَّلُ دَاخِلِ الْجَنَّةِ وَلاَ فَخْرَ، مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْعَمُوْنَ أَنَّ رَحِمِي لاَ تَنْفَعُ . لَيْسَ كَمَا زَعَمُوْا، إِنِّي لَأَشْفَعُ وَأُشَفَّعُ، حَتَّى أَنَّ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ

الحديث رقم ١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٢٠٣، الرقم: ٥٠٨٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٦.

لَيَشْفَعُ فَيُشَفَّعُ، حَتَّى إِنَّ إِبْلِيسَ لَيَتَطَاوَلُ طَمْعًا فِي الشَّفَاعَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آل رسول ﷺ کی ایک خادمہ تھی جو ان کی خدمت بجا لاتی اسے ''بریرہ'' کہا جاتا تھا پس اسے ایک آدمی ملا اور کہا: اے بریرہ اپنی چوٹی کو ڈھانپ کر رکھا کرو بے شک محمد ﷺ تمہیں اللہ کی طرف سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ راوی بیان کرتے ہیں پس اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس واقع کی خبر دی پس آپ ﷺ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے درآنحالیکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دونوں رخسار مبارک سرخ تھے اور ہم (انصار کا گروہ) حضور ﷺ کے غصے کو آپ ﷺ کے چادر کے گھسیٹنے اور رخساروں کے سرخ ہونے سے پہچان لیتے تھے پس ہم نے اسلحہ اٹھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جو چاہتے ہیں ہمیں حکم دیں پس اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر آپ ہمیں ہماری ماؤں، آباء اور اولاد کے بارے میں بھی کوئی حکم فرمائیں گے تو ہم ان میں بھی آپ ﷺ کے قول کو نافذ کر دیں گے پس آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لیکن میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں لیکن کوئی فخر نہیں، میں وہ پہلا شخص ہوں جس سے قبر پھٹے گی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے سر سے مٹی جھاڑی جائے گی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا ہوں لیکن کوئی فخر نہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میرا رحم (نسب و تعلق) فائدہ نہیں دے گا ایسا نہیں ہے جیسا وہ گمان کرتے ہیں۔ بے شک میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول بھی ہو گی یہاں تک کہ جس کی میں شفاعت کروں گا وہ یقیناً دوسروں کی شفاعت کرے گا اور اس کی بھی شفاعت قبول ہو گی یہاں تک کہ ابلیس

بھی اپنی گردن کو بلند کرے گا شفاعت میں طمع کی خاطر (یا کسی طور اس کی شفاعت بھی کوئی کر دے)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

١٦/١٦۔ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْزِمُوْا مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللهَ ﷻ وَهُوَ يَوَدُّنَا، دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت کو لازم پکڑو پس وہ شخص جو اس حال میں اللہ سے (وصال کے بعد) ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہو تو وہ ہماری شفاعت کے وسیلہ سے جنت میں داخل ہو گا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں مجھ محمد کی جان ہے کسی بھی شخص کو اس کا عمل ہمارے حق کی معرفت حاصل کئے بغیر فائدہ نہیں دے گا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧/١٧۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رضي الله عنه: أَنْتَ وَشِيْعَتُکَ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رُوَاءَ مُرَوَّيِيْنَ، مُبْيَضَّةً وُجُوْهُکُمْ. وَإِنَّ عَدُوَّکَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ ظُمَاءً مُقَبَّحِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تو اور تیرے (چاہنے والے) مددگار (قیامت کے روز) میرے

الحديث رقم ١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٣٦٠، الرقم: ٢٢٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٧٢.

الحديث رقم ١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٣١٩، الرقم: ٩٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٣١.

پاس حوضِ کوثر پر چہرے کی شادابی اور سیراب ہو کر آئیں گے اور ان کے چہرے (نور کی وجہ سے) سفید ہوں گے اور بے شک تیرے دشمن (قیامت کے روز) میرے پاس حوضِ کوثر پر بدنما چہروں کے ساتھ اور سخت پیاس کی حالت میں آئیں گے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨ / ١٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا سَمَّيْتُ بِنْتِي فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللهَ عزوجل فَطَمَهَا وَ فَطَمَ مُحِبِّيْهَا عَنِ النَّارِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ رکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے چاہنے والوں کو آگ سے چھڑا (اور بچا) لیا ہے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٩ / ١٩. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ يَوْماً، خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَ مَنْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہلِ بیتِ مصطفیٰ ﷺ کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت

الحديث رقم ١٨: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٣٤٦، الرقم: ١٣٨٥، و الخطيب في تاريخ بغداد، ١٢ / ٣٣١، و المناوي في فيض القدير، ٣ / ٤٣٢.

الحديث رقم ١٩: أخرجه الديلمي فى مسند الفردوس، ٢ / ١٤٢، الرقم: ٢٧٢١.

سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۰ / ۲۰۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه مَرْفُوْعاً. خَمْسٌ مَنْ أُوْتِيَهُنَّ لَمْ يُقْدَرْ عَلَى تَرْكِ عَمَلِ الْآخِرَةِ زَوْجَةٌ صَالِحَةٌ وَ بَنُوْنَ أَبْرَارٌ وَ حَسَنُ مُخَالَطَةِ النَّاسِ وَ مَعِيْشَةٌ فِي بَلَدِهِ وَ حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم سے مرفوعاً روایت ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کو نصیب ہو جائیں تو وہ آخرت کے عمل کا تارک نہیں ہو سکتا (اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں): نیک بیوی، نیک اولاد، لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت اور اپنے ملک میں روزگار اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۱ / ۲۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما رَفَعَهُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَ فَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا، وَ الْمُحِبُّوْنَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا، هُمْ فِي الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی الله عنهما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کے پھل کی ابتدائی حالت ہے اور علی اس کے پھول کو منتقل کرنے والا ہے اور حسن اور حسین اس درخت کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس درخت کے اوراق ہیں وہ یقیناً یقیناً جنت میں (داخل ہونے والے) ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۰: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲ / ۱۹٦، الرقم: ۲۹۷٤.

الحديث رقم ۲۱: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱ / ۵۲، الرقم: ۱۳۵.

٢٢/ ٢٢۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه رَفَعَهُ: أَرْبَعَةٌ أَنَا لَهُمْ شَفِيْعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلْمُكْرِمُ ذُرِّيَّتِي، وَالْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ، وَ السَّاعِي لَهُمْ فِي أُمُوْرِهِمْ عِنْدَ مَا اضْطَرُّوْا إِلَيْهِ، وَ الْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ وَ لِسَانِهِ.

رَوَاهُ الْمُتَّقِيُّ الْهِنْدِيُّ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی الله عنه مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار شخص ایسے ہیں قیامت کے روز جن کے لئے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا (اور وہ یہ ہیں:) میری اولاد کی عزت و تکریم کرنے والا، اور ان کی حاجات کو پورا کرنے والا، اور ان کے معاملات کے لئے تگ و دو کرنے والا جب وہ مجبور ہو کر اس کے پاس آئیں اور دل و جان سے ان کی محبت کرنے والا۔‘‘ اس حدیث کو امام متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الهندى في كنز العمال، ١٢/ ١٠٠، الرقم: ٣٤١٨٠۔

٣۔ فَصْلٌ فِي مَشْرُوْعِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ تَبْعًا لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی اِتباع میں آپ ﷺ کے اہلِ بیت پر درود بھیجنے کا بیان﴾

٢٣/ ٢٣۔ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی الله عنه: أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْکَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْلُوْا: اَللَّهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ. وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یوں) کہو: اے اللہ تو درود بھیج۔ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ ﷺ کی ذریت طاہرہ پر

الحديث رقم ٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يزفان النسلان في المشي، ٣/ ١٢٣٢، الرقم: ٣١٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ١/ ٣٠٦، الرقم: ٤٠٧، و مالك في الموطأ، ١/ ١٦٥، الرقم: ٣٩٥، و النسائي في السنن الكبرى، ١/ ٣٨٤، الرقم: ١٢١٧، و أبو عوانة في المسند، ١/ ٥٤٦، الرقم: ٤٠٣٩، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ١٥٠، الرقم: ٢٦٨٥۔

جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت عطا فرما محمد ﷺ کو اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کو اور آپ ﷺ کی ذریت طاہرہ کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بے شک تو حمید مجید ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٤/٢٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ خوشی حاصل کرنا ہو کہ اس کے نامہ اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو اسے چاہیئے کہ یوں کہے: اے اللہ! تو درود بھیج حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات امہات المومنین پر اور آپ ﷺ کی ذریت اور اہل بیت پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا رب ہے۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٢٥۔ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ

الحديث رقم ٢٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي بعد التشهد، ١/٢٥٨، الرقم: ٩٨٢، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٥١، الرقم: ٢٦٨٦، و في شعب الإيمان، ٢/١٨٩، الرقم: ١٥٠٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٥/٣٤٨۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الدارقطنى فى السنن، ١/٣٥٥، الرقم: ٦-٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/٥٣٠، الرقم: ٣٩٦٩، و ابن الجوزى فى التحقيق في أحاديث الخلاف، ١/٤٠٢، الرقم: ٥٤٤، والشوكانى فى نيل الأوطار، ٢/٣٢٢۔

اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيْهَا عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي، لَمْ تُقْبَلُ مِنْهُ. وَ قَالَ أَبُوْمَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيْهَا عَلَى مُحَمَّدٍ، مَارَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں نماز پڑھوں اور اس میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک نہ پڑھوں تو میں نہیں سمجھتا کہ میری نماز کامل ہو گی۔‘‘ اسے امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٦ / ٢٦۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَلاَ أُهْدِي لَکَ هَدْيَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَأَهْدِهَا إِلَيَّ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ قَالَ ﷺ: قُوْلُوْا: اللَّهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَ اللَّهُمَّ، بَارِکْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٦٠، الرقم: ٤٧١٠، وأشارالحاكم إلى أن البخارى خرَّجه بلفظه، ولكنْ علّةُ ذكرهِ كما ذكره هنا، لإفادة أن آل البيت والآل جميعاً هم۔ ولابن المفضل جزءٌ في طريق حديث ابن أبي ليلى عن كعب بن عجرة، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٣ / ٢٩، الرقم: ٢٣٦٨۔

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور کہا کیا میں تمہیں وہ (حدیث) ہدیہ نہ کروں جو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے کہا کہ وہ مجھے ہدیہ کرو تو انہوں نے کہا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا۔ سو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے اہل بیت پر درود کیسے بھیجا جائے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یوں) کہو: اے اللہ تو (بصورت رحمت) درود بھیج۔ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی آل پر بے شک تو حمید مجید ہے اور اے اللہ تو برکت عطا کر محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی ابراہیم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی آل کو بے شک تو حمید مجید ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اورطبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧ / ٢٧۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا أُرِيْدُ عَلِيًّا فَقِيْلَ لِي هُوَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَمَمْتُ إِلَيْهِمْ فَأَجِدَهُمْ فِي حَظِيْرَةٍ مِّنْ قَصَبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رضي الله عنهم قَدْ جَمَعَهُمْ تَحْتَ ثَوْبٍ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، إِنَّکَ جَعَلْتَ صَلَوَاتِکَ وَرِضْوَانَکَ عَلَيَّ وَ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلاش میں باہر نکلا تو مجھے کسی نے کہا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ہیں پس میں نے (وہاں) ان (کے پاس جانے) کا ارادہ کیا (اور جب میں وہاں پہنچا) تو میں نے انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی چادر کے اندر پایا اور حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسن اور

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢ / ٩٥، الرقم: ٢٣٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٧۔

حسین ﷺ ان سب کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے کے نیچے جمع کر رکھا تھا پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے اﷲ! بے شک تو نے اپنے درود اور اپنی رضوان کو مجھ پر اور ان پر خاص کر دیا ہے۔‘‘اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤ـ فَصُلٌ فِي بِشَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمُ بِالُجَنَّةِ وَجَزَائِهِ ﷺ لِمَنُ أَحُسَنَ إِلَيُهِمُ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے اہلِ بیت کو جنت کی بشارت دینے اور ان سے نیکی کرنے والوں کو جزاء دینے کا بیان﴾

۲۸ / ۲۸ـ عَنُ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُوُلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رضی الله عنه: إِنَّ أَوَّلَ أَرُبَعةٍ يَدُخُلُوُنَ الُجَنَّةَ، أَنَا وَأَنُتَ وَالُحَسَنُ وَالُحُسَيُنُ، وَ ذَرَارِيُنَا خَلُفَ ظُهُوُرِنَا، وَ أَزُوَاجُنَا خَلُفَ ذَرَارِيُنَا، وَ شِيُعَتُنَا عَنُ أَيُمَانِنَا وَ عَنُ شَمَائِلِنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابورافع بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی الله عنه سے فرمایا: بے شک پہلے چار اشخاص جو جنت میں داخل ہوں گے وہ میں، تم، حسن اور حسین ہوں گے اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی (یعنی ہمارے بعد وہ داخل ہو گی) اور ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی (یعنی ان کے بعد جنت میں داخل ہوں گی) اور ہمارے چاہنے والے (ہمارے مدد گار) ہماری دائیں جانب اور بائیں جانب ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۹ / ۲۹ـ عَنُ أَبَانَ بُنِ عُثُمَانَ قَالَ: سَمِعُتُ عُثُمَانَ بُنَ عَفَّانَ

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١ / ٣١٩، الرقم: ٩٥٠، ٣ / ٤١، الرقم: ٢٦٢٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣١ـ

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢ / ١٢٠، الرقم: ١٤٤٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١ / ٤٣٩، الرقم: ٣١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٧٣ـ

يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَنَعَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَدًا فَلَمْ يُكَافِئْهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا فَعَلَيَّ مُكَافَأَتُهُ غَدًا إِذَا لَقِيَنِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اولادِ عبد المطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کی اور وہ اس کا بدلہ اس دنیا میں نہ چکا سکا تو اس کا بدلہ چکانا کل (قیامت کے روز) میرے ذمہ ہے جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا۔

٣٠/ ٣٠. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّهُ ﷺ قَالَ: يَا عَلِيُّ، إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَکَ وَلِذُرِّيَّتِکَ وَ لِوَلَدِکَ وَ لِأَهْلِکَ، وَلِشِيْعَتِکَ وَ لِمُحِبِّي شِيْعَتِکَ. فَأَبْشِرْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیری اولاد کو اور تیرے گھر والوں کو اور تیرے مددگاروں کو اور تیرے مددگاروں کے چاہنے والے کو بخش دیا ہے پس تجھے یہ خوشخبری مبارک ہو۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ٣٢٩، الرقم: ٨٣٣٧.

٥۔ فَصْلٌ فِي أَنَّهُمْ أَمَانٌ وَنَجَاةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ

﴿اہلِ بیتِ اطہار کا آپ ﷺ کی امت کے لئے باعثِ امان اور نجات ہونے کا بیان﴾

٣١ / ٣١۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: يَا أَيُّهَاالنَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (دوسری چیز) میرے گھر والے ہیں۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا ہے۔

٣٢ / ٣٢۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب أهل بيت النبى ﷺ، ٥/ ٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٦، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٥/ ٨٩، الرقم: ٤٧٥٧، و فى المعجم الكبير، ٣/ ٦٦، الرقم: ٢٦٨٠، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٤/ ١١٤۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥/ ٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٦، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٨٩، الرقم: ٤٧٥٧، و في المعجم الكبير، ٣/ ٦٦، الرقم: ٢٦٨٠، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/ ٢٥٨، و القزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/ ٢٦٦۔

حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ هُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقُصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا، كِتَابَ اللهِ وَ عِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دورانِ حج عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ ﷺ اونٹنی قصواء پرسوار خطاب فرما رہے ہیں۔ پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ چیز کتاب اللہ اور میری عترت اہل بیت ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣ / ٣٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: النُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرْقِ وَ أَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الإِخْتِلَافِ، فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيْلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا حِزْبَ إِبْلِيْسَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ستارے اہل زمین کو غرق ہونے سے بچانے والے ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کو اختلاف سے بچانے والے ہیں اور جب کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرتا ہے تو اس میں اختلاف پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ شیطان کی جماعت میں سے ہو جاتا ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٤ / ٣٤۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَعَدَنِي رَبِّي فِي

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٦٢، الرقم: ٤٧١٥۔

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧١٨، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ٣٨٢، الرقم: ٧١١٢۔

أَهْلِ بَيْتِي مَنْ أَقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيدِ وَلِّي بِالْبَلاَغِ، أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میرے اہل بیت کے بارے وعدہ کیا ہے کہ ان میں سے جو بھی میری توحید کا اقرار کرے گا اسے یہ بات پہنچا دی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دے گا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣٥ / ٣٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.

و في رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ رَكِبَهَا سَلِمَ، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔''

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢ / ٣٤، الرقم: ٢٣٨٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٦، و في المعجم الأوسط، ٤ / ١٠، الرقم: ٣٤٧٨، ٥ / ٣٥٥، الرقم: ٥٥٣٦، ٦ / ٨٥، الرقم: ٥٨٧٠، في المعجم الصغير، ١ / ٢٤٠، الرقم: ٣٩١، ٢ / ٨٤، الرقم: ٨٢٥، والحاكم في المستدرك، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧٢٠، والبزار في المسند، ٩ / ٣٤٣، الرقم: ٣٩٠٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٢٣٨، الرقم: ٩١٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٨۔

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا: جو اس میں سوار ہوا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔‘‘ اسے طبرانی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٦ / ٣٦۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ: مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَ مَنْ قَاتَلَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَكَأَنَّمَا قَاتَلَ مَعَ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا اور آخری زمانہ میں جو ہمیں (اہل بیت کو) قتل کرے گا گویا وہ دجال کے ساتھ مل کر قتال کرنے والا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٣٧ / ٣٧۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ حُرُمَاتٍ ثَلَاثًا مَنْ حَفِظَهُنَّ حَفِظَ اللهُ لَهُ أَمْرَ دِيْنِهِ وَ دُنْيَاهُ، وَ مَنْ ضَيَّعَهُنَّ لَمْ يَحْفَظِ اللهُ لَهُ شَيْئًا فَقِيْلَ: وَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: حُرْمَةُ الإِسْلَامِ، وَحُرْمَتِي، وَ حُرْمَةُ رَحِمِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ٤٥، الرقم: ٢٦٣٧، و القضاعي في مسند الشهاب، ٢ / ٢٧٣، الحديث ١٣٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٨۔

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١ / ٧٢، الرقم: ٢٠٣، و في المعجم الكبير، ٣ / ١٢٦، الرقم: ٢٨٨١، ١ / ٨٨، و الذهبي في ميزان الإعتدال، ٥ / ٢٩٤۔

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی تین حرمات ہیں جو ان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے دین و دنیا کے معاملات کی حفاظت فرماتا ہے اور جو ان تین کو ضائع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرماتا سو عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی تین حرمات ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے نسب کی حرمت۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٨ / ٣٨۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: النُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ. فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّمَاءِ. وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ. فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں پس جب ستارے چلے گئے تو اہل آسمان بھی چلے گئے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں پس جب میرے اہل بیت چلے گئے تو اہل زمین بھی چلے گئے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الديلمى في مسند الفردوس، ٤ / ٣١١، الرقم: ٦٩١٣۔

٦۔ فَصُلٌ فِي تَحُذِيُرِ النَّبِيِّ ﷺ مِنُ بُغُضِهِمُ وَعَدَاوَتِهِمُ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے اہلِ بیت سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانے کا بیان﴾

٣٩/ ٣٩۔ عَنُ عَائِشَةَ قَالَتُ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ ﷺ: سِتَّةٌ لَعَنُتُهُمُ، لَعَنَهُمُ اللهُ، وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ كَانَ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللهِ، وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدُرِ اللهِ وَ الْمُسَلِّطُ بِالْجَبَرُوُتِ لِيُعِزَّ بِذَلِکَ مَنُ أَذَلَّ اللهُ، وَ يُذِلُّ مَنُ أَعَزَّ اللهُ، وَ الْمُسُتَحِلُّ لِحُرُمِ اللهِ، وَ الْمُسُتَحِلُّ مِنُ عِتُرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ، وَ التَّارِکُ لِسُنَّتِي. رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَابُنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چھ بندوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہے وہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے: جو کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدر کو جھٹلانے والا ہو اور ظلم و جبر کے ساتھ تسلط حاصل کرنے والا ہو تاکہ اس کے ذریعے اسے عزت دے سکے جسے اللہ نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کر سکے جسے اللہ نے عزت

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: القدر، باب: منه، (١٧)، ٤/ ٤٥٧، الرقم: ٢١٥٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٣/ ٦٠، الرقم: ٥٧٤٩، و الحاكم في المستدرك، ٢/ ٥٧٢، الرقم: ٣٩٤١، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/ ٤٣، الرقم: ٨٩، و البيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٤٣، الرقم: ٤٠١٠.

دی ہے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا اور میری عترت یعنی اہل بیت کی حرمت کو حلال کرنے والا اور میری سنت کا تارک۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٠ / ٤٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ: لاَ يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال کر دیتا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤١ / ٤١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ لَكُمْ ثَلاَثًا أَنْ يُّثْبِتَ قَائِمَكُمْ وَ أَنْ يَّهْدِيَ ضَالَّكُمْ، وَ أَنْ يُّعَلِّمَ جَاهِلَكُمَ، وَ سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَكُمْ جُوَدَاءَ نُجَدَاءَ رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ، فَصَلَّى وَ صَامَ ثُمَّ لَقِيَ

الحديث رقم ٤٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٣٥، الرقم: ٦٩٧٨، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٦٢، الرقم: ٤٧١٧، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٢٣، والهيثمي في موارد الظمان، ١ / ٥٥٥، الرقم: ٢٢٤٦.

الحديث رقم ٤١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٦١، الرقم: ٤٧١٢، و الطبراني في المعجم الكبير، ١١ / ١٧٦، الرقم: ١١٤١٢، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩ / ١٧١.

اللهَ وَ هُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ دَخَلَ النَّارَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب بے شک میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے دس چیزیں مانگی ہیں پہلی یہ کہ وہ تمہارے قیام کرنے والے کو ثابت قدم رکھے اور دوسری یہ کہ وہ تمہارے گمراہ کو ہدایت دے اور تیسری یہ کہ وہ تمہارے جاہل کو علم عطاء کرے اور میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی مانگا ہے کہ وہ تمہیں سخاوت کرنے والا اور دوسروں کی مدد کرنے والا اور دوسروں پر رحم کرنے والا بنائے پس اگر کوئی رکن اور مقام کے درمیان دونوں پاؤں قطار میں رکھ کر کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور پھر (وصال کی شکل میں) اللہ سے ملے درآنحالیکہ وہ اہل بیت سے بغض رکھنے والا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٢ / ٤٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُغْضُ بَنِي هَاشِمٍ وَ الْأَنْصَارِ كُفْرٌ، وَ بُغْضُ الْعَرَبِ نِفَاقٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنو ہاشم اور انصار سے بغض رکھنا کفر ہے اور اہل عرب سے بغض رکھنا منافقت ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١ / ١٤٥، الرقم: ١١٣١٢، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩ / ١٧٢، و المناوي في فيض القدير، ٣ / ٢٠٥.

٤٣ / ٤٣ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُوْدِيًّا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ. أَيُّهَا النَّاسُ، احْتَجَرَ بِذَلِکَ مِنْ سَفْکِ دَمِهِ وَأَنْ يُؤَدِّيَ الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُوْنَ. مُثِّلَ لِي أُمَّتِي فِي الْبَطْنِ فَمَرَّبِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِيٍّ وَشِيْعَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت یہودیوں کے ساتھ جمع کرے گا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اورنماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو، اے لوگو! یہ لبادہ اوڑھ کر اس نے اپنے خون کو مباح ہونے سے بچایا اور یہ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں درآنحالیکہ وہ گھٹیا اور کمینے ہوں پس میری امت مجھے میری ماں کے پیٹ میں دکھائی گئی پس میرے پاس سے جھنڈوں والے گزرے تو میں نے حضرت علی اور شیعانِ علی کے لئے مغفرت طلب کی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٤ / ٤٤ـ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ خُدَيْجٍ: يَا

الحديث رقم ٤٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٢١٢، الرقم: ٤٠٠٢، و النهبي في ميزان الإعتدال، ٣/ ١٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٧٢.

الحديث رقم ٤٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٣٩، الرقم: ٢٤٠٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٧٢،

مُعَاوِيَةَ بْنَ خُدَيْجٍ، إِيَّاکَ وَ بُغْضَنَا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لاَ يُبْغِضُنَا أَحَدٌ، وَ لاَ يَحْسُدُنَا أَحَدٌ إِلَّا ذِيْدَ عَنِ الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَيَاطٍ مِّنْ نَارٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ بن خدیج سے کہا: اے معاویہ بن خدیج! ہمارے (اہلِ بیت کے) بغض سے بچو کیونکہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ ہم (اہلِ بیت) سے کوئی بغض نہیں رکھتا اور کوئی حسد نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے آگ کے چابکوں سے حوض کوثر سے دھتکار دیا جائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٥ / ٤٥۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِي وَ الْأَنْصَارِ وَ الْعَرَبِ فَهُوَ لِإِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا مُنَافِقٌ، وَ إِمَّا لِزِنْيَةٍ، وَإِمَّا امْرَؤٌ حَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ لِغَيْرِ طُهْرٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے اہل بیت اور انصاراور عرب کا حق نہیں پہچانتا تو اس میں تین چیزوں میں سے ایک پائی جاتی ہے: یا تو وہ منافق ہے یا وہ حرامی ہے یا وہ ایسا آدمی ہے جس کی ماں بغیر طہر کے اس سے حاملہ ہوئی ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

٤٦ / ٤٦۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٤٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ٢٣٢، الرقم: ١٦١٤، الديلمي في مسند الفردوس، ٣ / ٦٢٦، الرقم: ٥٩٥٥، و الذهبي في ميزان الإعتدال في نقد الرجال، ٣ / ١٤٨۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٤٩٢، الرقم: ٢٠٠٧۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْ مَنْ أَبْغَضَنِي وَأَبْغَضَ أَهْلَ بَيْتِي، كَثْرَةَ الْمَالِ وَالْعَيَالِ. كَفَاهُمْ بِذَلِکَ غَيًّا أَنْ يَكْثُرَ مَالُهُمْ فَيَطُوْلَ حِسَابُهُمْ، وَ أَنْ يَكْثُرَ الْوِجْدَانِيَاتُ فَيَكْثُرَ شَيَاطِيْنُهُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ جو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے بغض رکھتا ہے اسے کثرت مال اور کثرت اولاد سے نواز یہ ان کی گمراہی کے لئے کافی ہے کہ ان کا مال کثیر ہو جائے پس (اس کثرت مال کی وجہ سے) ان کا حساب طویل ہو جائے اور یہ کہ ان کی وجدانیات (جذباتی چیزیں) کثیر ہو جائیں تاکہ ان کے شیاطین کثرت سے ہو جائیں۔‘‘ اس کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٧ / ٤٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُ: بُغْضُ عَلِيٍّ، وَ نَصْبُ أَهْلِ بَيْتِي، وَ مَنْ قَالَ: الْإِيْمَانُ كَلَامٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں وہ جس میں پائی جائیں گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں): علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنا، میرے اہل بیت سے دشمنی رکھنا اور یہ کہنا کہ ایمان (فقط) کلام کا نام ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ٨٥، الرقم: ٢٤٥٩.

٧۔ فَصُلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهُلِ الْبَيُتِ وَ الْقَرَابَةِ

﴾حضور نبی اکرم ﷺ کے اہلِ بیت اور قرابت داروں کے جامع مناقب کا بیان﴿

٤٨ / ٤٨۔ عَنُ زَيُدِ بُنِ أَرُقَمَ رضی الله عنه قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوُمًا فِيُنَا خَطِيُبًا. بِمَاءٍ يُدُعَى خُمًّا. بَيُنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيُنَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثُنَى عَلَيُهِ، وَ وَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعُدُ . أَلَا أَيُّهَاالنَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِکُ أَنُ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيُبُ، وَأَنَا تَارِکٌ فِيُكُمُ ثَقَلَيُنِ: أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللهِ فِيُهِ الْهُدَى وَالنُّوُرُ فَخُذُوُا بِكِتَابِ اللهِ. وَاسُتَمُسِكُوُا بِهِ. فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيُهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهُلُ بَيُتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهُلِ بَيُتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهُلِ بَيُتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهُلِ بَيُتِي.

رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَأَحُمَدُ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں

الحديث رقم ٤٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة:من فضائل علی بن أبي طالب رضی الله عنه، ٣ / ١٨٧٣، الرقم: ٢٤٠٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٣٦٦، الرقم: ١٩٢٦٥، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢ / ١٤٨، الرقم: ٢٦٧٩، وابن حبان فی الصحيح، ١ / ١٤٥، الرقم: ١٢٣، واللالكائی فی إعتقاد أهل السنة، ١ / ٧٩، الرقم: ٨٨، وابن كثير فی تفسير القرآن العظيم، ٣ / ٤٨٧۔

خطبہ دینے کے لئے مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جسے خُم کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو بس ایک آدمی ہوں عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتہ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ نے کتاب اللہ (کی تعلیمات پر عمل کرنے پر) ابھارا اور اس کی ترغیب دی پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔'' اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٩ / ٤٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهَ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٣].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَاكِمُ.

الحديث رقم ٤٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النّبي ﷺ، ٤/١٨٨٣، ٢٤٢٤، والحاكم في المستدرك، ٣/١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧-٤٧٠٩، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٩، الرقم: ٢٦٨٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم: ٣٢١٠٢، والطبري في جامع البيان، ٢٢/٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٨٦، والمباركفوري في تحفة الأحوزي، ٩/٤٩۔

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت ایک اونی منقش چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بھی ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو (گناہوں سے) خوب پاک و صاف کر دے۔'' اسے امام مسلم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٠ / ٥٠۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَ أَبْنَآءَكُمْ﴾، [آل عمران، ٣: ٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ نازل

الحديث رقم ٥٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبی طالب رضی الله عنه، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: و من سورة آل عمران، ٥ / ٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، وفی کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٢١)، ٥ / ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والنسائی في السنن الکبری، ٥ / ١٠٧، الرقم: ٨٣٩٩، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧١٩، والبيهقی فی السنن الکبری، ٧ / ٦٣، الرقم: ١٣١٦٩۔١٣١٧٠۔

ہوئی: ''آپ فرما دیں آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے۔'' تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔'' اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥١ / ٥١۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ رضي الله عنهم: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم جس سے لڑو گے میں اُس کے ساتھ حالت جنگ میں ہوں اور جس سے تم صلح کرنے والے ہو میں بھی اُس سے صلح کرنے والا ہوں۔'' اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥٢ / ٥٢۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُم مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ

الحديث رقم ٥١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٦٩٩، الرقم: ٣٨٧٠، وابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين ابنَي عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ رضي الله عنهم، ١ / ٥٢، الرقم: ١٤٥، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٦١، الرقم: ٤٧١٤، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٥ / ١٨٢، الرقم: ٥٠١٥، وفى المعجم الكبير، ٣ / ٤٠، الرقم: ٢٦٢٠، والصيداوى فى معجم الشيوخ، ١ / ١٣٣، الرقم: ٨٥.

الحديث رقم ٥٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب أهل بيت النبى ﷺ، ٥ / ٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٦ / ٣٧٨٨، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٤٥، الرقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٤، ٢٦، ٥٩، الرقم: ١١١١٩، ←

الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَ عِتْرَتِي: أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيْهِمَا. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَحَسَنَّهُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر میرے بعد تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہلِ بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گی پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟'' اسے امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

٥٣ / ٥٣۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ

------ ١١٢٢٧، ١١٥٧٨، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ١١٨، الرقم: ٤٥٧٦، والطبرانى عن أبي سعيد رضي الله عنه فى المعجم الأوسط، ٣/ ٣٧٤، الرقم: ٣٤٣٩، و فى المعجم الصغير، ١/ ٢٢٦، الرقم: ٣٢٣، و فى المعجم الكبير، ٣/ ٦٥، الرقم: ٢٦٧٨، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ١٣٣، الرقم: ٣٠٠٨١، وأبويعلى فى المسند، ٢/ ٣٠٣، الرقم: ١٠٢٦٧، ١١٤٠، وابن أبى عاصم فى السنة، ٢/ ٦٤٤، الرقم: ١٥٥٣، والديلمى فى مسند الفردوس، ١/ ٦٦، الرقم: ١٩٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ١٦٣۔

الحديث رقم ٥٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: و من سورة الأحزاب، ٥/ ٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، و فى كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فضل فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/ ٦٩٩، الرقم: ٣٨٧١، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤/ ١٣٤، الرقم: ٣٧٩٩۔

الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٣]، فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ، وَ حَسَنًا، وَ حُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَ عَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَ أَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت ''اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے'' نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں اپنی کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی اپنی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں (بھی) ان کے ساتھ ہوں، فرمایا: تم اپنی جگہ رہو اور تم تو بہتر مقام پر فائز ہو۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٤ / ٥٤۔ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ

الحديث رقم ٥٤: أخرجه ابن ملجة فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ١ / ٢٥، الرقم: ٦٥، والطبرانى فى العجم الأوسط، ٦ / ٢٢٦، الرقم: ٦٢٥٤، و فى المعجم الأوسط، ٨ / ٢٦٢، الرقم: ٨٥٨٠، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٤٧، الرقم: ١٦، والمروزى فى تعظيم قدر الصلاة، ٢ / ٧٤٢، والسيوطى فى شرح سنن ابن ملجة، ١ / ٨، الرقم: ٦٥، وابن القيم فى حاشية على سنن أبى داود، ٢ / ٢٩٤۔

عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الإِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ. قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِئَ هَذَا الإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُوْنٍ لَبَرَأَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان نام ہے دل سے پہچاننے، زبان سے اقرار کرنے اور ارکان پر عمل کرنے کا۔ (راوی) ابوصلت ہروی فرماتے ہیں: اگر اس حدیث کی سند پاگل پر پڑھ کر دم کی جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے۔'' اسے امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥٥ / ٥٥۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا، فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو آگ پر حرام کر دیا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٥٦ / ٥٦۔ عَنِ الْمِسْوَرِ: أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ علیہ السلام يَخْطُبُ ابْنَتَهُ فَقَالَ لَهُ: قُلْ لَهُ فَيَلْقَانِي فِي الْعَتَمَةِ، قَالَ: فَلَقِيَهُ فَحَمِدَ اللهَ

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٦٥، الرقم: ٤٧٢٦، و البزار في المسند، ٥ / ٢٢٣، الرقم: ١٨٢٩، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٤ / ١٨٨، و المناوي في فيض القدير، ٢ / ٤٦٢۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٧٢، الرقم: ٤٧٤٧۔

الْمِسْوَرُ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ وَ أَيْمِ اللهِ مَا مِنْ نَسَبٍ وَلاَ سَبَبٍ وَلاَ صِهْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ وَ سَبَبِكُمْ وَ صِهْرِكُمْ وَلَكِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا وَ يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا، وَ إِنَّ الْأَنْسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي وَ سَبَبِي وَ صِهْرِي وَ عِنْدَکَ إِبْنَتُهَا وَلَوْ زَوَّجْتُکَ لَقَبَضَهَا ذَلِکَ فَانْطَلَقَ عَاذِرًا لَهُ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبید اللہ بن اَبی رافع سے حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن حسن علیہ السلام نے انہیں بلا بھیجا اپنی بیٹی کی منگنی کرنے کے لئے آپ نے ان سے کہا کہ آپ رات کے وقت مجھے ملیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پس وہ ان سے ملے پھر حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر کہا: خدا کی قسم کوئی ایسا نسب اور نہ ہی سبب اور نہ ہی سسرالی رشتہ ایسا ہے جو مجھے آپ کے نسب، سبب اور سسرال سے بڑھ کر پیارا ہے مگر یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے اور بے شک انساب قیامت کے روز منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے نسب، سبب اور سسرال کے اور تمہارے پاس حضرت فاطمہ کی بیٹی ہے (یعنی تمہاری بیٹی گویا ان کی بیٹی ہے) اور اگر میں اس سے شادی کرتا ہوں تو یہ چیز انہیں نا خوش کرے گی اور پھر وہ معذرت کرتے ہوئے چل پڑے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٥٧ / ٥٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْجَحْفَةِ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِأَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَإِنِّي سَائِلُكُمْ عَنِ اثْنَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ وَعَنْ عِتْرَتِي. أَلاَ وَلاَ تَقَدَّمُوْا قُرَيْشًا فَتَضِلُّوْا وَلاَ تَخْلُفُوْا عَنْهَا فَتَهْلِكُوْا وَلاَ تُعَلِّمُوْهَا فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ قُوَّةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ. لَوْلاَ أَنْ تَبْطُرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللهِ خِيَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ النَّاسِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ جحفہ کے مقام پر ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہاری جانوں سے بڑھ کر تمہیں عزیز نہیں ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں تم سے دو چیزوں کے بارے سوال کرنے والا ہوں۔ قرآن کے بارے اور اپنی عترت اہل بیت کے بارے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ قریش پر پیش قدمی نہ کرو کہ تم گمراہ ہو جاؤ اور نہ انہیں سکھاؤ کہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور اگر قریش فخر نہ کرتے تو میں ضرور ان کو اللہ کے ہاں ان کے مقام کے بارے بتاتا قریش میں بہترین لوگ تمام لوگوں سے بہترین ہیں۔'' اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٥٨ / ٥٨۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ بَسَطَ شَمْلَةً، فَجَلَسَ عَلَيْهَا هُوَ وَفَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ثُمَّ أَخَذَ

الحديث رقم ٥٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩ / ٦٤، و ابن الأثير في أسد الغابة، ٣ / ١٤٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٥ / ١٩٥۔

الحديث رقم ٥٨: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٥ / ٣٤٨، الرقم: ٥٥١٤، و الهيثي فى مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٩۔

النَّبِيُّ ﷺ بِمَجَامِعِهِ فَعَقَدَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، ارْضَ عَنْهُمْ كَمَا أَنَا عَنْهُمْ رَاضٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ درآں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اس پر حضور نبی اکرم ﷺ (بنفسِ نفیس) حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔'' اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٩ / ٥٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ آخِرَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَخْلِفُوْنِي فِي أَهْلِ بَيْتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آخری چیز جو حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ مجھے میرے اہل بیت میں تلاش کرو۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٠ / ٦٠. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ الْأَقْرَبُ مِنَ الْقُرَيْشِ، ثُمَّ الْأَنْصَارُ، ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِي، وَاتَّبَعَنِي مِنَ الْيَمَنِ، ثُمَّ سَائِرُ الْعَرَبِ ثُمَّ الْأَعَاجِمُ وَ أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أُوْلُوْا الْفَضْلِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤ / ١٥٧، الرقم: ٣٨٦٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٣.

الحديث رقم ٦٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢ / ٤٢١، و الديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٢٣، الرقم: ٢٩، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٨٠.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی امت میں سے سب سے پہلے جس کے لئے میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہیں، پھر جو قریش میں سے میرے قریبی رشتہ دار ہیں، پھر انصار کی پھر ان کی جو یمن میں سے مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی، پھر تمام عرب کی، پھر عجم کی اور سب سے پہلے میں جن کی شفاعت کروں گا وہ اہل فضل ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦١ / ٦١۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لاَ يَنْعَقِدُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ: عَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا أَبْـلَاهُ، وَعُمْرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَعَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمَا عَلاَمَةُ حُبِّكُمْ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم (روزِ قیامت) اس وقت تک استقامت نہیں پاتے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے اس کے جسم کے بارے میں کہ کس چیز میں اس نے اس کو امتحان میں ڈالا اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں اس نے اس کو فنا کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے اس نے اسے کمایا؟ اور کس چیز میں اس نے اس کو خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے۔ پس عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر مارا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ٣٤٨، الرقم: ٢١٩١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٤٦۔

اَلْبَابُ الثَّانِي:

مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سلام الله عليها

﴿ سیدۂ کائنات فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے مناقب ﴾

١ـ فَصُلٌ فِي كَوُنِ آلِ فَاطِمَةَ سلام الله عليها مِنُ أَهُلِ الُبَيُتِ وَ أَهُلِ كِسَاءٍ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا اہلِ بیت اور اہلِ کساء ہونے کا بیان﴾

٦٢ / ١ـ عَنُ صَفِيَّةَ بِنُتِ شَيُبَةَ، قَالَتُ: قَالَتُ عَائِشَةُ رضي الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيُهِ مِرُطٌ مُرَحَّلٌ، مِنُ شَعُرٍ أَسُوَدَ، فَجَاءَ الُحَسَنُ بُنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدُخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الُحُسَيُنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتُ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدُخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدُخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيُدُ اللهُ لِيُذُهِبَ عَنُكُمُ الرِّجُسَ أَهُلَ الُبَيُتِ وَ يُطَهِّرَكُمُ تَطُهِيُرًا﴾.

رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

’’حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآنحالیکہ

الحديث رقم ١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي، ٤ / ١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٦٧٢، الرقم: ١١٤٩، و ابن راهويه في المسند، ٣ / ٦٧٨، الرقم: ١٢٧١، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٦٩، الرقم: ٤٧٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ١٤٩، و الطبري في جامع البيان، ٢٢ / ٦، ٧.

آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے ان کو اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦٣ / ٢۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا رضي الله عنهم فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَ عَلِيٌّ رضي الله عنه خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ ...... اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف

الحديث رقم ٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥/ ٣٥١، ٦٦٣، الرقم: ٣٢٠٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/ ٢٩٢، وفی فضائل الصحابة، ٢/ ٥٨٧، الرقم: ٩٩٤، والحاکم فی المستدرک، ٢/ ٤٥١، الرقم: ٣٥٥٨، ٣/ ١٥٨، الرقم: ٤٧٠٥، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٣/ ٥٢، الرقم: ٢٦٦٢.

کر دے ...... نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ کو بلایا اور ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے نجاست دور کر اور ان کو خوب پاک و صاف کر دے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٤ / ٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُوْلُ: اَلصَّلَاةَ! يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ چھ (٦) ماہ تک حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:) ...... اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥ / ٣٥٢، الرقم: ٣٢٠٦، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٢٥٩، ٢٨٥، و فی فضائل الصحابة، ٢ / ٧٦١، الرقم: ١٣٤٠، ١٣٤١، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٧٢، و الشيبانی فی الآحاد و المثانی، ٥ / ٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٣، و عبد بن حميد فی المسند: ٣٦٧، الرقم: ١٢٢٢٣، و الحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٧٢، الرقم: ٤٧٤٨۔

٤/٦٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَ الْحُسَيْنِ رضي الله عنهم.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس اِرشاد مبارکہ ...... اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے ...... کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں ...... حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم ...... کے بارے میں نازل ہوئی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٣٨٠، الرقم: ٣٤٥٦، و في المعجم الصغير، ١/ ٢٣١، الرقم: ٣٧٥، و ابن حبان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/ ٣٨٤، والخطيب في تاريخ بغداد، ١٠/ ٢٧٨، و الطبري في جامع البيان، ٢٢/ ٦۔

٢۔ فَصُلٌ فِي كَوُنِهَا سلام الله عليها بَضُعَةً مِنُ رَسُوُلِ اللهِ ﷺ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا لختِ جگرِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾

٦٦/ ٥۔ عَنِ الُمِسُوَرِ بُنِ مَخُرَمَةَ: أَنَّ رَسُوُلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضُعَةٌ مِنِّي، فَمَنُ أَغُضَبَهَا أَغُضَبَنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ وَ هَذَا لَفُظُ الُبُخَارِيِّ.

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٦٧/ ٦۔ عَنِ الُمِسُوَرِ بُنِ مَخُرَمَةَ في رواية إنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنُتَ أَبِي جَهُلٍ ...... قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ بَضُعَةٌ مِنِّي، وَ إِنِّي

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/ ١٣٦١، الرقم: ٣٥١٠، و في كتاب: المناقب، باب: مناقب فاطمة، ٣/ ١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/ ١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٩، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٦٩، و أبو عوانة في المسند، ٣/ ٧٠، الرقم: ٤٢٣٣، و الشيباني في الآحاد والمثاني، ٥/ ٣٦١، الرقم: ٢٩٥٤، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ٤٠٤، الرقم: ١٠١٢۔

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ذكر أصهار النبي ﷺ، ٣/ ١٣٦٤، الرقم: ٣٥٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/ ١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٨، وابن ماجة في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغيرة، ١/ ٦٤٤، الرقم: ١٩٩٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ←

أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَهَا، وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اسے تکلیف پہنچائے خدا کی قسم کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دُشمنِ خدا کی بیٹیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٨ / ٧. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہیں، پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

------ ٢ / ٧٥٩، الرقم: ١٣٣٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٤٠٧، ٤٠٨، ٥٣٥، الرقم: ٦٩٥٦، ٦٩٥٧، ٧٠٦٠، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠ / ١٨، ١٩، الرقم: ١٨، ١٩، ٢٢ / ٤٠٥، الرقم: ١٠١٣.

الحديث رقم ٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣ / ١٣٦١، الرقم: ٣٥١٠، و فى كتاب: المناقب، باب: مناقب فاطمة، ٣ / ١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٦، و ابن أبى شيبة، المصنف، ٦ / ٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٦٩، و أبو عوانة فى المسند، ٣ / ٧٠، الرقم: ٤٢٣٣، و الشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٥ / ٣٦١، الرقم: ٢٩٥٤، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٢ / ٤٠٤، الرقم: ١٠١٢.

٦٩/ ٨۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ، وَ هُوَ يَقُوْلُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِي أَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَلَا آذُنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذُنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذُنُ لَهُمْ. وَ قَالَ ﷺ: فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي. يَرِيْبُنِي مَا رَابَهَا وَ يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کومنبر پر فرماتے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا دوبارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا، سہ بارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٧٠/ ٩۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/ ١٩٠٢، الرقم: ٢٤٤٩، و الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/ ٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٧، و أبو داود فی السنن، كتاب: النكاح، باب: ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، ٢/ ٢٢٦، الرقم: ٢٠٧١، و ابن ماجة فی السنن، كتاب: النكاح، باب: الغيرة، ١/ ٦٤٣، الرقم: ١٩٩٨، و النسائی فی السنن الكبری، ٥/ ١٤٧، الرقم: ٨٥١٨، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٣٢٨، و فی فضائل الصحابة، ٢/ ٧٥٦، الرقم: ١٣٢٨۔

الحديث رقم ٩: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/ ١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٩، و النسائی ـــــ

إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ تو بس میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٧١ / ١٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا، وَ يُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے اور اسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

...... فی السنن الکبری، ٥/ ٩٧، الرقم: ٨٣٧٠، و البیهقی فی السنن الکبری، ١٠/ ٢٠١، و الشیبانی فی الأحاد والمثانی، ٥/ ٣٦١، الرقم: ٢٩٥٥، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢٢/ ٤٠٤، الرقم: ١٠١٠، و أبو نعیم فی حلیة الأولیاء، ٢/ ٤٠، والأندلسی فی تحفة المحتاج، ٢/ ٥٨٥، الرقم: ١٧٩٥۔

الحدیث رقم ١٠: أخرجه الترمذی فی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/ ٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٥، و فی فضائل الصحابة، ٢/ ٧٥٦، الرقم: ١٣٢٧، و الحاکم فی المستدرک، ٣/ ١٧٣، الرقم: ٤٧٥١، و المقدسی فی الأحادیث المختارة، ٩/ ٣١٤،٣١٥، الرقم: ٢٧٤، و العسقلانی فی فتح الباری، ٩/ ٣٢٩، و الشوکانی فی درالسحابة، ١٦/ ٢٧٤۔

٧٢ / ١١۔ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ: إِنَّ اللهَ يَغْضِبُ لِغَضَبِكِ، وَ يَرْضَى لِرَضَاكِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: بیشک اﷲ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض ہوتا ہے اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧٣ / ١٢۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ شَجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا وَ يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری ٹہنی ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اورجس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٦٧، الرقم: ٤٧٣٠، و الشيبانى فى الآحاد و المثانى، ٥/ ٣٦٣، الرقم: ٢٩٥٩، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ١/ ١٠٨، الرقم: ١٨٢، ٢٢/ ٤٠١، الرقم: ١٠٠١، و الدولابى فى الذرية الطاهرة: ١٢٠، الرقم: ٢٣٥، و القزوينى فى التدوين فى أخبار قزوين، ٣/ ١١۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٦٨، الرقم: ٤٧٣٤، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٣٣٢، و فى فضائل الصحابة، ٢/ ٧٦٥، الرقم: ١٣٤٧، و الشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٥/ ٣٦٢، الرقم: ٢٩٥٦، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠/ ٢٥، الرقم: ٣٠، و أبونعيم فى حلية الأولياء، ٣/ ٢٠٦، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ٢٠٣۔

٣۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سلام الله عليها عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٧٤/ ١٣۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهَا، فَسَارَّهَا بِشَيءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِکَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پھر ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو اُنہوں نے

الحديث رقم ١٣: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/ ١٣٦١، الرقم: ٣٥١١، و كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/ ١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٧، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/ ١٩٠٤، الرقم: ٢٤٥٠، و النسائى فى فضائل الصحابة : ٧٧، الرقم: ٢٩٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/ ٧٧، و فى فضائل الصحابة، ٢/ ٧٥٤، الرقم: ١٣٢٢۔

بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧٥ / ١٤۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ، فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ فرمایا: اُن کے شوہر، جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٧٠١، الرقم: ٣٨٧٤، و الحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٧١، الرقم: ٤٧٤٤، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢٢ / ٤٠٣، ٤٠٤، الرقم: ١٠٠٨، ١٠٠٩، و ابن الأثیر فی أسد الغابة، ٧ / ٢١٩، و الذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ٢ / ١٢٥، و المزی فی تهذیب الکمال، ٤ / ٥١٢، و الشوکانی فی درالسحابة، ١ / ٢٧٣۔

٧٦ / ١٥۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٧ / ١٦۔ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ، وَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں اور سفر سے واپسی پر

الحديث رقم ١٥: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٨، و النسائی فی السنن الكبری، ٥ / ١٤٠، الرقم: ٨٤٩٨، و الحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٦٨، الرقم: ٤٧٣٥، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧ / ١٩٩، الرقم: ٧٢٦٢، و الذهبی فی سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٣١، و الشوكانی فی درالسحابة، ١٠ / ٢٧٤۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه أبوداود فی السنن، ٤ / ٨٧، الرقم: ٤٢١٣، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٢٧٥، و البيهقی فی السنن الكبری، ١ / ٢٦، و زيد البغدادی فی تركة النبی ﷺ: ٥٧۔

سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧٨ / ١٧۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَآهَا قَدْ أَقْبَلَتْ رَحَّبَ بِهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتَّى يُجْلِسَهَا فِي مَكَانِهِ. وَ كَانَتْ إِذَا رَأَتِ النَّبِيَّ ﷺ رَحَّبَتْ بِهِ، ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ﷺ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’ام المؤمنین حضرت رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو انہیں خوش آمدید کہتے، پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے اور جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ ﷺ کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کو بوسہ دیتیں۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧٩ / ١٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَلِيٍّ وَ

الحديث رقم ١٧: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٣٩١، ٣٩٢، الرقم: ٩٢٣٦، ٩٢٣٧، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٤٠٣، الرقم: ٦٩٥٣، و الحاكم فى المستدرك، ٤ / ٣٠٣، الرقم: ٧٧١٥، و البخارى فى الأدب المفرد، ١ / ٣٣٦، الرقم : ٩٤٧، و الشيبانى فى الآحاد و المثانى، ٥ / ٣٦٧، الرقم: ٢٩٦٧، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤ / ٢٤٢، الرقم: ٤٠٨٩، و الدولابى فى الذرية الطاهرة، ١ / ١٠٠، الرقم: ١٨٤۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٤٤٢، و فى فضائل الصحابة، ٢ / ٧٦٧، الرقم: ١٣٥٠، و الحاكم فى المستدرك، ←

فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کی طرف نظرِ اِلتفات کی اور فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔'' اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۸۰ / ۱۹۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ [فَاطِمَةُ] إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ صلى الله عليه وآله وسلم رَحَّبَ بِهَا وَقَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَ أَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ سلام اللہ علیہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

------ ۳/ ۱۶۱، الرقم: ۴۷۱۳، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۳/ ۴۰، الرقم: ۲۶۲۱، و الخطیب فی تاریخ بغداد، ۷/ ۱۳۷، و الذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ۲/ ۱۲۲، ۳/ ۲۵۷، ۲۵۸۔

الحدیث رقم ۱۹: أخرجه الحاکم فی المستدرك، ۳/ ۱۶۷، الرقم: ۴۷۳۲، و النسائی في فضائل الصحابة، ۱/ ۷۸، الرقم: ۲۶۴، و ابن راهویة فی المسند، ۱/ ۸، الرقم: ۶، و البیهقی فی السنن الکبری، ۷/ ۱۰۱، و فی شعب الإیمان، ۶/ ۴۶۷، الرقم: ۸۹۲۷، و المقری فی تقبیل الید، ۱/ ۹۱، و العسقلانی فی فتح الباری، ۱۱/ ۵۰۔

٨١ / ٢٠۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَتْ فَاطِمَةُ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَ رَحَّبَ بِهَا وَ أَخَذَ بِيَدِهَا، فَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلَسِهِ، وَ كَانَتْ هِيَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَامَتْ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَةً وَ قَبَّلَتْ يَدَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جب حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر ان کا استقبال فرماتے، انہیں بوسہ دیتے خوش آمدید کہتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر بٹھا لیتے، اور جب آپ ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں رونق افروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی آپ ﷺ کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے دست اقدس کو بوسہ دیتیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٨٢ / ٢١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ فَاطِمَةَ، وَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ أَوَّلُ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا فَاطِمَةَ رضی الله عنها فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِدَاکِ أَبِي وَ أُمِّي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٧٤، الرقم: ٤٧٥٣، والمحب الطبرى فى ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى: ٨٥، و الهيثمى فى موارد الظمآن: ٥٤٩، الرقم: ٢٢٢٣، و العسقلانى فى فتح البارى، ١١/ ٥٠، و الشوكانى فى درالسحابة، ١/ ٢٧٩۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٦٩، ١٧٠، الرقم: ٤٧٣٩، ٤٧٤٠، وابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٤٧٠، ٤٧١، الرقم: ٦٩٦، والهيثمى فى موارد الظمآن: ٦٣١، الرقم: ٢٥٤٠، وابن عساكر فى 'تاريخ دمشق الكبير، ٤٣/ ١٤١۔

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٨٣ / ٢٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّمَا أَحَبُّ إِلَيْکَ: أَنَا أَمْ فَاطِمَةُ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْکَ، وَ أَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو میرے اور حضرت فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز ہو۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٢: أخرجه طبراني فی المعجم الأوسط، ٧ / ٣٤٣، الرقم: ٧٦٧٥، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ١٧٣، والمناوی فی فيض القدير، ٤ / ٤٢٢۔

٤ ـ فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سلام الله عليها سَيِّدَةَ نَسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہونے کا بیان﴾

٨٤ / ٢٣ ـ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرْحَباً بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِيْنَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ: إِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَ إِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَ إِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ، أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٢٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣ / ١٣٢٦، ١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٦، ٣٤٢٧، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤ / ١٩٠٤، الرقم: ٢٤٥٠، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٢٨٢.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آئیں اور ان کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ تو میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے) پوچھا: آپ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وِصال ہو گیا تو میں نے ان سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، میرا خیال یہی ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آ ملو گی۔ اس بات نے مجھے رلا دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨٥ / ٢٤۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا فَاطِمَةُ، أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الاستئذان، باب: من ناجي بين يدي الناس ولم يخبر بسر صاحبه، ٥ / ٢٣١٧، الرقم: ٥٩٢٨، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابہ، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤ / ١٩٠٥، الرقم: ٢٤٥٠، و النسائی فی فضائل الصحابة: ٧٧، الرقم: ٢٦٣، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢ / ٧٦٢، الرقم: ١٣٤٢، و الطيالسی فی المسند: ١٩٦، الرقم: ١٣٧٣، و ابن سعد فی الطبقات الکبری، ٢ / ٢٤٧۔

’’اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تم مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اِس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو!‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨٦ / ٢٥۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَ أَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو اِس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اِجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ فاطمہ اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨٧ / ٢٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الترمذی فی السنن، ٥ / ٦٦٠، الرقم: ٣٨٧١، و النسائی فی السنن الكبری، ٥ / ٨٠، ٩٥، الرقم: ٨٢٩٨، ٨٣٦٥، و النسائی فی فضائل الصحابة: ٥٨، ٧٦، الرقم: ١٩٣، ٢٦٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٣٩١، وفی فضائل الصحابة، ٢ / ٧٨٨، الرقم: ١٤٠٦، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٧١، و الحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٦٤، الرقم: ٤٧٢١، ٤٧٢٢۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٩٣، ٣١٦، ←

فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خَطُوْطٍ. قَالَ: تَدْرُوْنَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوْا: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ رضي الله عنهن أجمعين. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے زمین پر چار (۴) لکیریں کھینچیں اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنهن أجمعين۔‘‘ اسے امام احمد بن حنبل اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٨٨/ ٢٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَ هُوَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ: يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

-------و النسائى فى السنن الكبرى، ٥/ ٩٣، ٩٤، الرقم: ٨٣٥٥، ٨٣٦٤، و النسائى فى فضائل الصحابة: ٧٤، ٧٦، الرقم: ٢٥٠، ٢٥٩، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٤٧٠، الرقم: ٧٠١٠، و الحاكم فى المستدرك، ٢/ ٥٣٩، الرقم: ٣٨٣٦، ٣/ ١٧٤، الرقم: ٤٧٥٢، ٤٧٥٤، و أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ٢/ ٧٦٠، ٧٦١، الرقم: ١٣٣٩۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ٤/ ٢٥١، الرقم: ٧٠٧٨، ٥/ ١٤٦، الرقم: ٨٥١٧، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٧٠، الرقم: ٤٧٤٠، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ٢/ ٢٤٧، ٢٤٨، ٨/ ٢٦، ٢٧، و ابن الأثير فى أسد الغابة، ٧/ ٢١٨۔

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس اُمت کی تمام عورتوں کی اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!'' اسے امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٨٩/ ٢٨۔ عَنْ أَبِي هَرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِي، فَاسْتَأْذَنَ اللهَ فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي أَوْ أَخْبَرَنِي: أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری اُمت کی عورتوں کی سردار ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے اور امام بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ٤٠٣، الرقم: ١٠٠٦، و البخاري في التاريخ الكبير، ١/ ٢٣٢، الرقم: ٧٢٨، و الذهبي في سير اعلام النبلاء، ٢/ ١٢٧، و المزي في تهذيب الكمال، ٢٦/ ٣٩١.

٥۔ فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِزَوَاجِهَا سلام اللہ علیہا

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی سے متعلقہ امور کا بیان﴾

٩٠ / ٢٩۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَهَا، وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور اُس کی ناراضگی مجھے پسند نہیں۔ خدا کی قسم کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دُشمن خدا کی بیٹیاں جمع نہیں ہوسکتیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩١ / ٣٠۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَ هُوَ يَقُوْلُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِي أَنْ

الحديث رقم ٢٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ذكر أصهار النبي ﷺ، ٣/ ١٣٦٤، الرقم: ٣٥٢٣، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/ ١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٨، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: النكاح، باب: الغيرة، ١/ ٦٤٤، الرقم: ١٩٩٩، و أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ٢/ ٧٥٩، الرقم: ١٣٣٥، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٤٠٧،٤٠٨،٥٣٥، الرقم: ٦٩٥٦،٦٩٥٧،٧٠٦٠، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠/ ١٨،١٩، الرقم: ١٨،١٩، ٢٢/ ٤٠٥، الرقم: ١٠١٣۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/ ١٩٠٢، الرقم: ٢٤٤٩، ←

يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَلَا آذَنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. وَ قَالَ ﷺ: فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي. يَرِيْبُنِي مَا رَابَهَا وَ يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کومنبر پر فرماتے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا دوبارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا، سہ بارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٩٢ / ٣١۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْبِنَاءِ، قَالَ: يَا عَلِيُّ، لَا تُحْدِثْ شَيْئًا حَتَّى تَلْقَانِي، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ

------ والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٧، و أبو داود فى السنن، كتاب: النكاح، باب: ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، ٢ / ٢٢٦، الرقم: ٢٠٧١، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: النكاح، باب: الغيرة، ١ / ٦٤٣، الرقم: ١٩٩٨، و النسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ١٤٧، الرقم: ٨٥١٨، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٣٢٨، و فى فضائل الصحابة، ٢ / ٧٥٦، الرقم: ١٣٢٨.

الحديث رقم ٣١: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ٦ / ٧٦، الرقم: ١٠٠٨٨، و فى عمل اليوم و الليلة: ٢٥٣، الرقم: ٢٥٨، و الرويانى فى المسند، ١ / ٧٧، الرقم: ٣٥، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢ / ٢٠، الرقم: ١١٥٣، و ابن الأثير فى أسد الغابة، ٧ / ٢١٧، و ابن سعد فى الطبقات الكبرى، ٨ / ٢١، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٢٠٩.

أَفْرَغَهُ عَلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، بَارِکْ فِيْهِمَا وَ بَارِکْ عَلَيْهِمَا وَ بَارِکْ لَهُمَا فِي شِبْلِهِمَا.

و في رواية عنه: وَ بَارِکْ لَهُمَا فِي نَسْلِهِمَا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کی رات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے حق میں برکت اور ان دونوں پر برکت نازل فرما، ان دونوں کے لئے ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔'' اس حدیث کو امام نسائی امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩٣ / ٣٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩٤ / ٣٣۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ صلی الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ: هَذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عزوجل زَوَّجَکَ

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١٠ / ١٥٦، الرقم: ١٠٣٠٥، والحسينى فى البيان و التعريف، ١ / ١٧٤، الرقم: ٤٥٥، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٢٠٤، و الحلبى فى الكشف الحثيث، ١ / ١٧٤، و المناوى فى فيض القدير، ٢ / ٢١٥۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه محب الدين الطبرى فى الرياض النضرة فى مناقب العشرة، ٣ / ١٤٦، وفى ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى، ١ / ٧٢۔

فَاطِمَةَ، وَ أَشْهَدَ عَلَى تَزْوِيْجِکَ أَرْبَعِيْنَ أَلْفَ مَلَکٍ، وَ أَوْحَى إِلَى شَجَرَةِ طُوْبَى أَنِ انْثُرِي عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ، فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَ الْيَاقُوْتَ، فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ يَلْتَقِطْنَ مِنْ أَطْبَاقِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ، فَهُمْ يَتَهَادُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام مجھے بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالی نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے اور تمہارے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا گیا، اور شجر ہائے طوبی سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیں گے۔'' اس حدیث کو محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

٩٥ / ٣٤۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَتَانِي مَلَکٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقْرَأُ عَلَيْکَ السَّلَامَ، وَ يَقُوْلُ لَکَ: إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ ابْنَتَکَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْمَلَإِ الْأَعْلَى، فَزَوِّجْهَا مِنْهُ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ نے آ کر عرض کیا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔ اس حدیث کو محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٤: أخرجه محب الدين الطبري في ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى، ١ / ٧٣۔

٦۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سلام الله عليها يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴾روزِ قیامت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا بیان﴿

٩٦ / ٣٥۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ: إِنِّي وَ إِيَّاکِ وَ هَذَيْنِ وَ هَذَا الرَّاقِدَ فِي مَکَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہ!) میں، تو اور یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کیونکہ اس وقت آپ سو کر اٹھے ہی تھے) روزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٩٧ / ٣٦۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا کَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، غُضُّوْا أَبْصَارَکُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ حَتَّى تَمُرَّ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ١٠١، و فی فضائل الصحابة، ٢ / ٦٩٢، الرقم: ١١٨٣، و البزار فی المسند، ٣ / ٢٩، ٣٠، الرقم: ٧٧٩، و الشيبانی فی السنة، ٢ / ٥٩٨، الرقم: ١٣٢٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٩، ١٧٠، و ابن الأثير فی أسد الغابة فی معرفة الصحابة، ٧ / ٢٢٠۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٦٦، الرقم: ٤٧٢٨، و المحب الطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذَوِی القربی، ١ / ٩٤، و ابن الأثير فی أسد الغابة، ٧ / ٢٢٠، و العجلونی فی کشف الخفاء، ١ / ١٠١، الرقم: ٢٦٣۔

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک نداء دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۹۸ / ۳۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تُبْعَثُ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِ لِيُوَافُوْا بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ قَوْمِهِمُ الْمُحَشَّرِ، وَ يُبْعَثُ صَالِحٌ عَلَى نَاقَتِهِ، وَ أُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ خَطْوُهَا عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهَا، وَ تُبْعَثُ فَاطِمَةُ أَمَامِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام قیامت کے دن سواری کے جانوروں پر سوار ہوکر اپنی اپنی قوم کے مسلمانوں کے ساتھ میدان محشر میں تشریف لائیں گے اور صالح اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے آگے سیدہ فاطمہ ہوں گی۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۹۹ / ۳۸۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ: مِنْ وَّرَائِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الحاكم فی المستدرک، ۳ / ۱٦٦، الرقم: ٤٧٢٧۔

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الحاكم فی المستدرک، ۳ / ۱٦٤، الرقم: ٤٧٢٣، و ابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ١٤ / ١٧٣، و الهندی فی كنز العمال، ۱۲ / ۹۸، الرقم: ٣٤١٦٦، و الهيتمی فی الصواعق المحرقه، ۲ / ٤٤٨، و المحب الطبری فی ذخائر العقبى فی مناقب ذَوِی القربى، ۱ / ۲۱٤۔

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا: (میرے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۰۰ / ۳۹۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ: أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ مُجْتَمِعُوْنَ وَ مَنْ أَحَبَّنَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَ نَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن وحسین اور ہم سے محبت کرنے والے سب روزِ قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر دیئے جائیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱ / ٤۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر جائیں۔‘‘ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۳ / ٤۱، الرقم: ۲٦۲۳، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۹ / ۱۷٤۔

الحديث رقم ٤۰: أخرجه الخطيب البغدادی فی تاریخ بغداد، ۸ / ۱٤۲، و المحب الطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذَوِی القربی: ۹٤۔

۱۰۲ / ۴۱۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُمِلْتُ عَلَى الْبُرَاقِ وَ حُمِلَتْ فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَةِ الْعَضْبَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۰۳ / ۴۲۔ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، نَكِّسُوْا رُؤُوْسَكُمْ وَ غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم عَلَى الصِّرَاطِ فَتَمُرُّ وَ مَعَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ جَارِيَةٍ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ كَالْبَرْقِ اللَّامِعِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تاکہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حورعین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔‘‘ اس حدیث کو محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۱: أخرجه ابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ۱۰ / ۳۵۳۔
الحديث رقم ۴۲: أخرجه المحب الطبری فی 'ذخائر العقبی فی مناقب ذَوِی القربی، ۱ / ۹۴، و الهندی فی 'كنز العمال، ۱۲ / ۱۰۵، ۱۰۶، الرقم: ۳۴۲۱۰، و ابن جوزی فی تذكرة الخواص، ۱ / ۲۷۹، و الهيثمی فی الصواعق المحرقة، ۲ / ۵۵۷، و المناوی فی فيض القدير، ۱ / ۴۲۰، ۴۲۹۔

١٠٤ / ٤٣۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تُحْشَرُ ابْنَتِي فَاطِمَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا حُلَّةُ الْكَرَامَةِ قَدْ عُجِنَتْ بِمَاءِ الْحَيَوَانِ، فَتَنْظُرُ إِلَيْهَا الْخَلَائِقُ، فَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا، ثُمَّ تُكْسَى حُلَّةً مِّنْ حُلَلٍ [تَشْتَمِلُ] عَلَى أَلْفِ حُلَّةٍ مَكْتُوْبٌ [عَلَيْهَا] بِخَطٍّ أَخْضَرَ: أَدْخِلُوْا ابْنَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ الْجَنَّةَ عَلَى أَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَ أَكْمَلِ هَيْبَةٍ وَ أَتَمِّ كَرَامَةٍ وَ أَوْفَرِ حَظٍّ. فَتُزَفُّ إِلَى الْجَنَّةِ كَالْعُرُوْسِ حَوْلَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ جَارِيَةٍ.

رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبْرِيُّ.

’’حضرت علی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی سیدہ فاطمہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گی کہ اس پر عزت کا جوڑا ہو گا جسے آب حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی، پھر اسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا جس کا ہر حلہ ہزار حلوں پر مشتمل ہوگا، ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہو گا: محمد کی بیٹی کو اَحسن صورت، اَکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور بے پناہ عزت و احترام سے جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔‘‘ اس حدیث کو محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٣: أخرجه محب الدين الطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ١ / ٩٥۔

۷۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ سلام الله عليها

﴿سیدۂ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جامع مناقب کا بیان﴾

۱۰۵ / ٤٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِکَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣ / ١٣٦١، الرقم: ٣٥١١، و كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣ / ١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٧، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤ / ١٩٠٤، الرقم: ٢٤٥٠، و النسائى فى فضائل الصحابة: ٧٧، الرقم: ٢٩٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٧٧، و فى فضائل الصحابة، ٢ / ٧٥٤، الرقم: ١٣٢٢۔

اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٠٦ / ٤٥۔ عَنْ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ جَمِيْعًا، لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام تَمْشِي، وَلَا وَاللهِ، مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی اَزواجِ مطہرات آپ ﷺ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اِتنے میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا وہاں تشریف لے آئیں، تو اللہ کی قسم اُن کا چلنا حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے سے ذرّہ بھر مختلف نہ تھا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

١٠٧ / ٤٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ،

الحديث رقم ٤٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: من ناجى بين الناس ومن لم بسر صاحبه فإذا مات أخبر به، ٥ / ٢٣١٧، الرقم: ٥٩٢٨، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤ / ١٩٠٥، الرقم: ٢٤٥٠، و النسائى فى فضائل الصحابة: ٧٧، الرقم: ٢٦٣، و أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ٢ / ٧٦٢، الرقم: ١٣٤٢، و الطيالسى فى المسند: ١٩٦، الرقم: ١٣٧٣، و ابن سعد فى الطبقات الكبرى، ٢ / ٢٤٧، و الدولابى فى الذرية الطاهرة، ١ / ١٠١، ١٠٢، الرقم: ١٨٨۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤ / ١٩٠٥، ١٩٠٦، الرقم: ←

فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَرْحَباً بِابْنَتِي. فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ...... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام اَزواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں جن کی چال رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر اُنہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔'' اسے امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٠٨ / ٤٧۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَ دَلًّا وَ هَدْياً بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي قِيَامِهَا وَ قُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ...... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

------ ٢٤٥٠، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: ماجاء في الجنائز، باب: ماجاء في ذكر مرض رسول الله ﷺ، ١ / ٥١٨، الرقم: ١٦٢٠، و النسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ٢٥١، الرقم: ٧٠٧٨، ٥ / ٩٦، ١٤٦، الرقم: ٨٣٦٨، ٨٥١٦، ٨٥١٧، و فى فضائل الصحابة، ٧٧، الرقم: ٢٦٣، و فى كتاب الوفاة، ١ / ٢٠، الرقم: ٢۔

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٧٠٠، الرقم: ٣٨٧٢، و أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في القيام، ٤ / ٣٥٥، الرقم: ٥٢١٧، و النسائى فى فضائل الصحابة : ٧٨، الرقم: ٢٦٤، و الحاكم فى المستدرك، ٤ / ٣٠٣، الرقم: ٧٧١٥، و البيهقى فى السنن الكبرى، ٥ / ٩٦، و ابن سعد فى الطبقات الكبرى، ٢ / ٢٤٨، و إبن جوزى فى صفة الصفوة، ٢ / ٦، ٧۔

''اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اَطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

١٠٩/ ٤٨۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ كَـلَاماً وَلَا حَدِيْثًا وَلَا جِلْسَةً مِنْ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور نبی اکرم ﷺ سے اس قدر مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے ''الأدب المفرد'' میں اور امام نسائی و ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١١٠/ ٤٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: قَدْ نُعِيَتْ إِلَى نَفْسِي، فَبَكَتْ، فَقَالَ: لَا تَبْكِي، فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي،

الحديث رقم ٤٨: أخرجه البخاری فی الأدب المفرد، ١/ ٣٢٦، ٣٧٧، الرقم: ٩٤٧، ٩٧١، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/ ٣٩١، الرقم: ٩٢٣٦، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٤٠٣، الرقم: ٦٩٥٣، و الحاکم فی المستدرک، ٣/ ١٦٧، ١٧٤، الرقم: ٤٧٣٢، ٤٧٥٣، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/ ٢٤٢، الرقم: ٤٠٨٩، و البيهقی فی السنن الکبری، ٧/ ١٠١، و ابن راهوية فی المسند، ١/ ٨، الرقم: ٦۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الدارمی فی السنن، ١/ ٥١، الرقم: ٧٩، و ابن کثير فی تفسير قرآن العظيم، ٤/ ٥٦١۔

فَضَحِكْتُ، فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْنَ: يَا فَاطِمَةُ، رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ، ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ: إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَ إِلَيْهِ نَفْسَهُ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِي: لَا تَبْكِي فَإِنَّکِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ. رَوَاهُ الدَّارَمِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت: ''جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے۔'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آ گئی ہے، وہ رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، بے شک تم میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے ملو گی تو وہ ہنس پڑیں، اس بات کو آپ ﷺ کی بعض ازواج نے بھی دیکھا۔ انہوں نے کہا: فاطمہ! (کیا ماجرا ہے)، ہم نے آپ کو پہلے روتے اور پھر ہنستے ہوئے دیکھا ہے؟ آپ نے جواب دیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے بتایا: میری وفات کا وقت آ پہنچا ہے۔ (اس پر) میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، تم میرے خاندان میں سب سے پہلے مجھے ملو گی، تو میں ہنس پڑی۔'' اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۱ / ۵۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ اللَّهُمَّ، إِنِّي أُعِيْذُهَا بِکَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ

الحديث رقم ٥٠: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٣٩٤، ٣٩٥، الرقم: ٦٩٤٤، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٢ / ٤٠٩، الرقم: ١٠٢١، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٧٦٢، الرقم: ١٣٤٢، و الهيثمى فى موارد الظمآن، ٥٥٠، ٥٥١، الرقم: ٢٢٢٥، و ابن الجوزي فى تذكرة الخواص، ١ / ٢٧٧، و المحب الطبرى فى ذخائر العقبى، ١ / ٦٧۔

فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: اے اللہ! میں (اپنی) اس (بیٹی) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔'' اس حدیث کو امام ابن حبان، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١٢ / ٥١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ سلام الله عليهم. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمہ الزہراء (رضی اللہ عنہم) سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔''
اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١١٣ / ٥٢۔ عَنْ أُمِّ سَلْمَى رضي الله عنها، قَالَتْ: اشْتَكَتْ فَاطِمَةُ سلام الله عليها شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيْهِ، فَكُنْتُ أُمَرِّضُهَا فَأَصْبَحَتْ يَوْمًا كَأَمْثَلِ مَا رَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا تِلْكَ. قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلِيٌّ رضي الله عنه لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَتْ: يَا أُمَّهْ، اسْكُبِي لِي غُسْلاً، فَسَكَبْتُ لَهَا غُسْلاً فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ، أَعْطِيْنِي. ثِيَابِي الْجُدُدَ، فَأَعْطَيْتُهَا، فَلَبِسَتْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ، قَدِّمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ، فَفَعَلْتُ وَاضْطَجَعَتْ وَاسْتَقْبَلَتْ الْقِبْلَةَ، وَجَعَلَتْ يَدَهَا تَحْتَ

الحديث رقم ٥١: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٦٤۔
الحديث رقم ٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٤٦١، الرقم: ٢٧٦٥٦۔ ٢٧٦٥٧، والدولابى فى الذرية الطاهرة، ١ / ١١٣، والزيلعى فى نصب الراية، ٢ / ٢٥٠، والطبرى فى ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى، ١ / ١٠٣، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٢١٠، وابن الأثير فى أسد الغابة، ٧ / ٢٢١۔

خَدِّهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ، إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الآنَ، وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلاَ يَكْشِفُنِي أَحَدٌ، فَقُبِضَتْ مَكَانَهَا، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَخْبَرْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت امّ سلمی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنی مرض موت میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدۂ کائنات نے کہا: اے اماں! میرے غسل کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی۔ آپ نے جہاں تک میں نے دیکھا بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے کر لیا پھر فرمایا: اماں جی: اب میری وفات ہو جائے گی، میں (غسل کر کے) پاک ہو چکی ہوں، لہٰذا مجھے کوئی نہ کھولے پس اُسی جگہ آپ کی وفات ہوگئی۔ حضرت اُمّ سلمی بیان کرتی ہیں کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو میں نے انہیں ساری بات بتائی۔'' اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١١٤ / ٥٣۔ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لِكُلِّ بَنِي أُمٍّ عُصْبَةٌ يَنْتَمُوْنَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنَي فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَ عُصْبَتُهُمَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، کہ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٣: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٧٩، الرقم: ٤٧٧٠، و السخاوی فی اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب آقرباء الرسول صلى الله عليه وآله وسلم و ذَوِی الشرف، ١ / ١٣٠۔

۱۱۵/ ۵٤۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: كُلُّ نَسَبٍ وَ سَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَ نَسَبِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے نسب اور رشتہ کے سوا قیامت کے دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔'' اس حدیث کو امام حاکم، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۱۱٦/ ۵۵۔ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، وَاللهِ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْكِ، وَاللهِ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيْكِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا اور خدا کی قسم! لوگوں

الحديث رقم ٥٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٥٣، الرقم: ٤٦٨٤، و أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ٢/ ٦٢٥،٦٢٦، ٧٥٨، الرقم: ١٠٦٩،١٠٧٠، ١٣٣٣، و البزار فى المسند، ١/ ٣٩٧، الرقم: ٢٧٤، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٣/ ٤٤،٤٥، الرقم: ٢٦٣٣،٢٦٣٤، و فى المعجم الأوسط، ٥/ ٣٧٦، الرقم: ٥٦٠٦، ٦/ ٣٥٧، الرقم: ٦٦٠٩۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٦٨، الرقم: ٤٧٣٦، و ابن أبى شيبة فى المصنف، ٧/ ٤٣٢، الرقم: ٣٧٠٤٥، وأحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ١/ ٣٦٤، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٥/ ٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٢، والخطيب فى تاريخ بغداد، ٤/ ٤٠١۔

میں سے مجھے بھی آپ کے والد محترم کے بعد کوئی آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔'' اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۱۷ / ۵٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ فَاطِمَةَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَهَا اللهُ وَ ذُرِّيَتَهَا عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو آگ پر حرام فرما دیا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۱۸ / ۵۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِفَاطِمَةَ رضي الله عنها: إِنَّ اللهَ عزوجل غَيْرُ مُعَذِّبِکِ وَلَا وُلْدِکِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٢٢ / ٤٠٧، الرقم: ١٠١٨، و البزار في المسند، ٥ / ٢٢٣، الرقم: ١٨٢٩، و الحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٦٥، الرقم: ٤٧٢٦، و أبو نعيم فی حلية الأولياء، ٤ / ١٨٨، و السخاوی فی إستجلاب إرتقاء الغرف، ١ / ١١٥، ١١٦.

الحديث رقم ٥٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ١١ / ٢٦٣، الرقم: ١١٦٨٥، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٢٠٢، و السخاوی فی إستجلاب إرتقاء الغرف، ١ / ١١٧.

١١٩ / ٥٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَفْضَلَ مِنْ فَاطِمَةَ رضي الله عنها غَيْرَ أَبِيْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل اُن کے بابا ﷺ کے علاوہ کوئی شخص نہیں پایا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٢٠ / ٥٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ رضي الله عنها: أَنْتِ أَوَّلُ أَهْلِي لَحُوْقًا بِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تو مجھ سے ملے گی۔'' اس حدیث کو امام احمد نے ''فضائل الصحابۃ'' میں امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

١٢١ / ٦٠۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَصْدَقُ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرَ أَبِيْهَا. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا ﷺ کے سوا میں نے فاطمہ سے زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا۔'' اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣ / ١٣٧ الرقم: ٢٧٢١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٠١، و الشوكاني في درالسحابة، ١ / ٢٧٧، الرقم: ٢٤۔

الحديث رقم ٥٩: أخرجه أحمد بن حنبل في فصائل الصحابة، ٢ / ٧٦٤، الرقم: ١٣٤٥، و أبونعيم في حلية الأولياء، ٢ / ٤٠۔

الحديث رقم ٦٠: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢ / ٤١، ٤٢۔

١٢٢ / ٦١۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا سُمِّيَتْ بِنْتِي فَاطِمَةُ لِأَنَّ اللهَ ﷻ فَطَمَهَا وَ فَطَمَ مُحِبِّيْهَا عَنِ النَّارِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے جدا کر دیا ہے۔ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٢٣ / ٦٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مِيْزَانُ الْعِلْمِ، وَ عَلِيٌّ كَفَتَاهُ، وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ خُيُوْطُهُ، وَ فَاطِمَةُ عَلَاقَتُهُ وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِي عُمُوْدُهُ يُوْزَنُ بِهِ أَعْمَالُ الْمُحِبِّيْنَ لَنَا وَ الْمُبْغِضِيْنَ لَنَا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا ترازو ہوں، علی اس کا پلڑا ہے، حسن اور حسین اُس کی رسیاں ہیں، فاطمہ اُس کا دستہ ہے اور میرے بعد ائمہ اَطہار (اُس ترازو کی) عمودی سلاخ ہیں، جس کے ذریعے ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں اور بغض رکھنے والوں کے اَعمال تولے جائیں گے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه الديلمى فى مسند الفردوس، ١ / ٣٤٦، الرقم: ١٣٨٥، و الهندى فى 'كنز العمال، ١٢ / ١٠٩، الرقم: ٣٤٢٢٧، و السخاوى فى 'إستجلاب إرتقاء الغرف، ١ / ٩٦۔

الحديث رقم ٦٢: أخرجه الديلمى فى مسند الفردوس، ١ / ٤٤، الرقم: ١٠٧، و العجلونى فى 'كشف الخفاء، ١ / ٢٣٦۔

الْبَابُ الثَّالِثُ:

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه

﴿حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

١۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضي الله عنه أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَ صَلَّى

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اوّلیت کا بیان﴾

١٢٤/ ١۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ: رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''ایک انصاری شخص ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٥/ ٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بُعِثَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیر کے دن حضور نبی

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علىؓ، ٥/ ٦٤٢، الرقم: ٣٧٣٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٣٦٧، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ٤٤٧، الرقم: ٤٦٦٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٧١، الرقم: ٣٢١٠٦، و الطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٤٠٦، الرقم: ١٢١٥١، ٢٢/ ٤٥٢، الرقم: ١١٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٢۔

الحديث رقم ٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على بن أبى طالب، ٥/ ٦٤٠، الرقم: ٣٧٢٨، و الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٢١، الرقم: ٤٥٨٧، و المناوي في فيض القدير، ٤/ ٣٥٥۔

اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۲٦/ ۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ: قَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَّاءِ خَدِيْجَةُ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔‘‘

’’اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور بعض نے کہا: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ وہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والی حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا ہیں۔‘‘

الحديث رقم ۳: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على، ٥/ ٦٤٢، الرقم: ۳۷۳٤۔

۱۲۷/ ٤۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة: قَالَ: وَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۲۸/ ۵۔ عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِکَ عَلَى الْمِنبَرِ، لَمْ أَرَهُ ضَحِکَ ضِحْكًا أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُوْطَالِبٍ وَ أَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ نَحْنُ نُصَلِّي بِبَطْنِ نَخْلَةَ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعَانِ يَا بْنَ أَخِي؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الإِسْلَامِ، فَقَالَ: مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُوْلَانِ بَأْسٌ وَ لَكِنْ وَاللهِ لَا تَعْلُوْنِي سِنِّي أَبَدًا! وَضَحِکَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَکَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَکَ قَبْلِي، غَيْرَ نَبِيِّکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ۱/ ۳۳۰، الرقم: ۳۰٦۲، و ابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ٦۰۳، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/ ۲۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۱۹۔

الحديث رقم ٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۹۹، الرقم: ۷۷٦، و الطيالسي في المسند، ۱/ ۳٦، الرقم: ۱۸۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۰۲۔

''حضرت حبہ عرنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا اور میں نے کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ کو اس سے زیادہ ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے والد ابو طالب کا قول یاد آ گیا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے پاس آئے جبکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور ہم وادئ نخلہ میں نماز ادا کر رہے تھے، پس انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن آپ کبھی بھی (تجربہ میں) میری عمر سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کی اس بات پر ہنس دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے اس امت کے کسی اور فرد نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، یہ تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا: تحقیق میں نے عامۃ الناس کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۲۹/ ٦۔ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَرُوْدًا عَلَى نَبِيِّهَا صلى الله عليه وآله وسلم أَوَّلُهَا إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ امت میں سے سب سے پہلے حوض کوثر پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے اسلام لانے میں سب سے اول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٢٦٧، الرقم: ٣٥٩٥٤، والطبراني فى المعجم الكبير، ٦/ ٢٦٥، الرقم: ٦١٧٤، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/ ١٤٩، الرقم: ١٧٩، وابن سعد في الطبقات، ٢/ ٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٢.

٢۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قرب اور مقام و مرتبہ کا بیان﴾

١٣٠/ ٧۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوْکَ. فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

الحديث رقم ٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة تبوك وهی غزوة العسرة، ٤ / ١٦٠٢، الرقم: ٤١٥٤، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤ / ١٨٧١، ١٨٧٠، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥ / ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٧٠، الرقم: ٦٩٢٧، و البيهقي في السنن الکبرى، ٩ / ٤٠۔

١٣١ / ٨۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ وَ قَدْ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآئَنَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ﴾ [آل عمران، ٣:٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے،

الحديث رقم ٨: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل على بن أبى طالب رضي الله عنه، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على بن أبى طالب رضي الله عنه، ٥ / ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤۔

آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ فرما دیجئے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔'' تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرا کنبہ ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٣٢ / ٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَانِي، وَ إِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تو آپ ﷺ مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٣٣ / ١٠۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥ / ٦٣٧، الرقم: ٣٧٢٢، ٣٧٢٩، والنسائی فی السنن الکبری، ٥ / ١٤٢، الرقم: ٨٥٠٤، والحاکم فی المستدرك، ٣ / ١٣٥، الرقم: ٤٦٣٠، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٢ / ٢٣٥، الرقم: ٦١٤۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥ / ٦٣٩، الرقم: ٣٧٢٦، وابن أبی عاصم فی ←

اللهِ ﷺ: مَا انْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ طائف کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳٤ / ۱۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنَبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَ غَيْرُكَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضَرَارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُباً غَيْرِي وَغَيْرُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُو يَعْلَى.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد کو بطور راستہ استعمال کرنا ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابویعلی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

...... السنة، ۲ / ۵۹۸، الرقم: ۱۳۲۱، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۲ / ۱۸٦، الرقم: ۱۷۵٦۔

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ۵ / ٦۳۹، الرقم: ۳۷۲۷، والبزار في المسند، ٤ / ۳٦، الرقم: ۱۱۹۷، و أبو يعلى فی المسند، ۲ / ۳۱۱، الرقم: ۱۰٤۲، و البيهقی فی السنن الكبرى، ۷ / ٦۵، الرقم: ۱۳۱۸۱۔

۱۳۵/ ۱۲۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت امِ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کررہے تھے کہ یااللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی کو (واپس بخیرو عافیت) نہ دیکھ لوں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے بیان کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۶/ ۱۳۔ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَ حَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَ أَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ إِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيْقٌ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ، تَسْتَحِيْهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اللَّهُمَّ، أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم۱۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ۵/ ٦٤٣، الرقم: ۳۷۳۷، و الطبراني في المعجم الكبير، ۲۵/ ٦٨، الرقم: ١٦٨، و في المعجم الأوسط، ۳/ ٤٨، الرقم: ٢٤٣٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/ ٦٠٩، الرقم: ١٠٣٩۔

الحديث رقم۱۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ۵/ ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٤، و الحاكم فی المستدرك، ۳/ ١٣٤، الرقم: ٤٦٢٩، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦/ ٩٥، الرقم: ٥٩٠٦، و البزار فی المسند، ۳/ ٥٢، الرقم: ٨٠٦، و أبويعلى فی المسند، ١: ٤١٨، الرقم: ٥٥٠۔

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دار الھجرہ لے کر آئے اور بلال کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٣٧ / ١٤۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: عَلِيٌّ مِنِّي وَ أَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و پیمان میں) میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کرسکتا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥ / ٦٣٦، الرقم: ٣٧١٩، و ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل علی بن أبی طالب، ١ / ٤٤، الرقم: ١١٩، وأحمد بن حنبل فی المسند ٤ / ١٦٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٤ / ١٦، الرقم: ٣٥١١، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣ / ١٨٣، الرقم: ١٥١٤۔

١٣٨ / ١٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: آخَی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِکَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَحَدٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔‘‘ اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٣٩ / ١٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، قَالَ: کَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَيْکَ يَأْکُلُ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَکَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ ﷺ نے دعا کی: یا اللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥ / ٦٣٦، الرقم: ٣٧٢٠، و الحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٥، الرقم: ٤٢٨٨۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: ←

١٤٠ / ١٧۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔'' اس حدیث کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٤١ / ١٨۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّمِيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَئَلْتُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّاماً قَوَّاماً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ

...... مناقب علی بن أبی طالب، ٥ / ٦٣٦، الرقم: ٣٧٢١، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٩ / ١٤٦، الرقم: ٩٣٧٢، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣ / ٤٥٤۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٨، والحاكم فی المستدرك، ٣: ١٦٨، الرقم: ٤٧٣٥، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٨ / ١٣٠، الرقم: ٧٢٥٨۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٧٠١، الرقم: ٣٨٧٤، والحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٧١۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں کون حضور نبی اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر عرض کیا گیا اور مردوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: اس کا خاوند اگرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا معلوم نہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۴۲ / ۱۹۔ عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت حنش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی قربانی کروں لہٰذا میں ان کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۴۳ / ۲۰۔ عَنِ ابْنِ نُجَيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَ لِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَدْخَلاَنِ: مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

الحديث رقم١٩: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الضحايا، باب: الأضحية عن الميت، ٣/ ٩٤، الرقم: ٢٧٩٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ١٥٠، الرقم: ١٢٨٥.

الحديث رقم٢٠: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: السهو، باب: التنحنح فى الصلاة، ٣/ ١٢، الرقم: ١٢١٢، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستئذان، ٢/ ١٢٢٢، الرقم: ٣٧٠٨، و النسائى في←

''حضرت عبداللہ بن نجی ﷛ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷛ نے فرمایا: کہ میں دن رات میں دو دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا۔ جب میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں رات کے وقت حاضر ہوتا (اور آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے ہوتے) تو آپ ﷺ مجھے اجازت عنایت فرمانے کے لئے کھانستے۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٤٤ / ٢١۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: عُدْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُوْلُ: جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا. قَالَتْ: وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيْهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں حلف اٹھاتی ہوں حضرت علی ﷛ لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عہد کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آئے روز حضور نبی اکرم ﷺ کی عیادت کی، آپ ﷺ فرماتے کہ علی (میری عیادت کے لئے) بہت مرتبہ آیا ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے حضرت علی ﷛ کو کسی ضروری کام سے

------ السنن الكبرى، ١ / ٣٦٠، الرقم: ١١٣٦، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٥ / ٢٤٢، الرقم: ٢٥٦٧٦۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٣٠٠، الرقم: ٢٦٦٠٧، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٤٩، الرقم: ٤٦٧١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٢۔

بھیجا تھا۔ اس کے بعد جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے سمجھا انہیں شاید حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوئی کام ہوگا سو ہم باہر آ گئے اور دروازے کے قریب بیٹھ گئے اور میں ان سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی پس حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرنے لگے پھر اس دن کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے زیادہ عہد کے اعتبار سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تھے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٤٥ / ٢٢۔ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ قَالَ عَلِيٌّ. أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ قَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالُوْا: انْطَلِقُوْا بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم حَتَّى نَسْأَلَهُ. فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاءُوا يَسْتَأْذِنُوْنَهُ فَقَالَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدٌ مَا أَقُوْلُ: أَبِي، قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ وَ دَخَلُوْا فَقَالُوْا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ قَالُوْا: نَسْأَلُکَ عَنِ الرِّجَالِ. قَالَ أَمَّا أَنْتَ، يَا جَعْفَرُ، فَأَشْبَهَ خَلْقُکَ خَلْقِي وَ أَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَکَ، وَ أَنْتَ مِنِّي وَ شَجَرَتِي. وَ أَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَ أَبُو وَلَدَيَّ، وَ أَنَا مِنْکَ وَأَنْتَ مِنِّي وَ أَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ، فَمَوْلَايَ، وَ مِنِّي وَ إِلَيَّ، وَ أَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٢٠٤، الرقم: ٢١٨٢٥، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ٢٣٩، الرقم: ٤٩٥٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤ / ١٥١، الرقم: ١٣٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٧٤۔

’’حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر اور حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا چلو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ تینوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: جعفر علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خُلق تمہارے خُلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرہ نسب سے ہے، اے علی! تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے پسندیدہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٤٦ / ٢٣۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة: قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنِّي وَ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک

الحديث رقم ٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢

طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی کو سورۂ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے وہ سورۃ اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سورۃ کو سوائے اس آدمی کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں لے جا سکتا۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۴۷ / ۲۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اشْتَکَی عَلِيًّا النَّاسُ. قَالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْنَا خَطِيْبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، لاَ تَشْکُوْا عَلِيًّا، فَوَاللهِ، إِنَّهُ لَأَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللهِ، أَوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۴۸ / ۲۵۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ إِذَا غَضِبَ لَمْ

الحديث رقم ٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٨٦، الرقم: ١١٨٣٥، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٤٤، الرقم: ٤٦٥٤، و ابن هشام في السيرة النبوية، ٦ / ٨۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤ / ٣١٨، الرقم: ٤٣١٤، والحاكم في المستدرك، ٣ / ١٤١، الرقم: ٤٦٤٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٦۔

يَجْتَرِئُ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے اور حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٤٩ / ٢٦۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم بَعَثَ عَلِيًّا مَبْعَثًا فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَجِبْرِيْلُ عَنْکَ رَاضُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ بھیجا، جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل تم سے راضی ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ١ / ٣١٩، الرقم: ٩٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣١۔

٣۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿حضرت علی ﷺ کا اہلِ بیتِ رسول ﷺ میں سے ہونے کا بیان﴾

۱۵۰ / ۲۷۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَ أَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ۳۰: ۶۱] دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ: ''آپ فرما دیں آ ؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیھم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم۲۷: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبی طالب ﷺ، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ ، باب: و من سورة آل عمران، ٥ / ٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، و فى كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ ، باب: (٢١)، ٥ / ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، و أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والنسائى في السنن الكبرى، ٥ / ١٠٧، الرقم: ٨٣٩٩، و الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧١٩، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧ / ٦٣، الرقم: ١٣١٦٩۔١٣١٧٠۔

١٥١ / ٢٨۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجھہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي، ٤ / ١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢ / ٦٧٢، الرقم: ١١٤٩، و الحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧، و البيهقی فی السنن الکبری، ٢ / ١٤٩، و ابن راهويه فی المسند، ٣ / ٦٧٨، الرقم: ١٢٧١۔

١٥٢ / ٢٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُوْلُ: الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (٦) ماہ تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:) ''اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٥٣ / ٣٠۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: لَمَّا

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: التفسير، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥ / ٣٥٢، الرقم: ٣٢٠٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٢٥٩، ٢٨٥، وفى فضائل الصحابة، ٢ / ٧٦١، الرقم: ١٣٤٠، ١٣٤١، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٧٢، الرقم: ٤٧٤٨، و ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٧٢، و الشيبانى فى الآحاد و المثانى، ٥ / ٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٣، و عبد بن حميد فى المسند، ١ / ٣٦٧، الرقم: ١٢٢٢٣۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: التفسير، باب: و من سورة الأحزاب، ٥ / ٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، و في كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبي، ٥ / ٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٧، و أحمد بن حنبل فى ←

نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا رضي الله عنهم فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَ عَلِيٌّ رضي الله عنه خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے'' نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کردے اور انہیں خوب پاک و صاف فرما دے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٥٤ / ٣١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾، قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ:

------- المسند، ٦ / ٢٩٢، و فی فضائل الصحابة، ٢ / ٥٨٧، الرقم: ٩٩٤، و الحاكم فی المستدرك، ٢ / ٤٥١، الرقم: ٣٥٥٨، ٣ / ١٥٨، الرقم: ٤٧٠٥، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٣ / ٥٤، الرقم: ٢٦٦٨۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣ / ٣٨٠، الرقم: ٣٤٥٦، وفی المعجم الصغير، ١ / ٢٣١، الرقم: ٣٧٥، وابن حيان فی طبقات المحدثين بأصبهان، ٣ / ٣٨٤، والخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ١٠ / ٢٧٨۔

فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَ الْحُسَيْنِ رضی الله عنهم.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حَيَّانَ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمانِ خداوندی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے۔'' کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پنجتن کے حق میں نازل ہوئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے حق میں۔'' اس حدیث کو طبرانی نے اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

۱۵۵ / ۳۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُکَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اے محبوب! فرما دیجئے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں۔'' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۵٦ / ۳۳۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَنْعَقِدُ قَدَمَا

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳ / ٤٧، الرقم: ٢٦٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ١٦٨.

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲ / ۳٤٨، الرقم: ۲۱۹۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰ / ۳٤٦.

عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ عَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ، وَعُمْرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَ عَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک اگلے جہاں میں نہیں پڑتے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے ،اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا ؟اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس حال میں اسے ختم کیا ؟اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے یہ کہاں سے کمایا اور کہاں کہاں خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے میں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کی (یعنی اہل بیت کی) محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شانے پر مارا (کہ یہ محبت کی علامت ہے)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤ـ فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾

١٥٧ / ٣٤. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ ...... أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَکَّ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن أبى طالب ﷺ، ٥ / ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٣، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٥ / ١٩٥، ٢٠٤، الرقم: ٥٠٧١، ٥٠٩٦.

وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ فِى الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٣٤، الرقم: ٤٦٥٢، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢ / ٧٨، الرقم: ١٢٥٩٣، وابن أبى عاصم فى السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٩، وحسام الدين الهندى فى كنزالعمال، ١١ / ٦٠٨، الرقم: ٣٢٩٤٦، وابن عساكرفى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥ / ٧٧، ١٤٤، و الخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ١٢ / ٣٤٣، و ابن كثير فى البداية و النهاية، ٥ / ٤٥١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٨.

وَ قَد رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ أيضاً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِى الْكُتُبِ الْآتِيَةِ.

أخرجه ابن أبى عاصم فى السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٥، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧٢.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَ الْحَدِيْثُ عَنْ ايُّوْبِ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه ابن أبى عاصم فى السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٤ / ١٧٣، الرقم: ٤٠٥٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ←

شُعْبَةُ)...... عَنِ النَّبِيِّ ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

''حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ ...... یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما...... سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابوعبد اللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

١٥٨ / ٣٥۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصَيْنٍ، في رواية طويلة: إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي

...... ١ / ٢٢٩، الرقم: ٣٤٨۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه عبد الرزاق فى المصنف، ١١ / ٢٢٥، الرقم: ٢٠٣٨٨، و الطبرانى فى المعجم الصغير، ١: ٧١، وابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥ / ١٤٣، وابن أبى عاصم فى السنة: ١٣٥٣، الرقم: ٦٠١، وابن كثير فى البداية والنهاية، ٥ / ٤٥٧، وحسام الدين الهندى فى كنز العمال، ١١ / ٦٠٢، الرقم: ٣٢٩٠٤۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرَثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١٩ / ٢٥٢، الرقم: ٦٤٦، و ابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٧٧، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٦۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على بن أبى طالب، ٥ / ٦٣٢، الرقم: ٣٧١٢، و أحمد بن حنبل ـــــ

وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٥٩ / ٣٦۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ وَ نَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ، فَقُمْنَ، فَقَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ. إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ تَعَالَى، وَعِتْرَتِي، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تُخْلِفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا

......في المسند، ١/ ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٧٣، الرقم: ٦٩٢٩، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١١٩، الرقم: ٤٥٧٩، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/ ١٣٢، الرقم: ٨٤٧٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٧٣، ٣٧٢، الرقم: ٣٢١٢١، وأبويعلى في المسند، ١/ ٢٩٣، الرقم: ٣٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/ ١٢٨، الرقم: ٢٦٥۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٥/ ٤٥، ١٣٠، الرقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ١٠٩، الرقم: ٤٥٧٦، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٥/ ١٦٦، الرقم: ٤٩٦٩۔

وَلِيُّهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا، وہ لگا دیئے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہو اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے سامنے آئیں گی۔'' پھر فرمایا: بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٦٠ / ٣٧۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لِأَنْ يَّكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ

الحديث رقم ٣٧: أخرجه النسائي في خصائص أمير المؤمنين على بن أبى طالب رضی اللہ عنہ: ٣٣، ٣٤، ٨٨، الرقم: ١٠، ٨٠، و الشاشى في المسند، ١ / ١٦٥، ١٦٦، الرقم: ١٠٦، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥ / ٨٨، و الهندى في كنز العمال، ١٥ / ١٦٣، الرقم: ٣٦٤٩٦.

رَسُوْلَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الشَّاشِيُّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک موقع پر) فرمایا: علی میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے،(وہ نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا: میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور امام شاشی نے روایت کیا ہے۔

و في رواية: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَلَا! إِنَّ اللهَ وَلِيِّي وَ أَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْهِنْدِيُّ. (١)

اور ایک روایت میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام حسام الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔

١٦١ / ٣٨۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعِليٌّ مَوْلَاهُ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي

(١) أخرجه الهندى في 'كنز العمال، ١١ / ٦٠٨، الرقم: ٣٢٩٤٥، والعسقلاني في الإصابة، ٤ / ٣٢٨۔

الحديث رقم ٣٨: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فى فضائل أصحاب رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، ١ / ٤٥، الرقم: ١٢١، و النسائي في الخصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه: ٣٢، ٣٣، الرقم: ٩١۔

بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ الْيَوْمَ رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے خصائص علی بن ابی طالب میں روایت کیا ہے۔

١٦٢ / ٣٩۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضي الله عنه، فَقَالَ: أَ لَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللَّهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج ادا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الحديث رقم ٣٩: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ١ / ٨٨، الرقم: ١١٦.

کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٦٣ / ٤٠۔ عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟‘‘ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد، امام نسائی، امام حاکم اور امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٣٤٧، الرقم: ٢٢٩٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ١٣٠، الرقم: ٨٤٦٥، والحاكم في المستدرك، ٣ / ١١٠، الرقم: ٤٥٧٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٢ / ٨٤، الرقم: ١٢١٨١۔

١٦٤ / ٤١۔ عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ: زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ﷺ وَ أَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالَ لَهُ وَادِی خُمٍّ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاهَا بِهَجِيْرٍ، قَالَ: فَخَطَبَنَا وَ ظُلِّلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلَى شَجَرَةِ سَمُرَةَ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَ لَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَوْ لَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ وَالِ مَنْ وَالَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت میمون ابوعبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک وادی ...... جسے وادئ خم کہا جاتا تھا ...... میں اُترے۔ پس آپ ﷺ نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ فرمایا درآنحالیکہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟'' لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٣٧٢، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٥ / ١٣١، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٥ / ١٩٥، الرقم: ٥٠٦٨۔

١٦٥/ ٤٢۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ.

''(خود) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے غدیرِ خم کے دن فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٦/ ٤٣۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ ﷺ النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''ابواسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن وہب کو یہ کہتے

الحديث رقم ٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٥٢، و الطبرانى في المعجم الأوسط، ٧/ ٤٤٨، الرقم: ٦٨٧٨، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٠٥، الرقم: ١٢٠٦، و ابن أبى عاصم في السنة: ٦٠٤، الرقم: ١٣٦٩، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٦١، ١٦٢، ١٦٣، و ابن كثير في البداية و النهاية، ٤/ ١٧١، و الهندى في كنز العمال، ١٣/ ٧٧، ١٦٨، الرقم: ٣٢٩٥٠، ٣٦٥١١، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٧

الحديث رقم٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند،٥/ ٣٦٦، و النسائى في خصائص أمير المؤمنين على بن ابى طالب ﷺ: ٩٠، الرقم: ٨٣، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٥٩٨، ٥٩٩، الرقم:١٠٢١، و المقدسى في الأحاديث المختارة، ٢/ ١٠٥، الرقم:٤٧٩، و البيهقى في ←

ہوئے سنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (۶) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٦٧ / ٤٤۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة: قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَ عَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ. فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ، فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرے ساتھ دوستی کرے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، سب نے انکار کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا،

.......السنن الكبرى، ٥ / ١٣١، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥ / ١٦٠، و الطبرى في الرياض النضرة، ٣ / ١٢٧، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٤۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، والحاكم في المستدرك، ٣ / ١٤٣، الرقم: ٤٦٥٢، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٦٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٩۔

اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی تو دنیا وآخرت میں میرا دوست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ آپ رضی اللہ عنہ سے آگے ان میں سے ایک اور آدمی کی طرف بڑھے اور فرمایا: تم میں سے دنیا و آخرت میں میرے ساتھ کون دوستی کرے گا؟ تو اس نے بھی انکار کردیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں دوستی کروں گا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی عاصم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۶۸ / ۴۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِ عَشَرَةَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سِتِّيْنَ شَهْرًا، وَ هُوَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: أَلَسْتَ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: بَخٍ بَخٍ لَکَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ (۶۰) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور

الحديث رقم ۴۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۲۸۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۲/ ۷۸، الرقم: ۱۲۱۶۷، والطبراني في المعجم الأوسط،۳/ ۳۲۴، و الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۸/ ۲۹۰، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/ ۱۷۶، ۱۷۷، و ابن كثير في البداية والنهاية، ۵/ ۴۶۴، و الرازي في التفسير الكبير، ۱۱/ ۱۳۹۔

یہ غدیرِ خم کا دن تھا جب حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مؤمنین کا ولی نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مبارک ہو! اے ابنِ ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔'' اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٦٩ / ٤٦۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوْرِقٍ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُعْطِي النَّاسَ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ: فَسَكَتُّ. فَقَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قُلْتُ: مَوْلَى عَلِيٍّ، قَالَ: مَنْ عَلِيٌّ؟ فَسَكَتُّ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَ قَالَ: وَ أَنَا وَاللهِ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ أَنَّهُمْ سَمِعُوْا النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُزَاحِمُ كَمْ تُعْطِي أَمْثَالَهُ؟ قَالَ: مِائَةً أَوْ مِائَتَي دِرْهَمٍ، قَالَ: أَعْطِهِ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: سِتِّيْنَ دِيْنَارًا لِوِلَايَتِهِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، ثُمَّ قَالَ: الْحَقُّ بِبَلَدِكَ فَسَيَأْتِيْكَ مِثْلُ مَا يَأْتِي نُظَرَاءَكَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

الحديث رقم٤٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥ / ٣٦٤، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٨ / ٢٣٣، ٦٩ / ١٢٧، ابن الاثير في أسد الغابة، ٦ / ٤٢٧، ٤٢٨۔

’’حضرت یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا: مولا علی (کے خاندان سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی کون ہیں؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا: ’’بخدا! میں حضرت علی بن اَبی طالب رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں۔‘‘ اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیلہ کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (۱۰۰) یا دو سو (۲۰۰) درہم۔ اِس پر اُنہوں نے فرمایا: ’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قرابت کی وجہ سے انہیں پچاس (۵۰) دینار زیادہ دو، اور ابنِ اَبی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (۶۰) دینار اضافی دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہوکر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیلہ کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۷۰ / ٤٧۔ عَنْ عَمَرٍو ذِي مُرٍّ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ

الحديث رقم٤٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥ / ١٩٢، الرقم: ٥٠٥٩، و النسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه: ١٠٠، ١٠١، الرقم: ٩٦، و ابن كثير في البداية والنهاية، ٤ / ١٧٠، و الهندي في كنز العمال، ١١ / ٦٠٩، الرقم: ٣٢٩٤٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٤، ١٠٦.

مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ أَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''عمرو ذی مر اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیرِ خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔'' اس حدیث کوامام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧١ / ٤٨۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ في رواية طويلة: قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُوْنَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصُ عَلِيًّا فَقَدْ تَنَقَّصَنِي، وَمَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِيْنَتِي وَ خُلِقْتُ مِنْ طِيْنَةِ إِبْرَاهِيْمَ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ، ذُرِّيَةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، ...... وَ إِنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِالصُّحْبَةِ أَ لَا بَسَطَّتَ يَدَكَ حَتَّى أُبَايِعَکَ عَلَى الإِسْلَامِ جَدِيْدًا؟ قَالَ: فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى بَايَعْتُهُ عَلَى الإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦ / ١٦٣، ١٦٢، الرقم: ٦٠٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٢٨.

سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوگیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔ ...... وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ ﷺ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔'' اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧٢/ ٤٩۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَ صَدَّقَنِي بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَ مَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللهَ عزوجل، وَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ عزوجل، وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ عزوجل. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔'' اس حدیث کو امام دیلمی، متقی ہندی، ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٢٩، الرقم: ١٧٥١، وابن عسكر في التاريخ دمشق الكبير، ٤٥:١٨١،١٨٢، و الهندى في كنز العمال، ١١/ ٦١١، الرقم: ٣٢٩٥٨، الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٨، ١٠٩ وقال: رواه الطبراني بإسنادين۔

٥۔ فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا رضي الله عنه فَقَدْ أَبْغَضَنِي

﴿حبِ علی رضی اللہ عنہ حبِ مصطفیٰ ﷺ اور بُغضِ علی رضی اللہ عنہ بُغضِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾

١٧٣ / ٥٠۔ عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ: وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ: إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّ لَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت زر (بن حبیش) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، حضور نبی امی ﷺ کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار و علي من الإيمان و علاماته، ١ / ٨٦، الرقم: ٧٨، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٦٧، الرقم: ٦٩٢٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٤٧، الرقم: ٨١٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٦٥، الرقم: ٣٢٠٦٤، وأبويعلى في المسند، ١ / ٢٥٠، الرقم: ٢٩١، و البزار في المسند، ٢ / ١٨٢، الرقم: ٥٦٠، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٩٨، الرقم: ١٣٢٥۔

۱۷٤ / ۵۱۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ: أَنَّهُ لَا يُحِبُّکَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُکَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا: مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اورکوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے کے لوگوں میں سے ہوں جن کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۵ / ۵۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۷٦ / ۵۳۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا

الحديث رقم ۵۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب ۵ / ٦٤٣، الرقم: ۳۷۳٦۔

الحديث رقم ۵۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبي طالب، ۵ / ٦۳۵، الرقم: ۳۷۱۷، و أبو نعيم فی حلية الأولياء، ٦ / ۲۹۵۔

الحديث رقم ۵۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ۵ / ٦۳۵، الرقم: ۳۷۱۷، و أبويعلی فی المسند، ۱۲ / ۳٦۲، الرقم: ٦۹۳۱ و الطبرانی فی المعجم الکبير، ۲۳ / ۳۷۵، الرقم: ۸۸٦۔

يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرسکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔'' اسے امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٧٧ / ٥٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ لِي: أَ يُسَبُّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللهِ! أَوْ سُبْحَانَ اللهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا اللہ کی پناہ یا میں نے کہا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے کہا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔'' اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٧٨ / ٥٥۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ

الحديث رقم ٥٤: أخرجه النسائي فى السنن الكبرى، ٥ / ١٣٣، الرقم: ٨٤٧٦، أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٣٢٣، الرقم: ٢٦٧٩١، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٣٠، الرقم: ٤٦١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣٠۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٢١، ١٢٢، الرقم: ٤٦١٨۔

فَسَبَّ عَلِيّاً عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللهِ، آذَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيًّا لَآذَيْتَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی:) ''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ نے ان کے لئے ایک ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' پھر فرمایا: اگر حضور نبی اکرم ﷺ (ظاہراً بھی) حیات ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ ﷺ کی اذیت کا باعث بنتا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٧٩ / ٥٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيْبُکَ حَبِيْبِي، وَ حَبِيْبِي، حَبِيْبُ اللهِ وَعَدُوُّکَ عَدُوِّي، وَ عَدُوِّي، عَدُوُّ اللهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٣٨، الرقم: ٤٦٤٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٣٢٥، الرقم: ٨٣٢٥.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور اس کیلئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

١٨٠ / ٥٧۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: طُوْبَى لِمَنْ أَحَبَّکَ وَصَدَّقَ فِيْکَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَكَذَّبَ فِيْکَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْيَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرماتے ہوئے سنا (اے علی) مبارکباد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٨١ / ٥٨۔ عَنْ سَلْمَانَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: مُحِبُّکَ مُحِبِّي، وَ مُبْغِضُکَ مُبْغِضِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٥٧: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٤٥، الرقم: ٤٦٥٧ وأبو يعلى فى المسند، ٣ / ١٧٨-١٧٩، الرقم: ١٦٠٢، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢ / ٣٣٧، الرقم: ٢١٥٧.

الحديث رقم ٥٨: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٦ / ٢٣٩، الرقم: ٦٠٩٧، والبزار فى المسند، ٦ / ٤٨٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٣١٦، الرقم: ٨٣٠٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣٢.

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه الْعِلْمِيَّةِ

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علمی مقام و مرتبہ کا بیان﴾

١٨٢ / ٥٩۔ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٨٣ / ٦٠۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فقَالَ: إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَکَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَکَ، فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْکَ الْخَصْمَانِ، فَلاَ تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ، کَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَّتَبَيَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ. قَالَ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَکَکْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علي، ٥ / ٦٣٧، الرقم: ٣٧٢٣، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢ / ٦٣٤، الرقم: ١٠٨١، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ١ / ٦٤۔

الحديث رقم ٦٠: أخرجه أبوداود في السنن، کتاب: الأقضية، باب: کيف القضاء، ٣ / ٣٠١، الرقم: ٣٥٨٢، وابن ماجة في السنن، کتاب: الأحکام، باب: ذکر القضاة، ٢ / ٧٧٤، الرقم: ٢٣١٠، والنسائی في السنن الکبری، ٥ / ١١٦، الرقم: ٨٤١٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٨٣، الرقم: ٦٣٦، والبيهقي في السنن الکبری، ١٠ / ٨٦۔

’’حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں نو عمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا بھی مجھے علم نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے دل کو ہدایت عطا کر دے گا اور تمہاری زبان اس پر قائم کر دے گا۔ جب بھی فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی سے فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی سنی تھی۔ یہ طریقہ کار تمہارے لیے فیصلہ کو واضح کر دے گا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی بھی فیصلہ کرنے میں شک میں نہیں پڑا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٨٤ / ٦١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٨٥ / ٦٢۔ عَن عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ: أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو اسحاق ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے

الحديث رقم ٦١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٣٧، الرقم: ٤٦٣٧، و الديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٤٤، الرقم: ١٠٦.

الحديث رقم ٦٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٤٥، الرقم: ٤٦٥٦، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ٣٣٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٨ / ١٦٧.

اہل مدینہ میں سے سب سے اچھا فیصلہ فرمانے والا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٨٦/٦٣۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَ اللهِ، مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَ قَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَ أَيْنَ نَزَلَتْ وَ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَ لِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی بے شک میرے رب نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔'' اسے امام ابونعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٨، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٣٨۔

٧۔ فَصُلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ رضي الله عنه

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

١٨٧ / ٦٤۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَ إِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا. فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْئٌ. فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِإِنْسَانٍ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَآؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَ يَقُوْلُ: قُمْ أَبَا التُّرَابِ. قُمْ أَبَا التُّرَابِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابوحازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب انہیں ابو تراب کے نام سے بلایا

الحديث رقم ٦٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المساجد، باب: نوم الرجال فى المسجد، ١ / ١٦٩، الرقم: ٤٣٠، وفى كتاب الاستئذان، باب: القائلة فى المسجد، ٥ / ٢٣١٦، الرقم: ٥٩٢٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل على بن أبى طالب، ٤ / ١٨٧٤، الرقم: ٢٤٠٩، والحاكم في المستدرك، ١ / ٢١١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢ / ٤٤٦، الرقم: ٤١٣٧۔

جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ راوی نے ان سے کہا: ہمیں وہ واقعہ سنائیے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نام ابو تراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس پر وہ خفا ہو کر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آ کر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے ،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اوران کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی ،حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابو تراب (مٹی والے)! اٹھو، اے ابو تراب اٹھو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

١٨٨ / ٦٥۔ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَداً رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيهِ.

الحديث رقم ٦٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب على بن أبى طالب، ٣ / ١٣٥٧، الرقم: ٣٤٩٩، و في كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤ / ١٥٤٢، الرقم: ٣٩٧٢، و في كتاب: الجهاد و السير، باب: ما قيل في لواء النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٣ / ١٠٨٦، الرقم: ٢٨١٢، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل على بن أبى طالب رضي الله عنه، ٤ / ١٨٧٢، الرقم: ٢٤٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦ / ٣٦٢، الرقم: ١٢٨٣٧۔

فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ، وَمَا نَرْجُوْهُ، فَقَالُوْا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم کی تکلیف کے باعث معرکہءِ خیبر کے لیے (بوقت روانگی) مصطفوی لشکر میں شامل نہ ہو سکے۔ پس انہوں نے سوچا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہوں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا کل جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیبر کی فتح سے نوازے گا۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی توقع نہ تھی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨٩ / ٦٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٩٠ / ٦٧۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة:

الحديث رقم ٦٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على، ٥ / ٦٤١، الرقم: ٣٧٣٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٥۔
الحديث رقم ٦٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢۔

قَالَ وَ سَدَّ أَبُوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ: فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا وَ هُوَ طَرِيقُهُ. لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی حالتِ جنابت میں بھی مسجد میں داخل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہی اس کا راستہ ہے اور اس کے علاوہ اس کے گھر کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩١ / ٦٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم: رَسُوْلُ اللهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَ لَقَدْ أُوْتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لِأَنْ تَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: زَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم ابْنَتَهُ، وَ وَلَدَتْ لَهُ، وَ سَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے افضل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں عطا کی گئیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جائے تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (اور وہ تین خصلتیں یہ ہیں) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی سے کیا جس سے ان کی اولاد ہوئی اور دوسری یہ کہ حضور نبی

الحديث رقم٦٨: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند ٢ / ٢٦، الرقم: ٤٧٩٧، وفي فضائل الصحابة، ٢ / ٥٦٧، الرقم: ٩٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٢٠۔

اکرم ﷺ مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کر وا دیئے مگر ان کا دروازہ مسجد میں رہا اور تیسری یہ کہ ان کو حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن جھنڈا عطا فرمایا۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٩٢ / ٦٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَبْعٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رضی الله عنه فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ؟ وَاللهِ لَنُبِيْرَنَّ عِتْرَتَهُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوْا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ اسْتَخْلِفْ إِذًا، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَكِلُكُمْ إِلَى مَا وَكَلَكُمْ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

''حضرت عبداللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو زندگی عطا فرمائی یہ داڑھی ضرور بالضرور خون سے خضاب کی جائے گی (یعنی میری داڑھی میرے سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی) راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: پس آپ ہمیں بتا دیں وہ کون ہے؟ ہم اس کی نسل مٹا دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر آپ یہ جانتے ہیں تو کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں، آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں وہ چیز سونپتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سونپی (یعنی باہم مشاورت سے خلیفہ مقرر کرو)۔'' اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٥٦، الرقم: ١٣٤٠، و البزار في المسند، ٣ / ٩٢، الرقم: ٨٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢ / ٢١٣، الرقم: ٥٩٥.

١٩٣ / ٧٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ في رواية طويلة: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَ أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩٤ / ٧١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُدْعُوْا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و سلم! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

١٩٥ / ٧٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ

الحديث رقم ٧٠: أخرجه أحمد فى المسند، ٥ / ٢٦، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠ / ٢٢٩، و الهندى فى كنز العمال، الرقم: ٣٢٩٢٤، ٣٢٩٢٥، و السيوطى فى جمع الجوامع، الرقم: ٤٢٧٣، ٤٢٧٤۔

الحديث رقم ٧١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٣٤، الرقم: ٤٦٢٦، و أبونعيم في حلية الأولياء، ١ / ٦٣، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣١۔

الحديث رقم ٧٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٥٢، الرقم: ٤٦٨٢، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ٧٦، الرقم: ١٠٠٠٦، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ٢٩٤، الرقم: ٦٨٦٥ عن معاذ بن جبل، و أبونعيم ←

عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٩٦ / ٧٣۔ عَنْ هُبَيْرَةَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الآخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَبْعَثُهُ بَالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہوگئی ہے جن سے نہ تو گذشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پا سکیں گے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجتے تھے اور جبرائیل آپ کی دائیں طرف اور میکائیل آپ کی بائیں طرف ہوتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو فتح عطا ہونے تک وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔'' اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٩٧ / ٧٤۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَنَّى عَلِيًّا رضی اللہ عنہ بِأَبِي تُرَابٍ، فَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ كُنَاهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

...... في حلية الأولياء، ٥ / ٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٩، و قال الهيثمي، وثقه ابن حبان و قال مستقيم الحديث۔

الحديث رقم٧٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٩٩، الرقم: ١٧١٩، و الطبراني فى المعجم الأوسط، ٢ / ٣٣٦، الرقم: ٢١٥٥۔

الحديث رقم٧٤: أخرجه البزار فى المسند، ٤ / ٢٤٨، الرقم: ١٤١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠١۔

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب کی کنیت سے نوازا۔ پس یہ کنیت انہیں سب کنیتوں سے زیادہ محبوب تھی۔'' اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

۱۹۸ / ۷۵۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَ الْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر (اکھٹے) آئیں گے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۹ / ۷٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى، وَ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور علی ایک ہی نسب سے ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۷۵: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٥ / ۱۳٥، الرقم: ٤۸۸۰، و الصغير، ۱ / ۲٥٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۳٤.

الحديث رقم ۷٦: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٤ / ۲٦۳، الرقم: ۱٦٥۱، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ۳۰۳، الرقم: ٦۸۸۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۰۰.

۲۰۰ / ۷۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: السُّبَّقُ ثَـلَاثَةٌ: السَّابِقُ إِلَى مُوسَى، يُوْشَعُ بْنُ نَونٍ وَ السَّابِقُ إِلَى عِيْسَى، صَاحِبُ يَاسِيْنَ، وَ السَّابِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان پر ایمان لا کر) سبقت لے جانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لیجانے والے صاحب یاسین ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سبقت لیجانے والے علی ابن ابی طالب ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۱ / ۷۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِأُمِّ سَلَمَةَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي، وَ دَمُهُ دَمِي، فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لئے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ۷۷: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۱ / ۹۳، الرقم: ۱۱۱۵۲، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۰۲۔

الحديث رقم ۷۸: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۲ / ۱۸، الرقم: ۱۲۳۴۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۱۱۔

٢٠٢ / ٧٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَكِيْمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ إِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج وحی کے ذریعے مجھے علی کی تین صفات کی خبر دی یہ کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کے قائد ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٢٠٣ / ٨٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ قَالَ: مَحَبَّةً فِي قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں اتری ہے اور فرمایا: اس سے مراد مومنین کے دلوں میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی محبت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٤ / ٨١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٧٩: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢ / ٨٨۔

الحديث رقم ٨٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ٣٤٨، الرقم: ٥٥١٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٢٥۔

الحديث رقم ٨١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ١٥٦، رقم: ١٠٣٠٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٠٤، والمناوي في فيض القدير، ٢ / ٢١٥، و الحسيني في البيان و التعريف، ١ / ١٧٤۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٥/ ٨٢۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ نَائِمٌ فِي التُّرَابِ، فَقَالَ: إِنَّ أَحَقَّ أَسْمَائِکَ أَبُوْ تُرَابٍ، أَنْتَ أَبُوْ تُرَابٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مٹی پر سو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو سب ناموں میں سے ابو تراب کا زیادہ حق دار ہے تو ابوتراب ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٦/ ٨٣۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا. وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُونَ رَجُلاً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ آزمودہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اٹھاتے تھے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٨٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ٢٣٧، الرقم: ٧٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠١.

الحديث رقم٨٣: أخرجه ابن أبي أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٧٤، الرقم: ٣٢١٣٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/ ٤٧٨، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/ ٤٣٨، الرقم: ١١٦٨، وَقَالَ العجلونِي: رَوَاهُ الحَاكِمُ وَالبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/ ١٣٧، وابن هشام في السيرة النبوية، ٤/ ٣٠٦.

٢٠٧ / ٨٤۔ عَنْ طَلِيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حَصَيْنٍ يَحِدُّ النَّظَرَ إِلَى عَلِيٍّ فَقِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت طلیق بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔''
اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٨ / ٨٥۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: غَسَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ كَانَ عَلِيٌّ يَغْسِلُهُ وَيَقُوْلُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، طِبْتَ مَيِّتًا وَحَيًّا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے تو کہتے تھے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! آپ وصال فرما کر اور زندہ رہ کر دونوں حالتوں میں پاکیزہ تھے۔'' اس حدیث کو امام ابن سعد نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ٨٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨ / ١٠٩، الرقم: ٢٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٩۔
الحديث رقم ٨٥: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ٢٧٧۔

٢٠٩ / ٨٦۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذِکْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت علی کا ذکر بھی عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢١٠ / ٨٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَابَکْرٍ يُکْثِرُ النَّظْرَ إِلَی وَجْهِ عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ، أَرَاکَ تُکْثِرُ النَّظْرَ إِلَی وَجْهِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّظْرُ إِلَی وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھا کرتے۔ پس میں نے آپ سے پوچھا: اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرے کو تکنا بھی عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

٢١١ / ٨٨۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ ﷺ لِعَلِيٍّ: هٰذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عزوجل زَوَّجَکَ

الحديث رقم ٨٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ٢٤٤، الرقم: ١٣٥١۔

الحديث رقم ٨٧: أخرجه ابن عساکر فی تاريخ دمشق الکبير، ٤٢ / ٣٥٥، و الزمخشري في مختصر کتاب الموافقة: ١٤۔

الحديث رقم ٨٨: أخرجه محب الدين أحمد الطبری فی الرياض النضرة فی مناقب العشرة، ٣ / ١٤٦، وفی ذخائر العقبی فی مناقب ذَوِی القربی: ٧٢۔٧٣۔

فَاطِمَةَ، وَ أَشْهَدَ عَلَى تَزْوِيْجِکَ أَرْبَعِيْنَ أَلْفَ مَلَکٍ، وَ أَوْحَى إِلَى شَجَرَةِ طُوْبَى أَنِ انْثُرِي عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ، فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ، فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ: يَلْتَقِطْنَ مِنْ أَطْبَاقِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ، فَهُمْ يَتَهَادُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل امین علیہ السلام ہیں جو مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے۔ اور تمہارے نکاح پر (ملاء اعلیٰ میں) چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا، اور شجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو، پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیتے رہیں گے۔'' اس کو محبّ الطبری نے روایت کیا ہے۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ:

مَنَاقِبُ الْحَسَنَيْنِ علیہما السلام

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کے مناقب﴾

١۔ فَصْلٌ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمَا وَ أَذَانِهِ فِي أُذُنِهِمَا وَ عَقِيْقَتِهِ عَنْهُمَا علیهما السلام

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان﴾

٢١٢ / ١۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو رافع رضی الله عنه سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہونے پر ان کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداود اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الأضاحى، باب: الأذان فى أذن المولود، ٤ / ٩٧، الرقم: ١٥١٤، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى الصبي يولد فيؤذن في أذنه، ٤ / ٣٢٨، الرقم: ٥١٠٥، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٣٩١۔

٢١٣ / ٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ كَبْشًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے بطور عقیقہ میں ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٢١٤ / ٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کئے۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢١٥ / ٤۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ حَسَنٌ سَمَّاهُ حَمْزَةَ، فَلَمَّا وُلِدَ حُسِيْنٌ سَمَّاهُ بِاسْمِ عَمِّهِ جَعْفَرًا قَالَ: فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ

الحديث رقم٢: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الضحايا، باب: فى العقيقة، ٣ / ١٠٧،الرقم: ٢٨٤١، و البيهقى فى السنن الكبرى، ٩ / ٣٠٢، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١١ / ٣١٦، الرقم: ١١٨٥٦۔

الحديث رقم٣: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: العقيقة، باب: كم يعق عن الجارية، ٧ / ١٦٥، الرقم: ٤٢١٩، و فى السنن الكبرى، ٣ / ٧٦، الرقم: ٤٥٤٥۔

الحديث رقم٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٥٩، وأبو يعلى فى المسند، ١:٣٨٤، الرقم: ٤٩٨، و الحاكم فى المستدرك، ٤ / ٣٠٨، الرقم: ٧٧٣٤۔

قَالَ: إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُغَيِّرَ اسْمَ هَذَيْنِ فَقُلْتُ: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَ حُسَيْنًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْيَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسن پیدا ہوئے تو انہوں نے ان کا نام حمزہ رکھا اور جب حضرت حسین پیدا ہوئے تو ان کا نام ان کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا کر فرمایا: مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے نام حسن و حسین رکھے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابویعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢١٦/٥۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَقَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلَدَتِ الْحُسَيْنَ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ، ثُمَّ لَمَّا وَلَدَتِ الثَّالِثَ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ مُحْسِنٌ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِاسْمِ وَلَدِ هَارُوْنَ شَبَّرٍ وَ شَبِّيْرٍ وَ مُشَبِّرٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم٥: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ١١٨، الرقم: ٩٣٥، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٨٠، الرقم: ٤٧٧٣، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٤١٠، الرقم: ٦٩٨٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٣/ ٩٦، الرقم: ٢٧٧٣، ٢٧٧٤۔

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حضرت حسن کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حضرت حسین کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسین ہے پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

٢١٧ / ٦۔ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَسَمَّاهُ حَسَنًا فَلَمَّا وَلَدَتْ حُسَيْنًا جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا تَعْنِي حُسَيْنًا فَشَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ فَسَمَّاهُ حُسَيْنًا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حسن بن علی علیہما السلام کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائیں، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نام حسن رکھا اور جب حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو انہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا: یا رسول یہ (حسین) اس (حسن) سے زیادہ خوبصورت ہے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے نام سے اخذ کرکے اُس کا نام حسین رکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٦: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ٤ / ٣٣٥، الرقم: ٧٩٨١۔

٢۔ فَصْلٌ فِي أَنَّهُمَا عليهما السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرُ النَّاسِ نَسَبًا

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کا اہل بیت میں سے ہونے اور نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان﴾

۲۱۸ / ۷۔ عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما وَ سَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ، قَالَ شُعْبَةُ: أَحْسِبُهُ بِقَتْلِ الذُّبَابِ، فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَ قَدْ قَتَلُوْا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابن ابونُعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں احرام باندھنے والے کا مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نواسے (امام حسین رضی اللہ عنہ) کو شہید کر دیا تھا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) ہی تو میرے گلشنِ دُنیا کے دو پھول ہیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب الحسن والحسين ٣ / ١٣٧١، الرقم: ٣٥٤٣، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٢ /٨٥، الرقم: ٥٥٦٨، وابن حبان فى الصحيح، ١٥ /٤٢٥، الرقم: ٦٩٦٩، والطيالسى فى المسند، ١ / ٢٦٠، الرقم: ١٩٢٧۔

٢١٩ / ٨۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: انْظُرُوْا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَ قَدْ قَتَلُوْا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَيَ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبدالرحمن بن ابی نعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بیٹے (حسین) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٢٠ / ٩۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها:

الحديث رقم٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥ / ٦٥٧، الرقم: ٣٧٧٠، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٥٠، الرقم: ٨٥٣٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٩٣، الرقم: ٥٦٧٥۔

الحديث رقم٩: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبى ﷺ، ٤ / ١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٥٩، الرقم: ٤٧٠٥۔

خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً. وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ، فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاوں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٢١ / ١٠۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ

الحديث رقم ١٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبى طالب، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: و من سورة آل عمران، ٥ / ٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩ و أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، و الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧١٩۔

الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ: ''آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اورتم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔'' اس حدیث کوامام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہےاور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٢٢ / ١١۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَ عَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَ أَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: و من سورة الأحزاب، ٥ / ٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، و في كتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٦٩٩، الرقم: ٣٨٧١۔

''حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت: ''اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔'' نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٢٣/ ١٢۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَمَعَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا ثُمَّ أَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو جمع فرما کر ان کو اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٢٤/ ١٣۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ بَنِي أُنْثَى. فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا عُصْبَتُهُمْ، وَ أَنَا أَبُوْهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو

الحديث رقم١٢: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ٣/ ٥٣، الرقم: ٢٦٦٣، ٢٣/ ٣٠٨، الرقم: ٦٩٦، و أبوالمحاسن فى معتصر المختصر، ٢:٢٦٦۔

الحديث رقم١٣: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ٣/ ٤٤، الرقم: ٢٦٣١۔

فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۵ / ۱۴۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا سَبَبِي وَ نَسَبِي وَ كُلُّ وَلَدِ أَبٍ فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّيْ أَنَا أَبُوْهُمْ وَ عُصْبَتُهُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سواء ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام عبدالرزاق، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۶ / ۱۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاس، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ جَدًّا وَ جَدَّةً؟ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ عَمًّا وَ عَمَّةً؟ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ خَالًا وَ خَالَةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ

الحديث رقم۱۴: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ۶ / ۱۶۴، الرقم: ۱۰۳۵۴، والبيهقی فی السنن الكبری، ۷ / ۶۴، الرقم: ۱۳۱۷۲، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۶ / ۳۵۷، الرقم: ۶۶۰۹، و فی المعجم الكبير، ۳ / ۴۴، الرقم: ۲۶۳۳۔

الحديث رقم۱۵: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۳ / ۶۶، الرقم: ۲۶۸۲، و فی المعجم الأوسط، ۶:۲۹۸، الرقم: ۶۴۶۲۔

بِخَيْرِ النَّاسِ أَبًّا وَ أُمًّا؟ هُمَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، جَدُّهُمَا رَسُوْلُ اللهِ وَ جَدَّتُهُمَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَدٍ، وَ أُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ، وَ أَبُوْهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ، وَ عَمَّتُهُمَا أُمُّ هَانِي بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ وَ خَالُهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ وَ خَالَاتُهُمَا زَيْنَبُ وَ رُقَيَّةُ وَ أُمُّ كَلْثُوْمَ بِنَاتُ رَسُوْلِ اللهِ، جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَبُوْهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ أُمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ عَمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ عَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ خَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ هُمَا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ رسول اللہ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ (سب) جنت میں ہوں گے اور وہ دونوں (حسنین کریمین) بھی جنت میں ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے میں روایت کیا ہے۔

٢٢٧ / ١٦۔ عَنْ أَبِي أَيُّوْبٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عليهما السلام يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ فِي حِجْرِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَكَيْفَ لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَيْحَانَتَيَ مِنَ الدُّنْيَا أَشُمُّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے محبت کرتے ہیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں۔ حالانکہ میرے گلشنِ دُنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا رہتا ہوں (اور اُنہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے میں بیان کیا ہے۔

٢٢٨ / ١٧۔ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه: أَنَّ وَفْدَ نَجْرَانَ أَتَوْا النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالُوْا: مَا تَقُوْلُ فِي عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ؟ فَقَالَ: هُوَ رُوْحُ اللهِ وَ كَلِمَتُهُ وَ عَبْدُ اللهِ وَ رَسُوْلُهُ قَالُوْا لَهُ: هَلْ لَكَ أَنْ نُلَاعِنَكَ؟ إِنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ قَالَ: وَ ذَاكَ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَإِذَا شِئْتُمْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم وَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ فَقَالَ رَئِيْسُهُمْ: لَا تُلَاعِنُوْا هٰذَا الرَّجُلَ. فَوَاللهِ، لَئِنْ لَا عَنْتُمُوْهُ لَيَخْسِفَنَّ أَحَدُ صَلِيْتُ فَجَاءُوْا فَقَالُوْا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يُلَاعِنَكَ سُفَهَاؤُنَا، وَ إِنَّا نُحِبُّ أَنْ تَعْفِيَنَا قَالَ: قَدْ

الحديث رقم١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٥٥، الرقم: ٣٩٩٠۔
الحديث رقم١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٤٩، الرقم: ٤١٥٧۔

أَعْفَيْتُكُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَذَابَ قَدْ أَظَلَّ نَجْرَانَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہ تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے تمہاری مرضی پھر آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن و حسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔ ان کے ایک سردار نے ان سے کہا کہ اس آدمی سے مباہلہ مت کرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارا کوئی بھی مضبوط سے مضبوط آدمی بھی نہیں بچے گا۔ پھر وہ عیسائی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابو القاسم! ہمارے کچھ بیوقوف لوگوں نے آپ سے مباہلہ کا ارادہ کیا تھا ہم آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے انہیں معاف کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عذاب نے نجران کو گھیر لیا تھا۔‘‘
اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣۔ فَصُلٌ فِي كَوُنِ حُبِّهِمَا حُبَّ النَّبِيِّ وَبُغُضِهِمَا بُغُضَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حسنین کریمین سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور حسنین کریمین سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہونے کا بیان﴾

٢٢٩ / ١٨۔ عَنُ عَلِيِّ بُنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوُلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَ حُسَيُنٍ، فَقَالَ: مَنُ أَحَبَّنِي وَ أَحَبَّ هَذَيُنِ وَ أَبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوُمَ الُقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَأَحُمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيُسَى: هَذَا حَدِيُثٌ حَسَنٌ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی ٹھکانہ پر ہوگا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥ / ٦٤١، الرقم: ٣٧٣٣، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٧٧، الرقم: ٥٧٦، و فی فضائل الصحابة، ٢ / ٦٩٣، الرقم: ١١٨٥، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٣ / ٥٠، الرقم: ٢٦٥٤۔

٢٣٠/ ١٩۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رضي الله عنهم: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

و في رواية: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَى عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ.** رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہو گی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہو گی۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم١٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد، ٥/ ٦٩٩، الرقم: ٣٨٧٠، و ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فى فضل الحسن والحسين، ١/ ٥٢، الرقم: ١٤٥، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٤٣٤، الرقم: ٦٩٧٧، و أبن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ٣٧٨، الرقم: ٣٢١٨١، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٦١، الرقم: ٤٧١٤، أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٤٤٢۔

٢٣١ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی اور جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣٢ / ٢١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين، ١/٥١، الرقم: ١٤٣، و النسائی فی السنن الكبری، ٥/٤٩، الرقم: ٨١٦٨، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٢٨٨، الرقم: ٧٨٦٣، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥/١٠٢، الرقم: ٤٧٩٥۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه النسائی فی السنن الكبری، ٥/٥٠، الرقم: ٨١٧٠، و فی فضائل الصحابة، ١/٢٠، الرقم: ٦٧، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢/٤٨، الرقم: ٨٨٧، والبزار فی المسند، ٥/٢٢٦، الرقم: ١٨٣٤۔

٤۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حسنین کریمین کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٢٣٣/ ٢٢۔ عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٣٤/ ٢٣۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَ هُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: مَا هٰذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ عليهما السلام عَلَى وِرْكَيْهِ

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ٥ / ٦٦١، الرقم: ٣٧٨٢۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسين والحسين، ٥/ ٦٥٦، الرقم: ٣٧٦٩، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٢٣، الرقم: ٦٩٦٧ والطبرانى فى المعجم الكبير، ٣/ ٣٩، الرقم: ٢٦١٨۔

فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ وَ أَبْنَاءُ ابْنَتِي. اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَ أَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں ایک رات کسی کام کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کسی چیز کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کیا چیز چمٹا رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے کپڑا اٹھایا تو وہ حسن اور حسین تھے۔ فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٣٥ / ٢٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ. وَ كَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي إِبْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَ يَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ کو اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین اور آپ ﷺ حضرت فاطمہ سے کہا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ﷺ انہیں چومتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ٥ / ٦٥٧، الرقم: ٣٧٧٢، و أبويعلی فی المسند، ٧ / ٢٧٤، الرقم: ٤٢٩٤.

٢٣٦ / ٢٥۔ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهما السلام، عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَ يَعْثِرَانِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنَ الْمِنبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَ وَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ فَنَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَ يَعْثِرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيْثِي وَ رَفَعْتُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ (کم عمر ہونے کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انہیں دیکھ کر) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان کتنا سچ ہے: ''بیشک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں۔'' میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ٥ / ٦٥٨، الرقم: ٣٧٧٤، والنسائى فى السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: نزول الإمام عن المنبر قبل فراغهٖ من الخطبة، ٣ / ١٩٢، الرقم: ١٥٨٥، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٣٤٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٣ / ٤٠٣، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٣ / ٢١٨، الرقم: ٥٦١٠۔

٢٣٧ / ٢٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي إِحْدَى صَلَوَاتِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى، فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَي صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا. قَالَ أَبِي: فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَ إِذَا الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ اِلَى سُجُوْدِي، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ، قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَي صَلَاتِکَ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوْحَى إِلَيْکَ. قَالَ: ذَلِکَ لَمْ يَکُنْ وَلَکِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَکَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے تشریف لا کر اُنہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور ﷺ نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر

الحديث رقم٢٦: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: التطبيق، باب: هل يجوزأن تکون سجدة أطول من سجدة، ٢ / ٢٢٩، الرقم: ١١٤١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٤٩٣، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٨٠، الرقم: ٣٢١٩١، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٧ / ٢٧٠، الرقم: ٧١٠٧۔

سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! آپ نے نماز میں اتنا سجدہ طویل کیا۔ یہاںتک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امرِ الٰہی واقع ہوگیا ہے یا آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۳۸ / ۲۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ مَعَهُ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَ هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً وَ يَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رُسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تُحِبُّهُمَا فَقَالَ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَ مَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ایک کندھے پر امام حسن علیہ السلام اور دوسرے کندھے پر امام حسین علیہ السلام سوار تھے۔ آپ ﷺ دونوں کو باری باری چوم رہے تھے یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس آ کر رک گئے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان سے محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔'' اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے۔

الحديث رقم۲۷: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ٤٠٠، الرقم: ٩٦٧١، و الحاكم فی المستدرك، ۳ / ۱۸۲، الرقم: ٤٧٧٧۔

٢٣٩ / ٢٨ـ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رضي الله عنه: أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا أَقْبَلَا يَمْشِيَانِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ أَحَدُهُمَا جَعَلَ يَدَهُ فِي عُنُقِهِ، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَعَلَ يَدَهُ الْأُخْرَى فِي عُنُقِهِ، فَقَبَّلَ هَذَا ثُمَّ قَبَّلَ هَذَا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنین کریمین علیہما السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔'' اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٠ / ٢٩ـ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ بُكَاءَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَقَامَ فَزِعًا، فَقَالَ: إِنَّ الْوَلَدَ لَفِتْنَةٌ لَقَدْ قُمْتُ إِلَيْهِمَا وَ مَا أَعْقِلُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: بے شک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لئے بغیر غور کئے کھڑا ہو گیا ہوں۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٢٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٣ / ٣٢، الرقم: ٢٥٨٧، ٢٢ / ٢٧٤، الرقم: ٧٠٣ـ

الحديث رقم٢٩: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٧٩، الرقم: ٣٢١٨٦ـ

٢٤١ / ٣٠۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زَيَّادٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَمَرَّ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعَ حُسَيْنًا يَبْكِي، فَقَالَ: أَ لَمْ تَعْلَمِي أَنَّ بُكَاءَهُ يُؤْذِيْنِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت یزید بن ابو زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حضرت حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٢ / ٣١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَشْهَدُ لَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَوْتَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، وَ هُمَا يَبْكِيَانِ وَ هُمَا مَعَ أُمِّهِمَا، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَتَاهُمَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَهَا: مَا شَأْنُ ابْنَيَّ؟ فَقَالَتْ: الْعَطْشُ قَالَ: فَأَخْلَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى شَنَّةٍ يَبْتَغِي فِيْهَا مَاءً. وَ كَانَ الْمَاءُ يَوْمَئِذٍ أَغْدَارًا، وَ النَّاسُ يُرِيْدُوْنَ الْمَاءَ. فَنَادَى: هَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَهُ مَاءٌ؟ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَا أَخْلَفَ بِيَدِهِ اِلَى كَلَابِهِ يَبْتَغِي الْمَاءَ فِي شَنَّةٍ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَطْرَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَاوِلِيْنِي أَحَدَهُمَا، فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ مِنْ تَحْتِ الْخِدْرِ، فَأَخَذَهُ فَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ وَ هُوَ يَطْغُوْ مَا يَسْكُتُ، فَأَدْلَعَ لَهُ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يَمُصُّهُ حَتَّى هَدَأَ أَوْ سَكَنَ، فَلَمْ أَسْمَعْ لَهُ بُكَاءً، وَ الْآخَرُ

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ١١٦، الرقم: ٢٨٤٧۔
الحديث رقم ٣١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ٥٠، الرقم: ٢٦٥٦۔

يَبْكِي كَمَا هُوَ مَا يَسْكُتُ فَقَالَ: نَاوِلِيْنِي الْآخَرَ، فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ فَفَعَلَ بِهِ كَذٰلِكَ، فَسَكَتَا فَمَا سُمِعَ لَهُمَا صَوْتٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ ﷺ نے حسن و حسین علیہما السلام کی آواز سنی دونوں رو رہے تھے اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ ﷺ اُن کے پاس تیزی سے پہنچے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ ﷺ کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاووں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو قطرہ تک نہ ملا۔ آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو اُنہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے پکڑایا۔ پس آپ ﷺ نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتی کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا بھی اُسی طرح (مسلسل رو رہا تھا) پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوسرا بھی مجھے دے دو تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے کو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے حوالے کر دیا حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی) سو وہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔‘‘ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲٤۳ / ۳۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ فَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عليهما السلام، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْقَ بِأَبِيْکَ أَنْتَ عَيْنَ بُقَّةٍ. وَ أَخَذَ بِإِصْبَعَيْهِ فَرَقِيَ عَلَى عَاتِقِهِ. ثُمَّ خَرَجَ الْآخَرُ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ مُرْتَفِعَةً إِحْدَى عَيْنَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَرْحَبًا بِکَ ارْقَ بِأَبِيْکَ أَنْتَ عَيْنَ الْبُقَّةِ وَ أَخَذَ بِإِصْبَعَيْهِ فَاسْتَوَى عَلَى عَاتِقِهِ الْآخَرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزہراء کو سلام کیا۔ اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا: خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲٤٤ / ۳۳۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَ مَالِيَ لَا أُحِبُّهُمَا وَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳ / ٤۹، الرقم: ۲٦٥۲۔
الحديث رقم ۳۳: أخرجه البزار في المسند، ۳ / ۲۸۷، الرقم: ۱۰۷۹۔

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و سلم! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔'' اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٤٥ / ٣٤۔ عَنْ فَاطِمَةَ سلام اللّٰه عليها قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَتَاهَا يَوْمًا فَقَالَ: أَيْنَ ابْنَايَ؟ فَقَالَتْ: ذَهَبَ بِهِمَا عَلِيٌّ فَتَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَوَجَدَهُمَا يَلْعَبَانِ فِيْ مَشْرَبَةٍ وَ بَيْنَ أَيْدِهِمَا فَضْلٌ مِنْ تَمرٍ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَلَا تُقَلِّبُ ابْنَيَّ قَبْلَ الْحَرِّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہافرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو ساتھ لے گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی تلاش میں متوجہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر کھیلتے ہوئے پایا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٨٠، الرقم: ٤٧٧٤.

٥۔ فَصْلٌ فِيْمَنْ أَحَبَّهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ

﴿اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین سے محبت رکھنے والوں کو جنت اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان﴾

٢٤٦ / ٣٥۔ عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ، مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَبْغَضَنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَنِي أَبْغَضَهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین میرے بیٹے ہیں جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی اور جس سے اللہ نے محبت کی اللہ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس پر اللہ کا غضب ہوا اور جس پر اللہ کا غضب ہوا اللہ نے اُسے آگ میں داخل کر دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٨١، الرقم: ٤٧٧٦۔

٢٤٧ / ٣٦. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحْبَبْتُهُ، وَمَنْ أَحْبَبْتُهُ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ أَدْخَلَهُ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٨ / ٣٧. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَوْ بَغَى عَلَيْهِمَا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضْتُهُ أَبْغَضَهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللهُ أَدْخَلَهُ عَذَابَ جَهَنَّمَ وَلَهُ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہو گیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ ہو گا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٩ / ٣٨. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: أَنَا وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مُجْتَمِعُوْنَ، وَ مَنْ أَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَ نَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقُ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ٥٠، الرقم: ٢٦٥٥.
الحديث رقم٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ٥٠، الرقم: ٢٦٥٥.
الحديث رقم٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ٤١، الرقم: ٢٦٢٣.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہو گا تا آنکہ لوگ (حساب و کتاب کے بعد) جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عليهما السلام فِي الْجَنَّةِ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کا جنت میں مقام﴾

٢٥٠ / ٣٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ زَادَ: وَ أَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور یہ اضافہ کیا ہے کہ اُن کے والد ان سے بہتر ہیں۔

٢٥١ / ٤٠۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَسَدَ النَّاسِ إِيَّايَ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: أَنَا وَ أَنْتَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم٣٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ٥/٦٥٦، الرقم: ٣٧٦٨، و ابن ماجة فى السنن، باب: فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، فضل على بن أبى طالب، ١/٤٤، الرقم: ١١٨، و النسائى فى السنن الكبرى، ٥/٥٠، الرقم: ٨١٦٩، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/٤١٢، الرقم: ٦٩٥٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٣، الرقم: ١١٠١٢، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم: ٣٢١٧٦۔

الحديث رقم٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٦٢٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١/٣١٩، الرقم: ٩٥٠۔

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٢ / ٤١۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پیچھے پیچھے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس کی حدیث اسناد صحیح ہیں۔

٢٥٣ / ٤٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ رضي الله عنها فَقَالَ: إِنِّي وَ إِيَّاكِ وَ هَذَا النَّائِمَ يَعْنِي: عَلِيًّا وَهُمَا يَعْنِي: الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ لَفِي مَكَانٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ٤١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٦٤، الرقم: ٤٧٢٣۔
الحديث رقم ٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٠١، الرقم: ٧٩٢، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٤٧، الرقم: ٤٦٦٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٢: ٤٠٥، الرقم: ١٠١٦۔

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین علیہما السلام قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

۲۵۴ / ۴۳۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ شَنْفَا الْعَرْشِ وَ لَيْسَا بِمُعَلَّقَيْنِ، وَ إِنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا اسْتَقَرَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ، وَعَدْتَنِي أَنْ تُزَيِّنَنِي بِرُكْنَيْنِ مِنْ أَرْكَانِکَ قَالَ: أَوَلَمْ أُزَيِّنْکِ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ؟

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۵۵ / ۴۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ مَلَکًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَکُنْ زَارَنِي، فَأَسْتَأْذَنَ اللهَ عزوجل فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي: أَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ۴۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱ / ۱۰۸، الرقم: ۳۳۷

الحديث رقم ۴۴: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ۵ / ۱۴۶، الرقم: ۸۵۱۵، و الطبرانی فی المعجم الکبير، ۳ / ۳۶، الرقم: ۲۶۰۴۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٦/ ٤٥۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَخَرَتِ الْجَنَّةُ عَلَى النَّارِ فَقَالَتْ: أَنَا خَيْرٌ مِنْکِ، فَقَالَتِ النَّارُ: بَلْ أَنَا خَيْرٌ مِنْکِ، فَقَالَتْ لَهَا الْجَنَّةُ اسْتِفْهَامًا: وَ مِمَّهُ؟ قَالَتْ: لِأَنَّ فِيَّ الْجَبَابِرَةُ وَ نَمْرُوْدُ وَ فِرْعَوْنُ فَأَسْکَتَتْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهَا: لَا تَخْضَعِيْنَ، لَأُزَيِّنَنَّ رُکْنَيْکِ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَمَاسَتْ کَمَا تَمِيْسُ الْعُرُوْسُ فِي خِدْرِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا: میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لئے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر حکمران فرعون اور نمرود ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا: تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تیرے دو ستونوں کو حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن شرماتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٤٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ١٤٨، الرقم: ٧١٢٠۔

٧ـ فَصُلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَ مَنَاقِبِهِمَا

﴿ حسنین کریمین کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾

٢٥٧ / ٤٦ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ يَقُوْلُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَ إِسْحَاقَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حسن اور حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔'' اس حدیث کو امام بخاری، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٥٨ / ٤٧ـ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نُجْبَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

الحديث رقم٤٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يزفون النسلان في المشي ٣ / ١٢٣٣، الرقم: ٣١٩١، وأبوداود فی السنن، كتاب: السنة، باب: في القرآن، ٤ / ٢٣٥، الرقم: ٤٧٣٧، و ابن ماجة فی السنن، كتاب: الطب، باب: ماعوذ به النبی ﷺ و ما عوذ به، ٢ / ١١٦٤، الرقم: ٣٥٢٥.

الحديث رقم٤٧: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبی ﷺ، ٥ / ٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ١٤٢، الرقم: ١٢٠٥، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ١ / ١٨٩، الرقم: ٢٤٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٦ / ٢١٥، الرقم: ٦٠٤٧.

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ أَوْ نُقَبَاءَ، وَ أُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ. قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا وَ ابْنَايَ و جَعْفَرٌ وَ حَمْزَةُ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ بِلَالٌ وَ سَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَ حُذَيْفَةُ وَ عَمَّارٌ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مسیّب بن نجبہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب یا نقیب عطا کئے گئے جبکہ مجھے چودہ نقیب عطا کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۵۹/ ٤٨۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن سینہ سے سر تک رسول اللہ ﷺ کی کامل شبیہ تھے اور حضرت حسین سینہ سے نیچے تک حضور ﷺ کی کامل شبیہ

الحديث رقم٤٨: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ٥/ ٦٦٠، الرقم: ٣٧٧٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٩٩، الرقم: ٧٧٤، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٤٣٠، الرقم: ٦٩٧٤، والطيالسی فی المسند، ١/ ٩١، الرقم: ١٣٠۔

تھے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٦٠ / ٤٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ أَوْ رُبَّمَا دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَقَلَّبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، قَالَ: وَ يَقُوْلُ: رَيْحَانَتَيَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی الله عليه وآله وسلم کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم فرما رہے ہوتے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٦١ / ٥٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا أَرَادُوْا أَنْ يَمْنَعُوْهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوْهُمَا، فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا فِيْ حِجْرِهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو حسنین کریمین علیہما السلام آپ صلی الله عليه وآله وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ صلی الله عليه وآله وسلم نے لوگوں کو

الحديث رقم٤٩: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٥ / ٤٩، ١٥٠، الرقم: ٨١٦٧، ٨٥٢٩۔

الحديث رقم٥٠: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٥ / ٥٠، الرقم: ٨١٧٠۔

اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو یعنی سوار ہونے دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٢ / ٥١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ: أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں جن میں میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی شامل ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦٣ / ٥٢۔ عَنْ أَبِي الْمَعْدِلِ عَطِيَّةَ الطَّفَاوِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي يَوْمًا إِذْ قَالَ الْخَادِمُ: إِنَّ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ بِالسُّدَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ لِي: قُوْمِي فَتَنَحِّي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَالَتْ: قُمْتُ فَتَنَحَّيْتُ فِي الْبَيْتِ قَرِيْبًا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ مَعَهُمَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ هُمَا صَبِيَّانِ صَغِيْرَانِ فَأَخَذَ الصَّبِيَّيْنِ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ فَقَبَّلَهُمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابومعدل عطیہ طفاوی رضی الله عنه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ٥١: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢ / ١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٧، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ٢٣٣، الرقم: ٤٩٤٠۔

الحديث رقم ٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٢٩٦، الرقم: ٢٦٥٨٢۔

میرے گھر تشریف فرما تھے ایک خادم نے عرض کیا: دروازے پر علی اور فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ نے حکم فرمایا: ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوگئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ ﷺ نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٢٦٤ / ٥٣۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رضی الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَ هُوَ حَامِلُهُمَا عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نِعْمَتِ الْمَطِيَّةُ قَالَ: وَ نِعْمَ الرَّاكِبَانِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی کیا خوب ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦٥ / ٥٤۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا لَا يَحِلُّ هَذَا الْمَسْجِدُ لِجُنُبٍ وَ لَا لِحَائِضٍ إِلَّا لِرَسُوْلِ اللهِ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَلَا قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمُ الْأَسْمَاءَ أَنْ لَا تَضِلُّوْا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم٥٣: أخرجه ابن أبی شيبه فی المصنف، ٦ / ٣٨٠، الرقم:٣٢١٨٥۔
الحديث رقم٥٤: أخرجه البيهقی فی السنن الكبری، ٧ / ٦٥، الرقم: ١٣١٧٨، ١٣١٧٩۔

خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوۃ والسلام کے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں حالت جنابت میں مسجد میں آنا جائز نہیں، آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٦/ ٥٥۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى وَجْهِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى كَعْبِهِ خَلْقًا وَ لَوْنًا فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسن بن علی کو دیکھ لے اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسین بن علی کو دیکھ لے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٢٦٧/ ٥٦۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِحَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ فَقَالَتْ: هَذَانِ ابْنَاکَ فَوَرِّثْهُمَا شَيْئًا فَقَالَ لَهَا: أَمَّا حَسَنٌ فَإِنَّ لَهُ ثَبَاتِي وَ سُؤْدَدِي، وَ أَمَّا حُسَيْنٌ فَإِنَّ لَهُ حُزَامَتِي وَ جُوْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابورافع رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی

الحديث رقم٥٥: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٣/ ٩٥، الرقم: ٢٧٦٨، ٢٧٥٩۔

الحديث رقم٥٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦/ ٢٢٢۔

اکرم ﷺ کے مرض وصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض گزار ہوئیں کہ یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت وسخاوت کی وراثت۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٨ / ٥٧۔ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَنَّهَا أَتَتْ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَبَاهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي شِكْوَتِهِ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا فَقَالَتْ: تُوَرِّثُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، شَيْئًا فَقَالَ: أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَ سُؤْدَدِي، وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرْأَتِي وَجُوْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے بابا حضور نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال کے دوران حسن اور حسین کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن میری ہیبت و سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت و سخاوت کا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٩ / ٥٨۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليك وسلم، لَقَدْ ضَلَّ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، قَالَ: وَ ذَلِكَ رَادُ النَّهَارِ يَقُوْلُ ارْتِفَاعُ النَّهَارِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْمُوْا فَاطْلُبُوْا ابْنَيَّ. قَالَ: وَ أَخَذَ كُلُّ رَجُلٍ تُجَاهَ وَجْهِهِ، وَ أَخَذْتُ نَحْوَ

الحديث رقم٥٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢ / ٤٢٣، الرقم: ١٠٤١۔

الحديث رقم٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ٦٥، الرقم: ٢٦٧٧۔

النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى أَتَى سَفُحَ جَبَلٍ وَ إِذَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ مُلْتَزِقٌ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، وَ إِذَا شُجَاعٌ قَائِمٌ عَلَى ذَنْبِهِ يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شِبْهُ النَّارِ، فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَالْتَفَتَ مُخَاطِبًا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ انْسَابَ فَدَخَلَ بَعْضُ الْأَحْجِرَةِ، ثُمَّ أَتَاهُمَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ مَسَحَ وَجْهَهُمَا وَ قَالَ: بِأَبِي وَ أُمِّي أَنْتُمَا مَا أَكْرَمَكُمَا عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ حضرت ام ایمن آپ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل پڑا، آپ ﷺ مسلسل چلتے رہے حتی کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا پھر آپ ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧٠/ ٥٩۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعَةٍ، وَ عَلَى ظَهْرِهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عليهما السلام، وَ هُوَ يَقُوْلُ: نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا، وَ نِعْمَ الْعَدْلَانِ أَنْتُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ٥٢، الرقم: ٢٦٦١۔

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ چار ٹانگوں (گھٹنوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر حسنین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ کیا خوب ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔‘‘ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧١ / ٦٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما رَفَعَهُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَ فَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمْرَتُهَا، وَالْمُحِبُّوْنَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا، مِنَ الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦٠: أخرجه الديلمی فی مسند الفردوس، ١ / ٥٢، الرقم: ١٣٥۔

الْبَابُ الْخَامِسُ:

مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنهن

﴿ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے مناقب ﴾

١ـ فَصُلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ خَدِيُجَةَ بِنُتِ خُوَيُلَدٍ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

۱/۲۷۲ـ عَنُ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتُ: مَا غِرُتُ عَلَى امُرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا غِرُتُ عَلَى خَدِيُجَةَ، هَلَكَتُ قَبُلَ أَنُ يَّتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنُتُ أَسُمَعُهُ يَذُكُرُهَا، وَ أَمَرَهُ اللهُ أَنُ يُبَشِّرَهَا بِبَيُتٍ مِنُ قَصَبٍ، وَ إِنُ كَانَ لَيَذُبَحُ الشَّاةَ فَيُهُدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنُهَا مَا يَسَعُهُنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ ﷺ کو ان کا (کثرت سے) ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجیے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو آپ ﷺ ان کی سہیلیوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو اُنہیں کفایت کر جاتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبى، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها، ٣/١٣٨٨، الرقم: ٣٦٠٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥٨، الرقم: ٢٤٣٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٣٠٧، الرقم: ١٤٥٧٤.

٢٧٣/ ٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَتَى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذِهِ خَدِيْجَةُ قَد أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَ بَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر آرہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں، جب یہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجئے، جس میں نہ کوئی شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٤/ ٣۔ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه: بَشَّرَ النَّبِيُّ ﷺ خَدِيْجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها ، ٣/١٣٨٩، الرقم: ٣٦٠٩، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٧، الرقم: ٢٤٣٢، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٠، الرقم:٣٢٢٨٧۔

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها ، ٣/١٣٨٩، الرقم: ٣٦٠٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٧، الرقم: ٢٤٣٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٠، الرقم:٣٢٢٨٨۔

''حضرت اسماعیل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں، آپ ﷺ نے انہیں (جنت میں) ایسے محل کی بشارت دی تھی جو موتیوں سے بنا ہو گا اور اس میں نہ شوروغل ہوگا اور نہ کوئی اور تکلیف ہو گی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٥ / ٤ ۔ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور (اسی طرح) اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٦ / ٥ ۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتِ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها ، ٣ / ١٣٨٨، الرقم: ٣٦٠٤، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٦، الرقم: ٢٤٣٠، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٩۔

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها ، ٣ / ١٣٨٩، الرقم: ٣٦١٠، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٧، و البيهقی في السنن الكبریٰ، ٧ / ٣٠٧، الرقم: ١٤٥٧٣۔

أُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَالَةَ، قَالَتْ: فَغِرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ، هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ اسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کچھ لرزہ براندام سے ہوگئے۔ پھر فرمایا: خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا نعم البدل عطا نہیں فرما دیا ہے؟'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٧ / ٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ، وَ مَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَ رُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ؟ فَيَقُوْلُ: إِنَّهَا كَانَتْ وَ كَانَتْ وَ كَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی کسی

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبى ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها، ٣ / ١٣٨٩، الرقم: ٣٦٠٧۔

زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے تھے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والی عورتوں کے ہاں بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ فرماتے: ہاں وہ ایسی ہی یگانہ روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٧٨/٧۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلَى خَدِيْجَةَ، وَ إِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا، قَالَتْ: وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُوْلُ: أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيْجَةَ. قَالَتْ: فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ: خَدِيْجَةَ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر رشک نہیں کیا، سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے (یعنی میں ان پر رشک کیا کرتی تھی) اور میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو آپ ﷺ فرماتے کہ اس کا گوشت حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے ہاں بھیج دو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا: خدیجہ، خدیجہ ہی ہو رہی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خدیجہ کی محبت مجھے عطا کی گئی ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٦٧، الرقم: ٧٠٠٦.

٢٧٩ / ٨۔ عَنْ عَائِشَة قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيْجَةَ حَتَّى مَاتَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں فرمائی یہاں تک کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٨٠ / ٩۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا، وَ مَا رَأَيْتُهَا قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا ہے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کا کثرت سے ذکر فرمایا کرتے تھے حالانکہ میں نے ان کو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٨١ / ١٠۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَ لَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِيْنَ. لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ

الحديث رقم ٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٦، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ٢٠٥، الرقم: ٤٨٥٥، و عبد بن حميد في المسند، ١ / ٤٢٩، الرقم: ١٤٧٥۔

الحديث رقم ٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٥۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥۔

يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ ﷻ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ إِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلَى خَلَائِلِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا جس قدر کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا میری شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (اور میں یہ رشک اس وقت کیا کرتی تھی) کہ جب آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے پروردگار نے حکم فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں خولدار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دو اور آپ ﷺ جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو گوشت بھیجا کرتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۸۲ / ۱۱۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے (اتباع و اقتداء کرنے کے) لئے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ اور فرعون کی بیوی آسیہ۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل خديجة، ٥ / ٧٠٢، الرقم: ٣٨٧٨، و أحمد في المسند، ٣ / ١٣٥، الرقم: ١٢٤١٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٦٤، الرقم: ٧٠٠٣، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٧١، الرقم: ٤٧٤٥.

٢٨٣ / ١٢۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَالٍ، وَ بَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ لِخَدِيْجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً، وَ قَالَ: إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيْرَهَا وَ تَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا، فَقَالُوا: نَعَمْ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: كُوْنَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مکہ مکرمہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب (بنت رسول اللہ ﷺ) نے بھی ابوالعاص کے فدیہ میں مال بھیجا جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار بھی تھا جو انہیں (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے) جہیز میں ملا تھا جب ابو العاص سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرطِ غم سے آپ ﷺ کا دل بھر آیا اور آپ ﷺ پر بڑی رقت طاری ہوگئی فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو اس (حضرت زینب) کے قیدی کو چھوڑ دیا جائے اور اس کا مال اسے واپس دے دیا جائے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس (ابو العاص) سے عہد و پیمان لیا کہ زینب کو آنے سے نہیں روکے

الحديث رقم ١٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في فداء الأسير بالمال، ٣ / ٦٢، الرقم: ٢٦٩٢، وأحمد في المسند، ٦ / ٢٧٦، الرقم: ٢٦٤٠٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢ / ٤٢٨، الرقم: ١٠٥٠.

گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو بھیجا کہ تم یأجج کے مقام پر رہنا یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس آ پہنچے۔ پس اسے ساتھ لے کر یہاں آ پہنچنا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٨٤ / ١٣۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ عِنْدَهُ خَدِيْجَةُ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُقْرِئُ خَدِيْجَةَ السَّلَامَ. فَقَالَتْ: إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، وَ عَلَى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ، وَ عَلَيْکَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَکَاتُهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي الْکُبْرَى وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے درآنحالیکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت خدیجہ پر سلام بھیجتا ہے اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بیشک سلام اللہ تعالیٰ ہی ہے اور جبرائیل علیہ السلام پر سلامتی ہو اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے السنن الکبریٰ میں اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٨٥ / ١٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوْطٍ، قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ

الحديث رقم١٣: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦ / ١٠١، الرقم: ١٠٢٠٦، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ٢٠٦، الرقم: ٤٨٥٦.

الحديث رقم١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٢٩٣، الرقم: ٢٦٦٨، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٧٠، الرقم: ٧٠١٠، و الحاكم في المستدرك، ٢ / ٥٣٩، الرقم: ٣٨٣٦.

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَجْمَعِيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور دریافت فرمایا؛ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں جو کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمد، آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی ہے اور حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنھن ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد، امام ابن حبان اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٨٦ / ١٥۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَتْ خَدِيْجَةُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’امام ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائیں۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ١٥: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣ / ٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦ / ٣٦٧، الرقم: ١٢٨٥٩، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١ / ٣٠، الرقم: ١٦.

۲۸۷/ ۱٦۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَتْ خَدِيْجَةُ رضي الله عنها أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَ صَدَّقَ بِرَسُوْلِهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''امام ابن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز فرض ہونے سے پہلے خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلی خاتون تھیں جو اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول، حضور نبی اکرم ﷺ (کے برحق ہونے) کی تصدیق کی۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

۲۸۸/ ۱۷۔ عَنْ رَبِيْعَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَ هُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَدٍ سَابِقَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ إِلَى الْإِيْمَانِ بِاللهِ وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت ربیعہ سعدی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تمام جہاں کی عورتوں سے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٥، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٢٤٩، الرقم: ١٠٩٩، و ابن عبدالبر في التمهيد، ٨/ ٥١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١١٧، والزهري في الطبقات الكبرى، ٨/ ١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٢٠.

الحديث رقم ١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٦، والمناوي في فيض القدير، ٣/ ٤٣١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١١٦.

٢٨٩ / ١٨ ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيْجَةَ أَثْنَى عَلَيْهَا فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ. قَالَتْ: فَغِرْتُ يَوْمًا فَقُلْتُ: مَا أَكْثَرَ مَا تَذْكُرُهَا حَمْرَاءَ الشِّدْقِ قَدْ أَبْدَلَکَ اللهُ ﷻ بِهَا خَيْرًا مِنْهَا. قَالَ: مَا أَبْدَلَنِي اللهُ ﷻ خَيْرًا مِنْهَا: قَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَ صَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ، وَ وَاسَتْنِي بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِيَ النَّاسُ وَ رَزَقَنِيَ اللهُ ﷻ وَلَدَهَا إِذْ حَرَمَنِي أَوْلَادَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اﷲ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اﷲعنہاکا ذکر فرماتے تو ان کی خوب تعریف فرماتے: آپ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا کہ آپ سرخ رخساروں والی کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے ہیں حالانکہ اﷲ تبارک وتعالیٰ نے اس سے بہتر عورتیں اس کے نعم البدل کے طور پر آپ کو عطا فرمائی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اﷲ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اﷲ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد عطا فرمانے سے محروم رکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ١١٧، الرقم: ٢٤٩٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣ / ١٣، الرقم: ٢٢، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢ / ٨، والعسقلاني في الإصابة، ٧ / ٦٠٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٢٤.

٢٩٠/ ١٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيْجَةَ لَمْ يَكُنْ يَسْأَمُ مِنْ ثَنَاءٍ عَلَيْهَا وَالإِسْتِغْفَارِ لَهَا. فَذَكَرَهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَاحْتَمَلَتْنِي الْغِيْرَةُ إِلَى أَنْ قُلْتُ قَدْ عَوَّضَکَ اللهُ مِنْ كَبِيْرَةِ السِّنِّ. قَالَتْ: فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ غَضِبَ غَضْبًا سَقَطَ فِي جِلْدِي، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: اللَّهُمَّ، إِنَّکَ إِنْ أَذْهَبْتَ عَنِّي غَضْبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَمْ أَذْكُرْهَا بِسُوْءٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الَّذِي لَقِيْتُ، قَالَ: كَيْفَ قُلْتِ؟ وَاللهِ، لَقَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَ صَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِيَ النَّاسُ وَ رُزِقَتْ مِنِّيَ الْوَلَدُ إِذْ حُرِمْتِيْهِ مِنِّي، فَغَدَا بِهَا عَلَيَّ وَ رَاحَ شَهْرًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تھے تو ان کی تعریف اور ان کے لئے استغفار و دعائے مغفرت کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ پس ایک دن آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرمایا تو مجھے غصہ آ گیا یہاں تک کہ میں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو اس بڑھیا کے عوض (حسین وجمیل) بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ شدید جلال میں آ گئے، (یہ صورتحال دیکھ کر) میں نے اپنے دل میں کہا: اے اللہ! اگر آج تو حضور نبی اکرم ﷺ کے غصہ کو ٹھنڈا کر دے تو میں کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا برے لفظوں

الحديث رقم ١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/ ١٣، الرقم: ٢١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١١٢، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١/ ٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٢٤۔

میں تذکرہ نہیں کروں گی۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے میری یہ حالت دیکھی تو فرمایا: تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟ حالانکہ، خدا کی قسم! وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور میری اولاد بھی ان کے بطن سے پیدا ہوئی جبکہ تو اس سے محروم ہے، پس آپ ﷺ ایک ماہ تک اسی حالت (یعنی قدرے ناراضگی کی حالت میں) صبح و شام آتے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔

٢٩١ / ٢٠۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالشَّيْءِ يَقُوْلُ: اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ صَدِيْقَةَ خَدِيْجَةَ، اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى بَيْتِ فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيْجَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ کی سہیلی ہے، اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ سے محبت رکھتی تھی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے ''الادب المفرد'' میں بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١ / ٩٠، الرقم: ٢٣٢، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١ / ٤١، الرقم: ٤٠.

٢۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٢٩٢/ ٢١۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا: يَا عَائِشَةُ، هَذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ. فَقُلْتُ: وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں ۔ میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں۔ لیکن آپ (یعنی رسول اللہ ﷺ) جو کچھ دیکھ سکتے ہیں وہ میں نہیں دیکھ سکتی۔'' اس حدیث کو امام بخاری، امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٩٣/ ٢٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: فضل عائشة، ٣/ ١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٧، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤/ ١٨٩٥، الرقم: ٢٤٤٧، و الترمذي في السنن، كتاب: الاستئذان، باب: ما جاء في تبليغ السلام، ٥/ ٥٥، الرقم: ٢٦٩٣.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: تزويج النبي عائشة، ٣/ ١٤١٥، الرقم: ٣٦٨٢، و في كتاب: النكاح، باب: قول الله ولا جناح عليكم فيما عرضتم به من خطبة ←

أُرِيُتُکِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيُنِ أَرَى أَنَّکِ فِي سَرَقَةٍ مِّنُ حَرِيُرٍ وَ يُقَالُ : هَذِهِ امُرَأَتُکَ، فَاکُشَفُ عَنُهَا فَإِذَا هِيَ أَنُتِ فَأَقُوُلُ إِنُ يَکُ هَذَا مِن عِنُدِ اللهِ يُمُضِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو اور مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ سو پردہ ہٹا کر دیکھیے، جب میں نے دیکھا تو تم تھی۔ تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر کے ہی رہے گا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٤ / ٢٣۔ عَنُ أَبِي عُثُمَانَ: أَنَّ رَسُوُلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عَمُرَو بُنَ الْعَاصِ عَلَى جَيُشِ ذَاتِ السُّلَاسِلِ قَالَ: فَأَتَيُتُهُ فَقُلُتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيُکَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. قُلُتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوُهَا. قُلُتُ: ثُمَّ مَنُ؟ قَالَ: عُمَرُ. فَعَدَّ رِجَالًا فَسَکَتُّ مَخَافَةَ أَنُ يَجُعَلَنِي فِي آخِرِهِمُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

------ النساء، ٥/١٩٦٩، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ٤/١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤١، الرقم: ٢٤١٨٨۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة ذات السلاسل، ٤/١٥٨٤، الرقم: ٤١٠٠، و مسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بکر، ٤/١٨٥٦، الرقم ٢٣٨٤، و الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: فضل عائشة، ٥/٧٠٦، الرقم: ٣٨٨٥، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٠٨، الرقم: ٦٨٨٥۔

''حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ ذات السلاسل کے لئے حضرت عمرو بن العاص کو امیرِ لشکر مقرر فرمایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ کو انسانوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا: عائشہ، میں عرض گزار ہوا: مردوں میں سے؟ فرمایا: اس کا والد، میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا: عمر، اس کے بعد آپ ﷺ نے چند دیگر حضرات کے نام لئے لیکن میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام آخر میں نہ آئے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹۵ / ۲۴۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَ إِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى. قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِکَ؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّکِ تَقُوْلِيْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَ إِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ وَاللهِ، يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم! اور جب تم ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو رب ابراہیم کی قسم! وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم! یارسول اللہ! اس وقت میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: غيرة النساء ووجدهن، ٥/ ٢٠٠٤، الرقم: ٤٩٣٠، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ٤/ ١٨٩٠، الرقم: ٢٤٣٩، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٤٩، الرقم: ٧١١٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٦١، الرقم: ٢٤٣٦٣.

٢٩٦ / ٢٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِکَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ اپنے تحائف حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرنے کیلئے میرے (ساتھ آپ ﷺ کے مخصوص کردہ) دن کی تلاش میں رہتے تھے، اور اس عمل سے وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی رضا چاہتے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٧ / ٢٦۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَ نَحْرِي وَ دُفِنَ فِي بَيْتِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مرض الوصال)

الحديث رقم ٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة و فضلها و التحريض عليها، باب: قبول الهدية، ٢ / ٩١٠، الرقم: ٢٤٣٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤ / ١٨٩١، الرقم: ٢٤٤١، و النسائي في السنن، كتاب: عشرة النساء، باب: حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، ٧ / ٦٩، الرقم: ٣٩٥١، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦ / ١٦٩، الرقم: ١١٧٢٣۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في قبر النبي ﷺ، ١ / ٤٨٦، الرقم: ١٣٢٣، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة رضي الله عنها، ٤ / ١٨٩٣، الرقم: ٢٤٤٣۔

میں (میری) باری طلب کرنے کے لیے پوچھتے کہ میں آج کہاں رہوں گا؟ کل میں کہاں رہوں گا؟ پھر جس دن میری باری تھی آپ ﷺ کا سرانور میری گود میں تھا کہ اللہ ﷻ نے آپ کی روح مقدسہ قبض کرلی اور میرے گھر میں ہی آپ ﷺ مدفون ہوئے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٨/ ٢٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُوْنَ أَنَا الَّتِي أَسْأَمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے لیس رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں کھیل رہے تھے، رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں ان کا کھیل دیکھتی رہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ میری وجہ سے کھڑے رہے یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود وہاں سے چلی گئی۔ اب تم خود اندازہ کرلو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شائق ہو وہ کب تک دیکھے گی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: نظر المرأة إلى الحبش و نحوهم من غير ريبة، ٥/ ٢٠٠٦، الرقم: ٤٩٣٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة العيدين، باب: الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٢/ ٦٠٨، الرقم: ٨٩٢، و النسائي في السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: اللعب في المسجد يوم العيد و نظر النساء إلى ذلك، ٣/ ١٩٥، الرقم: ١٥٩٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٨٥، الرقم: ٢٤٥٩٦، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/ ١٧٩، الرقم: ٢٨٢.

٢٩٩ / ٢٨ ـ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ. قَالَ: اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُبَيْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوْبَةٌ. قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ، فَقِيْلَ: ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ مِنْ وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ: ائْذَنُوا لَهُ؟ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِيْنَكِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنْ اتَّقَيْتُ. قَالَ: فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، زَوْجَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيرَكِ وَ نَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ، وَ دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ وَ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''امام ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وفات سے پہلے وہ عالم نزع میں تھیں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا: یہ تو رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور سر کردہ مسلمانوں میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: اگر پرہیز گار ہوں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی براءت آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عباس آئے تھے وہ میری تعریف کر رہے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں گمنام ہوتی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: ولولا إذ سمعتموه، ٤ / ١٧٧٩، الرقم: ٤٤٧٦.

٣٠٠ / ٢٩۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللهِ تَعَالَى إِلَّا تَصَدَّقَتْ بِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اللہ کے رزق میں سے جو بھی چیز آتی وہ اس کو اپنے پاس نہ روکے رکھتیں بلکہ اسی وقت (کھڑے کھڑے) اس کا صدقہ فرما دیتیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٠١ / ٣٠۔ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ: وَ هَذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ: لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا، فَعَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَ هَذِهِ قَالَ: لَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا، ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَ هَذِهِ، قَالَ: نَعَمْ، فِي الثَّالِثَةِ، فَقَامَ يَتَدَافِعَانِ حَتَّى أَتَيَا مَنْزِلَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَحْمَدُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا، پس ایک دن اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کیلئے سالن بنایا، پھر آپ ﷺ کو دعوت دینے کیلئے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور یہ بھی یعنی عائشہ

الحديث رقم ٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قريش، ٣ / ١٢٩١، الرقم: ٣٣١٤۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام و استحباب إذن صاحب الطعام للتابع، ٣ / ١٦٠٩، الرقم: ٢٠٣٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٢٣، الرقم: ١٢٢٦٥۔

(بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں) تو اس نے عرض کیا: نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (میں نہیں جاؤں گا) اس شخص نے دوبارہ آپ ﷺ کو دعوت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی (یعنی عائشہ) تو اس آدمی نے عرض کیا: نہیں، تو آپ ﷺ نے پھر انکار فرما دیا۔ اس شخص نے سہ بارہ آپ ﷺ کو دعوت دی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی، اس نے عرض کیا: ہاں یہ بھی، پھر دونوں (یعنی آپ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اٹھے اور اس شخص کے گھر تشریف لے کر آئے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٣٠٢ / ٣١۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ زَوْجَتُکَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دنیا و آخرت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٥ / ٧٠٤، الرقم: ٣٨٨٠، و ابن حبان في الصحيح، ١٦ / ٦، الرقم: ٧٠٩٤، و ابن راهويه في المسند، ٣ / ٦٤٩، الرقم: ١٢٣٧، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٤٠، ١٤١.

٣٠٣ / ٣٢۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى، قَالَ: مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول ﷺ کے لئے جب کبھی بھی کوئی حدیث مشکل ہو جاتی تو ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں پوچھتے تو ان کے ہاں اس حدیث کا صحیح علم پالیتے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٠٤ / ٣٣۔ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث الرقم ٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٥ / ٧٠٥، الرقم: ٣٨٨٣، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٧٩، و المزي في تهذيب الكمال، ١٢ / ٤٢٣، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢ / ٣٢، و العسقلاني في الإصابة، ٨ / ١٨۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٥ / ٧٠٥، الرقم: ٣٨٨٤، و الحاكم في المستدرك، ٤ / ١٢، الرقم: ٦٧٣٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣ / ١٨٢، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٩١، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٨٧٦، الرقم: ١٦٤٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٤٣، و قال: رجاله رجال الصحيح۔

٣٠٥ / ٣٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ: إِنَّهَا (أَي عَائِشَةَ) حِبَّةُ أَبِيْکَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ...... الحديث. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! بے شک عائشہ تمہارے والد کو بہت زیادہ محبوب ہے۔'' اس حدیث کو امام ابو داود نے بیان کیا ہے۔

٣٠٦ / ٣٥۔ عَنْ ذَكْوَانَ حَاجِبِ عَائِشَةَ: أَنَّهُ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَی عَائِشَةَ...... فَقَالَتْ: ائْذِنْ لَهُ إِنْ شِئْتَ، قَالَ: فَأَدْخَلْتُهُ فَلَمَّا جَلَسَ، قَالَ: أَبْشِرِي، فَقَالَتْ: أَيْضًا، فَقَالَ: مَا بَيْنَکِ وَ بَيْنَ أَنْ تَلْقَی مُحَمَّدًا ﷺ وَ الْأَحِبَّةَ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ الرُّوْحُ مِنَ الْجَسَدِ، كُنْتِ أَحَبَّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ إِلَّا طَيِّبًا وَ سَقَطَتْ قِلَادَتُکِ لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الانتصار، ٤ / ٢٧٤، الرقم: ٤٨٩٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٤ / ٣٢٢۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٢٧٦، الرقم: ٢٤٩٦، و ابن حبان في الصحيح في الصحيح، ١٦ / ٤١، ٤٢، الرقم: ٧١٠٨، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ٣٢١، الرقم: ١٠٧٨٣، و أبو يعلى في المسند، ٥ / ٥٧٦٥، الرقم: ٢٦٤٨۔

حَتَّى يُصْبِحَ فِي الْمَنزِلِ وَ أَصْبَحَ النَّاسُ لَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ ﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ فَكَانَ ذٰلِکَ فِي سَبَبِکِ، وَ مَا أَنْزَلَ اللهُ ﷻ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الرُّخْصَةِ، وَ أَنْزَلَ اللهُ بَرَاءَتَکِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ جَاءَ بِهِ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ، فَأَصْبَحَ لَيْسَ لِلّٰهِ مَسْجِدٌ مِنْ مَسَاجِدِ اللهِ يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ إِلَّا يُتْلَی فِيْهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْکَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَ الَّذِي نَفْسِي بَيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْيَعْلَی.

’’حضرت ذکوان جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دربان تھے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کی اجازت طلب کرنے کیلئے تشریف لائے ...... تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو انہیں اجازت دے دو، راوی بیان کرتے ہیں پھر میں ان کو اندر لے آیا پس جب وہ بیٹھ گئے تو عرض کرنے لگے: اے ام المومنین! آپ کو خوشخبری ہو، آپ نے جواباً فرمایا: اور تمہیں بھی خوشخبری ہو، پھر انہوں نے عرض کیا: آپ کی آپ کے محبوب حضور نبی اکرم ﷺ کی ملاقات میں سوائے آپ کی روح کے قفس عنصری سے پرواز کرنے کے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام ازواج مطہرات سے بڑھ کر عزیز تھیں اور حضور نبی اکرم ﷺ سوائے پاکیزہ چیز کے کسی کو پسند نہیں فرماتے تھے، اور ابوا والی رات آپ کے گلے کا ہار گر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ صبح تک گھر نہ پہنچے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صبح اس حال میں کی کہ ان کے پاس وضو کرنے کیلئے پانی نہیں تھا تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرمائی ’’پس تیمّم کرو پاکیزہ مٹی کے ساتھ۔‘‘ اور یہ سارا آپ کے سبب ہوا اور یہ جو رخصت اللہ تعالیٰ نے (تیمّم کی شکل میں) نازل فرمائی (یہ بھی آپ کی بدولت ہوا) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی براءت سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی جسے حضرت

جبریل امین علیہ السلام لے کر نازل ہوئے پس اب اللہ تعالیٰ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے جس میں اس (سورۂ براءت) کی رات دن تلاوت نہ ہوتی ہو۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اے ابن عباس! بس کرو میری اور تعریف نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں کوئی بھولی بسری چیز ہوتی (جسے کوئی نہ جانتا ہوتا)۔'' اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٠٧ / ٣٦۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَعْرَفَةِ فَرَسٍ وَ هُوَ يُكَلِّمُ رَجُلًا، قُلْتُ: رَأَيْتُکَ وَاضِعًا يَدَيْکَ عَلَى مَعْرَفَةِ فَرَسِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَ أَنْتَ تُكَلِّمُهُ، قَالَ: وَ رَأَيْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ذَاکَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام وَ هُوَ يُقْرِئُکِ السَّلَامَ، قَالَتْ: وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، جَزَاهُ اللهُ خَيْراً مِنْ صَاحِبٍ وَ دَخِيْلٍ، فَنِعْمَ الصَاحِبُ وَ نِعْمَ الدَّخِيْلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ نے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ایک آدمی سے کلام فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے دحیہ کلبی کے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ان سے کلام فرما رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے یہ منظر دیکھا؟ آپ نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے

الحديث رقم ٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٦٧٤، الرقم: ٢٤٥٠٦، ٢ / ٨٧١، الرقم: ١٦٣٥، و الحميدي في المسند، ١ / ١٣٣، الرقم: ٢٧٧، و أبونعيم في حلية الأولياء، ٢ / ٤٦، و ابن الجوزى في صفوة الصفوة، ٢ / ٢٠۔

فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے اور وہ تجھے سلام پیش کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اور ان پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، اور اللہ تعالیٰ دوست اور مہمان کو جزائے خیر عطا فرمائے، پس کتنا ہی اچھا دوست (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس) اور کتنا ہی اچھا مہمان (حضرت جبریل علیہ السلام) ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٠٨/ ٣٧۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم طَيِّبَ نَفْسٍ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ لِي، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَ مَا تَأَخَّرَ مَا أَسَرَّتْ وَمَا أَعْلَنَتْ فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ حَتَّى سَقَطَ رَأْسُهَا فِي حِجْرِهَا مِنَ الضِّحْكِ، قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَيَسُرُّكِ دُعَائِي، فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا يَسُرُّنِي دُعَاؤُكَ، فَقَالَ صلی الله عليه وآله وسلم: وَاللهِ، إِنَّهَا لَدُعَائِي لِأُمَّتِي فِي كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشگوار حالت میں دیکھا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے، ظاہری و باطنی، تمام گناہ معاف فرما (ایسا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازرائے مزاح فرمایا) یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اتنی ہنسیں یہاں تک کہ ان کا سر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں آ پڑا (یعنی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئیں) اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میری دعا تمہیں اچھی لگی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کی دعا مجھے اچھی نہ

الحديث رقم ٣٧: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٦/ ٤٨، الرقم: ٧١١١، الحاكم في المستدرك، ٤/ ١٣، الرقم: ٦٧٣٨، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٩٨، الرقم: ٢٠٣٢، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١٤٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٤٣.

لگے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک ہر نماز میں میری یہ دعا میری امت کیلئے خاص ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳۰۹ / ۳۸۔ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ أَفْقَهَ النَّاسِ وَ أَعْلَمَ النَّاسِ وَ أَحْسَنَ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت عطا بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر جاننے والی اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عام معاملات میں اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۱۰ / ۳۹۔ عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِشِعْرٍ، وَلَا فَرِيْضَةٍ، وَلَا أَعْلَمَ بِفِقْهٍ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر، شعر، فرائض اور فقہ کا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤ / ١٥، الرقم: ٦٧٤٨، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٨٥، و العسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢ / ٤٦٣، و المزي في تهذيب الكمال، ٣٥ / ٢٣٤، و ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤ / ١٨٨٣، و العسقلاني في الإصابة، ٨ / ١٨۔

الحديث رقم ۳۹: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٥ / ٢٧٦، الرقم: ٢٦٠٤٤، و العسقلاني فى تهذيب التهذيب، ١٢ / ٤٦٣، و المزي في تهذيب الكمال، ٣٥ / ٢٣٤، و ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤ / ١٨٨٣، و العسقلانى في الإصابة، ٨ / ١٨۔

٣١١/ ٤٠۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ جُمِعَ عِلْمُ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِيْهِنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَكْثَرُ مِنْ عِلْمِهِنَّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس امت کی تمام عورتوں کے جن میں امہات المومنین بھی شامل ہوں علم کو جمع کر لیا جائے تو عائشہ کا علم ان سب کے علم سے زیادہ ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣١٢/ ٤١۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا رَأَيْتُ خَطِيْبًا قَطُّ أَبْلَغَ وَلَا أَفْطَنَ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کسی بھی خطیب کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر بلاغت و فطانت (ذہانت) والا نہیں دیکھا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣١٣/ ٤٢۔ عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَعْلَمَ

الحديث رقم ٤٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/ ١٨٤، الرقم: ٢٩٩، و العسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢/ ٤٦٣، و المزي في تهذيب الكمال، ٣٥/ ٢٣٥، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/ ٣٣، و الخلال في السنة، ٢/ ٤٧٦، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١٨٥، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٤٣، و قال: رجال هذا الحديث ثقات۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه الطبرانى في المعجم الكبير، ٢٣/ ١٨٣، الرقم: ٢٩٨، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ٥/ ٣٩٨، الرقم: ٣٠٢٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٤٣۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢/ ٤٩، ٥٠، و ابن الجوزى في صفوة الصفوة، ٢/ ٣٢۔

بِالْقُرْآنِ وَ لَا بِفَرِيْضَةٍ وَلَا بِحَلَالٍ وَ لَا بِشِعْرٍ وَلَا بِحَدِيْثِ الْعَرَبِ وَلَا بِنَسَبٍ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، فرائض، حلال وحرام، شعر، عربوں کی باتیں، اورنسب کا عالم نہیں دیکھا۔'' اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٣١٤ / ٤٣۔ عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ وَ كَانَتْ تَغْشَى عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَعَثَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا بِمَالٍ فِي غَرَارَتَيْنِ ثَمَانِيْنَ أَوْ مِائَةَ أَلْفٍ فَدَعَتْ بِطَبُقٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صَائِمَةٌ فَجَلَسَتْ تَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ فَأَمْسَتْ وَ مَا عِنْدَهَا مِنْ ذَلِکَ دِرْهَمٌ فَلَمَّا أَمْسَتْ، قَالَتْ: يَا جَارِيَةُ، هَلُمِّي فِطْرِي فَجَاءَ تْهَا بِخُبْزٍ وَ زَيْتٍ، فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ ذَرَّةَ: أَمَا اسْتَطَعْتِ مِمَّا قَسَمْتِ الْيَوْمَ أَنْ تَشْتَرِي لَنَا لَحْمًا بِدِرْهَمٍ نَفْطُرُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: لاَ تُعَنِّفِيْنِي، لَوْ كُنْتِ ذَكَرْتِيْنِي لَفَعَلْتُ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت ام ذرہ، جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے دو تھیلوں میں آپ کو اسی ہزار یا ایک لاکھ کی مالیت کا مال بھیجا، آپ نے (مال رکھنے کے لئے) ایک تھال منگوایا اور آپ اس دن روزے سے تھیں، آپ وہ مال لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے بیٹھ گئیں، پس شام تک اس مال میں سے آپ کے پاس ایک درہم بھی نہ بچا، جب شام ہوگئی تو آپ نے فرمایا: اے لڑکی!

الحديث رقم ٤٣: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢ / ٤٧، و هناد في الزهد، ١ / ٣٣٧، ٣٣٨، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٨٧، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨ / ٦٧۔

میرے لیے افطار کیلئے کچھ لاؤ، وہ لڑکی ایک روٹی اور تھوڑا سا گھی لے کر حاضر ہوئی، پس ام ذرہ نے عرض کیا: کیا آپ نے جو مال آج تقسیم کیا ہے اس میں سے ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت نہیں خرید سکتی تھیں جس سے آج ہم افطار کرتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب میرے ساتھ اس لہجے میں بات نہ کر اگر اس وقت (جب میں مال تقسیم کر رہی تھی) تو نے مجھے یاد کرایا ہوتا تو شاید میں ایسا کر لیتی۔'' اس حدیث کو امام ابونعیم اور امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۳۱۵ / ٤٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَتَيْنِ أَجْوَدَ مِنْ عَائِشَةَ وَ أَسْمَاءَ وَ جُوْدُهُمَا مُخْتَلِفٌ: أَمَّا عَائِشَةُ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيْئَ إِلَى الشَّيْءِ حَتَّى إِذَا كَانَ اجْتَمَعَ عِنْدَهَا قَسَمَتْ وَ أَمَّا أَسْمَاءُ فَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا لِغَدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر سخاوت کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی اور دونوں کی سخاوت میں فرق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھوڑی تھوڑی اشیاء جمع فرماتی رہتی تھیں اور جب کافی ساری اشیاء آپ کے پاس جمع ہو جاتیں تو آپ انہیں (غربا اور محتاجوں میں) تقسیم فرما دیتیں، جبکہ حضرت اسماء (بھی) اپنے پاس کل کیلئے کوئی چیز نہیں بچا کر رکھتی تھیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد میں بیان کیا ہے۔

۳۱٦ / ٤٥۔ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: بَعَثَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ بِطَوْقٍ مِنْ

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١ / ١٠٦، الرقم: ٢٨٦، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢ / ٥٨، ٥٩۔

الحديث الرقم ٤٥: أخرجه هناد في الزهد، ١ / ٣٣٧، الرقم: ٦١٨، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢ / ٢٩۔

ذَهَبٍ فِيْهِ جَوْهَرٌ قُوِّمَ بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَسَّمَتْهُ بَيْنَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ هُنَادُ وَابْنُ الْجَوزِيِّ.

''حضرت عطا سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سونے کا ہار بھیجا جس میں ایک ایسا جوہر لگا ہوا تھا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی، پس آپ نے وہ قیمتی ہار تمام امہات المومنین میں تقسیم فرما دیا۔'' اس حدیث کو امام ہناد اور ابن الجوزی نے روایت کیا ہے۔

٣١٧ / ٤٦۔ عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها، كَانَتْ تَسْرَدُ الصَّوْمَ.
وَ عَنِ الْقَاسِمِ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَ لاَ تَفْطُرُ إِلَّا يَوْمَ أَضْحَى أَوْ يَوْمَ فِطْرٍ.

و في رواية عنه: قَالَ: كُنْتُ إِذَا غَدَوْتُ أَبْدَأُ بِبَيْتِ عَائِشَةَ أُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَغَدَوْتُ يَوْمًا فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تَسَبِّحُ وَ تَقْرَأُ: ﴿فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ وَ تَدْعُوْ وَ تَبْكِي وَ تُرَدِّدُهَا فَقُمْتُ حَتَّى مَلَلْتُ الْقِيَامَ فَذَهَبْتُ إِلَى السُّوْقِ لِحَاجَتِي ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هِي قَائِمَةٌ كَمَا هِيَ تُصَلِّي وَ تَبْكِي. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ الْجَوزِيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلسل روزے سے ہوتی تھیں۔ اور قاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ مسلسل روزہ سے ہوتی تھیں اور

الحديث رقم ٤٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢ / ٤٥١، الرقم: ٤٠٤٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ٣٧٥، الرقم: ٢٠٩٢، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١ / ١٦٤، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢ / ٣١۔

صرف عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو افطار فرماتی تھیں۔

اور ان ہی سے روایت ہے کہ میں صبح کو جب گھر سے روانہ ہوتا تو سب سے پہلے سلام کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتا، پس ایک صبح میں آپ کے گھر گیا تو آپ حالت قیام میں تسبیح فرما رہی تھیں اور یہ آیہ کریمہ پڑھ رہی تھیں ﴿فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ اور دعا کرتی اور روتی جا رہی تھیں اور اس آیت کو بار بار دہرا رہی تھیں، پس میں (انتظار کی خاطر) کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ میں کھڑا ہو ہو کر اکتا گیا اور اپنے کام کی غرض سے بازار چلا گیا، پھر میں واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ اسی حالت میں کھڑی نماز ادا کر رہیں ہیں اور مسلسل روئے جا رہی ہیں۔'' اس حدیث کو امام عبدالرزاق، امام بیہقی اور ابن جوزی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ ابن جوزی کے ہیں۔

٣. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٣١٨ / ٤٧. عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَ حَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَبَدَرَتْنِي إِلَيْهِ حَفْصَةُ وَ كَانَتْ ابْنَةُ أَبِيْهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلُ اللهِ، إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ. قَالَ: اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور حفصہ روزے سے تھیں کہ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس کی ہمیں طلب بھی تھی ہم نے اس سے کھا لیا اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے، حضرت حفصہ گفتگو میں مجھ سے سبقت لے گئیں اور (ایسا کیوں نہ ہوتا) وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح جری تھیں) کہنے لگیں: یا رسول اللہ! ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا پھر ہمارے پاس کھانا آیا جس کی ہمیں تمنا تھی تو ہم نے اس سے کھا لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کسی دوسرے دن اس کی قضاء کر لینا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصوم، باب: ما جاء في إيجاب القضاء عليه، ٣ / ١١٢، الرقم: ٧٣٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢ / ٢٤٧، الرقم: ٣٢٩١، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٢٦٣، الرقم: ٢٦٣١٠، و أبويعلى في المسند، ٨ / ١٠١، الرقم: ٤٦٣٩، و ابن راهويه في المسند، ٢ / ٣٥٣، الرقم: ٨٨٥.

٣١٩/ ٤٨۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا خَالَاهَا قُدَّامَةُ وَ عُثْمَانُ ابْنَا مَظْعُوْنٍ فَبَكَتْ وَ قَالَتْ: وَاللهِ، مَا طَلَّقَنِي عَنْ شِبَعٍ وَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: قَالَ لِي جِبْرِيْلُ عليه السلام: رَاجِعْ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ إِنَّهَا زَوْجَتُکَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

''حضرت قیس بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کو طلاق دی، پس آپ کے ماموں قدامہ اور عثمان جو کہ مظعون کے بیٹے ہیں آپ کو ملنے آئے تو آپ رو پڑیں اور کہا: خدا کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے غصہ اور غضب کی وجہ سے طلاق نہیں دی، اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ ادھر تشریف لائے اور فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا ہے: ''آپ حفصہ کی طرف رجوع کر لیں۔ بے شک وہ بہت زیادہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والی ہیں اور بے شک وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٢٠/ ٤٩۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا حَفْصَةُ، أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقَالَ: فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ هِيَ زَوْجَتُکَ فِي الْجَنَّةِ.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الحاکم في المستدرک، ٤/ ١٦، الرقم: ٦٧٥٣، والطبراني في المعجم الکبير، ١٨/ ٣٦٥، الرقم: ٩٣٤، و أبونعيم في حلية الأولياء، ٢/ ٥٠، و ابن سعد في الطبقات الکبری، ٨:٨٤، والعسقلاني في الإصابة، ٥/ ٥٥٩، الرقم: ٧٣٥٦، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢/ ٩١٤، الرقم: ١٠٠٠.

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ٥٥، الرقم: ١٥١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/ ٩٤، الرقم: ٢٥٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٤٤.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حفصہ! ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھے کہا: بے شک وہ (حضرت حفصہ) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الأوسط میں روایت کیا ہے۔

٤۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها

﴿أُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٣٢١ / ٥٠۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: أُنْبِئْتُ: أَنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَ عِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ: قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُخْبِرُ عَنْ جِبْرِيْلَ أَوْ كَمَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھیں، پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے، حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میں نے انہیں دحیہ قلبی ہی سمجھا تھا، لیکن میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوران خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرائیل تھے، یا جو کچھ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، معمر کے والد

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣ / ١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٥، وفي كتاب: فضائل القرآن، باب: كيف نزول الوحي، ٤ / ١٩٠٥، الرقم: ٤٦٩٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أم سلمة، ٤ / ١٩٠٦، الرقم: ٢٤٥١، و البزار في المسند، ٧ / ٥٥، الرقم: ٢٦٠٢۔

بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنا ہے تو انہوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٢٢ / ٥١۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثاً وَ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِکِ عَلَی أَهْلِکِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَکِ، وَ إِنْ سَبَّعْتُ لَکِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان سے نکاح کرنے کے بعد ان کے پاس تین دن رہے پھر فرمایا: تمہاری اہمیت اور چاہت اپنے شوہر کی نظروں میں ہرگز کم نہیں ہوئی، اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کرلوں اور اگر میں تمہارے پاس ایک ہفتہ رہا تو میں اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ایک ہفتہ رہوں گا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٢٣ / ٥٢۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ عِنْدَهَا فِي بَيْتِهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَتِ الْخَادِمُ، فَقَالَتْ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ بِالسُّدَّةِ، فَقَالَ: تَنَحِّي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي فَتَنَحَّتْ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ عَلِيٌّ، وَ فَاطِمَةُ،

الحديث رقم ٥١: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الرضاع، باب: قدر ما تستحقه البکر و الثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف، ٢ / ١٠٨٣ الرقم: ١٤٦٠، وأبوداود في السنن، کتاب: النکاح، باب: في المقام عند البکر، ٢ / ٢٤٠، الرقم: ٢١٢٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٠ / ١٠، الرقم: ٤٢١٠، و الدارمي في السنن، ٢ / ١٩٤، الرقم: ٢٢١٠.

الحديث رقم ٥٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٠، الرقم: ٣٢١٠٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٢٩٦، الرقم: ٢٦٥٨٢، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٣ / ٣٩٣، الرقم: ٩٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٦.

وَ حَسَنٌ، وَ حُسَيْنٌ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ وَ أَخَذَ عَلِيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَ أَخَذَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الْأُخْرَى فَضَمَّهَا إِلَيْهِ وَ قَبَّلَهُمَا وَ أَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيْصَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، إِلَيْکَ لَا إِلَى النَّارِ، أَنَا، وَ أَهْلُ بَيْتِي، قَالَتْ: فَنَادَيْتُهُ، فَقُلْتُ: وَ أَنَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَ أَنْتِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ان کے پاس ان کے گھر تشریف فرما تھے پس خادم آیا اور عرض کیا: حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما (گھر کی) دہلیز پر کھڑے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے میرے گھر والوں کے راستے سے ہٹ جایا کرو (یعنی ان کو بلا اجازت گھر آنے دیا کرو) پس وہ خادم گھر کے ایک کونے میں چلا گیا، پس حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اندر تشریف لائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے نواسوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور اپنا ایک دست مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ پر رکھا اور ان کو اپنے ساتھ ملایا اور اپنا دوسرا دست اقدس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر رکھا اور انہیں بھی اپنے ساتھ ملایا اور ان دونوں کو چوما اور پھر ان سب پر اپنی کالی کملی بچھا دی پھر فرمایا: اے اللہ! تیری طرف نہ کہ آگ کی طرف، میں اور میرے اہل بیت، حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو پکار کر عرض کیا: اور میں بھی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم بھی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥۔ فَصُلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٣٢٤ / ٥٣۔ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى اثْنَتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے لئے بارہ رکعات نفل پڑھے گا اس کے لئے ان کے بدلہ میں جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس دن کے بعد کبھی بھی یہ بارہ رکعات ترک نہیں کیں۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٢٥ / ٥٤۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّجَاشِيَّ زَوَّجَ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ أَبِي

الحديث رقم ٥٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: فضل السنن الراتبة قبل الفرائض و بعدهن و بيان عددهن، ١ / ٥٠٢، الرقم: ٧٢٨، و ابن خزيمة في الصحيح، ٢ / ٢٠٣، الرقم: ١١٨٧، و ابن راهويه في المسند، ١ / ٢٣٣، و أبو يعلى في المسند، ١٣ / ٤٤، الرقم: ٧١٢٤۔

الحديث رقم ٥٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: الصداق، ٢ / ٢٣٥، الرقم: ٢١٠٨، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٦ / ٣١٣۔

سُفْيَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعِ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَ كَتَبَ بِذَلِکَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَبِلَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''امام زہری بیان کرتے ہیں کہ نجاشی نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کی شادی حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چار ہزار درہم حق مہر پر کی اور اس کی خبر بذریعہ خط حضور نبی اکرم ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرما لیا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٢٦ / ٥٥۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ الْمَدِيْنَةَ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ يُرِيْدُ غَزْوَ مَكَّةَ فَكَلَّمَهُ أَنْ يَّزِيْدَ فِي هُدْنَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ فَلَمْ يَقْبَلْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ، فَقَامَ، فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ أُمِّ حَبِيْبَةَ، فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَجْلِسَ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ طَوَتْهُ دُوْنَهُ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، أَرَغِبْتِ بِهَذَا الْفِرَاشِ عَنِّي أَوْ بِي عَنْهُ، فَقَالَتْ: بَلْ هُوَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللهِ، وَ أَنْتَ امْرَؤٌ نَجِسٌ مُشْرِکٌ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، لَقَدْ أَصَابَکِ بَعْدِيْ شَرٌّ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''امام زہری بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان بن حرب مدینہ آیا تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھی حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ مکہ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ ابوسفیان نے حضور نبی اکرم ﷺ سے صلح حدیبیہ کے معاہدہ میں توسیع کے لئے گزارش کی لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے انکار فرما دیا، پس وہ کھڑا ہوا اور اپنی بیٹی کے پاس چلا گیا

الحديث رقم ٥٥: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨ / ١٠٠، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ٢٢٣، و ابن الجوزي في صفوة الصوة، ٢ / ٤٦، والعسقلاني في الإصابة، ٧ / ٦٥٣۔

لیکن جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بستر پر بیٹھنے کے لئے بڑھا تو ام المومنین حضرت امّ حبیبہ رضي الله عنہا نے اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی وہ بستر لپیٹ دیا۔ اس نے کہا: اے میری بیٹی! کیا تو اس بستر کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتی ہے یا میری وجہ سے اس بستر سے؟ انہوں نے کہا یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا بستر ہے اور تم ایک نجس اور مشرک انسان ہو (یہ سن کر) اس نے کہا: اے میری بیٹی! البتہ میرے بعد تم شر میں مبتلا ہوگئی ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٦۔ فَصْلٌ فِي مُنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

۳۲۷/ ۵٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَا سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَ كَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَ لَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَ لَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذَالِکَ رِضَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ ﷺ کے ساتھ جانے کیلئے کس کے نام قرعہ نکلتا ہے اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود حضور نبی اکرم ﷺ کی رضامندی تھی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة و فضلها، باب: هبة المرأة لغير زوجها و عتقها، ١/ ١٨١، الرقم: ٢٤٥٣، وفي كتاب: الشهادات، باب: في المشكلات، ٢/ ٩٥٥، الرقم: ٢٥٤٢، و أبو داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في القسم بين النساء ٢/ ٢٤٣، الرقم: ٢١٣٨، و النسائی في السنن الكبری، ٥/ ٢٩٢، الرقم: ٨٩٢٣۔

٣٢٨ / ٥٧ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ فِي مِسْلاَخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنِ امْرَأَةٍ فِيْهَا حِدَّةٌ قَالَتْ: فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِعَائِشَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْکَ لِعَائِشَةَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَ يَوْمَ سَوْدَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عزیز تھیں، میری تمنا تھی کہ کاش میں ان کے جسم میں ہوتی، حضرت سودہ بنت زمعہ کے مزاج میں تیزی تھی، جب وہ بوڑھی ہوگئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دن کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری عائشہ کو دے دی ہے، پھر رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے ہاں دو دن رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشہ کی باری کا اور ایک دن حضرت سودہ کی باری کا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: جواز هبتها نوبتها لضربتها، ٢ / ١٠٨٥، الرقم: ١٤٦٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٠ / ١٢، الرقم: ٤٢١١، و النسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٣٠١، الرقم: ٨٩٣٤، و البيهقي في السنن الكبرى، ٧ / ٧٤، الرقم: ١٣٢١١.

٧۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٣٢٩/٥٨۔ عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: ذُكِرَ تَزْوِيْجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو کسی زوجہ مطہرہ کا ان کے ولیمہ جیسا کسی کا ولیمہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣٠/٥٩۔ عِنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: الوليمة و لو بشاة، ٥/١٩٨٣، الرقم: ٤٨٧٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: زواج زينب بنت جحش، ٢/١٠٤٩، الرقم: ١٤٢٨، و أبوداود في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: في استحباب الوليمة عند النكاح، ٣/٣٤١، الرقم: ٣٧٤٣،و البيهقى في السنن الكبرى، ٧/٢٥٨، الرقم: ١٤٢٧٧۔

الحديث رقم ٥٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ٦/٢٧٠٠، الرقم: ٦٩٨٥۔

مَالِكٍ ﷺ يَقُولُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَ أَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَ لَحْمًا، وَ كَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَتْ تَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''امام عیسٰی بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) حضور نبی اکرم ﷺ کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر کیا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

٣٣١ / ٦٠. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ: زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيْكُنَّ وَ زَوَّجَنِيَ اللهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات سے فخریہ کہا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٣٢ / ٦١. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٦٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ٦ / ٢٦٩٩، الرقم: ٦٩٨٤، والنسائي في السنن الكبرى مختصرًا، ٥ / ٢٩١، الرقم: ٨٩١٨.

الحديث رقم ٦١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل زينب أم المؤمنين، ٤ / ١٩٠٧ الرقم: ٢٤٥٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٥٠، الرقم: ٦٦٦٥.

أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَ تَصَدَّقُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میری وفات کے بعد جنت میں) تم سب سے زیادہ جلد وہ بیوی ملے گی، جس کے ہاتھ تم سب میں سے زیادہ لمبے ہوں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر ہم سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں، لیکن سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کیا کرتی تھیں اور صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٣٣/ ٦٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ، وَ أَتْقَى لِلّٰهِ، وَ أَصْدَقَ حَدِيْثًا، وَ أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَ أَعْظَمَ صَدَقَةً، وَ أَشَدَّ ابْتِذَالاً لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَ تَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى، مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا، تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں بیان کرتی ہیں کہ حضور

الحديث رقم ٦٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤/ ١٨٩١ الرقم:٢٤٤٢، و البيهقي في السنن الكبرى، ٧/ ٢٩٩، الرقم: ١٤٥٢٦۔

نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھیجا اور وہی حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک مرتبہ میں میرے برابر تھیں اور میں نے حضرت زینب سے زیادہ دیندار، اللہ سے ڈرنے والی، سچ بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی، اور نہ ان سے زیادہ تواضع کرنے والی کوئی عورت دیکھی ہے، اس عمل میں جس کے ذریعے وہ صدقہ کرتیں اور اللہ کا قرب حاصل کرتیں تھیں، البتہ وہ زبان کی تیز تھیں لیکن اس سے بھی وہ بہت جلد رجوع کر لیتی تھیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٣٤/ ٦٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لِعُمَرَ: إِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ أَوَّاهَةٌ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْأَوَّاهَةُ؟ قَالَ: الْخَاشِعَةُ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَبْدُ الْبَرِّ وَالذَّهْبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک زینب بنت جحش ''اوّاہہ'' ہے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اوّاہہ کا کیا مطلب ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: خاشعہ (خشوع و خضوع کرنے والی)۔'' اس حدیث کو امام ابو نعیم، ابن عبدالبر اور ذہبی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ذہبی کے ہیں۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢/ ٥٤، و ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/ ١٨٥٢، الرقم: ٣٣٥٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ٢١٧۔

٨. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٣٣٥/ ٦٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْأَخَوَاتُ مُؤْمِنَاتٌ: مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، وَ أُخْتُهَا أُمُّ الفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَ أُخْتُهَا سَلْمَى بِنْتُ الْحَارِثِ امْرَأَةُ حَمْزَةَ، وَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عَمِيْسٍ أُخْتُهُنَّ لِأُمِّهِنَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام مومن عورتیں آپس میں بہنیں ہیں (پھر فرمایا) ام المومنین میمونہ، اس کی بہن ام فضل بنت حارث، اور اس کی بہن سلمی بنت حارث حمزہ کی بیوی اور اسماء بنت عمیس ان کی اخیافی بہن ہے۔'' اس حدیث کو امام نسائی، حاکم، اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/ ٣٥، الرقم: ٦٨٠١، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ١٠٣، الرقم: ٨٣٨٧، و الطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٤١٥، الرقم: ١٢١٧٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٤٩.

٩۔ فَصُلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُوَيُرِيَةَ بِنُتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٣٣٦/٦٥۔ عَنُ جُوَيُرِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنُ عِنُدِهَا بُكُرَةً حِيُنَ صَلَّى الصُّبُحَ وَهِيَ فِي مَسُجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعُدَ أَنُ أَضُحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ. فَقَالَ: مَا زِلُتِ عَلَى الُحَالِ الَّتِي فَارَقُتُکِ عَلَيُهَا؟ قَالَتُ: نَعَمُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدُ قُلُتُ بَعُدَکِ أَرُبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، لَوُ وُزِنَتُ بِمَا قُلُتِ مُنُذُ الُيَوُمِ لَوَزَنَتُهُنَّ: سُبُحَانَ اللهِ وَ بِحَمُدِهِ، عَدَدَ خَلُقِهِ، وَ رِضَا نَفُسِهِ، وَ زِنَةَ عَرُشِهِ، وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ. رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَابُنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز فجر پڑھنے کے بعد علی الصبح ہی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اس وقت اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں، پھر آپ ﷺ دن چڑھے تشریف لائے اور وہ وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت سے میں تم کو چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہو، حضرت جویریہ نے

الحديث رقم ٦٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: التسبيح أول النهار و عند النوم، ٤/ ٢٠٩٠، الرقم: ٢٧٢٦، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ٢/١٢٥١، الرقم: ٣٨٠٨، و النسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٨، الرقم: ٩٩٨٩، و ابن حبان في الصحيح، ٣/ ١١٠، الرقم: ٨٢٨۔

عرض کیا: جی ہاں! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا ان کلمات کے ساتھ وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہو گا: وہ کلمات یہ ہیں: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَ رِضَا نَفْسِهِ، وَ زِنَةَ عَرْشِهِ، وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ﴾ ''اللہ کی حمد اور تسبیح ہے، اس کی مخلوق کے عدد اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔'' اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣٣٧/٦٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ، فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جویریہ کا نام پہلے برّہ تھا، آپ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا، آپ ﷺ اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص برّہ (نیکی) کے پاس سے نکل گیا۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن، ٣/١٦٨٧، الرقم: ٢١٤٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣١٦، الرقم: ٢٩٠٢، و البيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٢٤، الرقم: ٦٠٤.

١٠ـ فَصُلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٣٣٨ / ٦٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَ جَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ کو رہا فرمایا اور ان کی رہائی کو ان کا حق مہر بنایا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣٩ / ٦٨۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ: أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ، فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَ هِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكِ؟ فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: إِنِّي بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

الحديث رقم ٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: من جعل عتق الأمة صداقها، ٥ / ١٩٥٦، الرقم: ٤٧٩٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، ٢ / ١٠٤٥، الرقم: ١٣٦٥، و عبد الرزاق في المصنف، ٧ / ٢٦٩، الرقم: ١٣١٠٧.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله، باب: فضل أزواج النبي ﷺ، ٥ / ٧٠٩، الرقم: ٣٨٩٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٣٥، الرقم: ١٢٤١٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠ / ٢٦٨.

إِنَّکِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَ إِنَّ عَمَّکِ لَنَبِيٌّ وَ إِنَّکِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْکِ، ثُمَّ قَالَ: اتَّقِي اللهَ يَا حَفْصَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رو پڑیں اتنے میں ان کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ وہ رو رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا: حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نبی کی بیٹی ہو، تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو۔ پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا: حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو (اور اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو)۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٤٠ / ٦٩۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ قَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَ عَائِشَةَ کَلَامٌ فَذَکَرْتُ ذَلِکَ لَهُ فَقَالَ: أَلَا قُلْتِ: فَکَيْفَ تَکُوْنَانِ خَيْرًا مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَ أَبِي هَارُوْنُ وَ عَمِّي مُوْسَى...... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی

الحديث رقم ٦٩: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فضل أزواج النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥ / ٧٠٨، الرقم: ٣٨٩٢، والحاکم في المستدرك، ٤ / ٣١، الرقم: ٦٧٩٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨ / ٢٣٦، الرقم: ٨٥٠٣، وفي المعجم الکبير، ٢٤ / ٧٥، الرقم: ١٩٦.

طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو جبکہ میرے شوہر حضرت محمد ﷺ، میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام، اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔'' اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٤١ / ٧٠۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صفیہ مالِ غنیمت کا وہ حصہ ہیں جنہیں آقا علیہ السلام نے اپنے لئے منتخب فرمایا۔'' اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٧٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الخراج و الأمارة و الفيء، باب: ما جاء في سهم الصفي، ٣/ ١٥٢، الرقم: ٢٩٩٤،و ابن حبان في الصحيح، ١١/ ١٥١،الرقم: ٤٨٢٢، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ٤٢، الرقم: ٤٣٤٥، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦/ ٣٠٤، الرقم: ١٢٥٣٤۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ :

مَنَاقِبُ الإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيِّ عليه السلام

﴿ امام محمد مہدی علیہ السلام کے مناقب ﴾

١ـ فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عليه السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا اہلِ بیت اطہار میں سے ہونے کا بیان ﴾

٣٤٢/ ١ـ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہو گا)۔‘‘ اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٤٣/ ٢ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

الحديث رقم١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الفتن، باب: ماجاء في المهدي، ٤/ ٥٠٥، الرقم:٢٢٣٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٣٧٦، الرقم:٣٥٧١، والبزار فى المسند، ٥/ ٢٠٤، الرقم: ١٨٠٣، و الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٤٨٨، الرقم:٨٣٦٤۔

الحديث رقم٢: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: المهدي، ٤/ ١٠٧، الرقم: ٤٢٨٤، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدى، ٢/ ١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٦، و الديلمي فى مسند الفردوس، ٤/ ٢٢٣، الرقم: ٦٦٧٠۔

''ام المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد سے ہو گا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٤٤ / ٣۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَ نَظَرَ إِلَی ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّی بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ ﷺ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَ لَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہو گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہو گا اور اس کا نام تمہارے نبی کے نام کے موافق رکھا جائے گا اور سیرت میں بھی آپ ﷺ سے مشابہ ہو گا۔ مگر صورت میں مشابہ نہ ہو گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان فرمایا کہ وہ ایسا شخص ہو گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٤٥ / ٤۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللهُ فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم٣: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: المهدی، ٤/ ١٠٨، الرقم: ٤٢٩٠.

الحديث رقم٤: أخرجه ابن ماجة فی السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدی، ٢/ ١٣٦٧، الرقم: ٤٠٨٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٨٤، الرقم: ٦٤٥، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ٧/ ٥١٣، الرقم: ٣٧٦٤٤، و البزار فی المسند، ٢/ ٢٤٣، الرقم: ٦٤٤.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہدی ہم میں سے ہوگا۔ یعنی اہل بیت میں سے، اللہ تعالیٰ اسے ایک رات میں (خلافت و مہدیت کی) صلاحیت عطا فرما دے گا۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٤٦ / ٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَ حَمْزَةُ وَ عَلِيٌّ وَ جَعْفَرٌ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود فرماتے سنا ہے کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولاد اہلِ جنت کے سردار ہوں گے۔ یعنی میں حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی علیہم السلام۔'' اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٥: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢ / ١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٧.

٢۔ فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ ظُهُوْرِ الْمَهْدِيِّ عليه السلام

﴿ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات کا بیان ﴾

٣٤٧ / ٦۔ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما فَقَالَ: يُوْشِکُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاکَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ، يَمْنَعُوْنَ ذَاکَ، ثُمَّ قَالَ: يُوْشِکُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَلَا مُدٌّ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاکَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ سَکَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَکُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَ أَبِي الْعَلَاءِ: أَ تَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَا: لَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا: قریب ہے وہ وقت جب اہلِ شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ (مہدی)

الحديث رقم ٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: لاتقوم الساعة حتی يمر الرجل فيتمنی أن يکون مکان الميت من البلاء، ٤ / ٢٢٣٤، الرقم: ٢٩١٣، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٣١٧، الرقم: ١٤٤٤٦، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٧٥، الرقم: ٦٦٨٢۔

ہو گا جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔ اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا: کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: نہیں، (یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ کے علاوہ ہوں گے)۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۴۸/ ۷۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ عَاصِمٌ: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذَالِکَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرما دے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۹/ ۸۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ

الحديث رقم۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ماجاء في المهدي، ٤/ ٥٠٥، الرقم: ٢٢٣١، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٣٧٦، الرقم: ٣٥٧١۔

الحديث رقم ۸: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: المهدي، ٤/ ١٠٧، الرقم: ٤٢٨٣، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ٧/ ٥١٣، الرقم: ٣٧٦٤٨

إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا.
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو دراز فرما دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا فرمائے گا۔ جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (ان سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔'' اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٣٥٠ / ٩۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَقْتَتِلُ كَنْزَكُمْ ثَلاَثَةٌ كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيْفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيْرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُوْنَكُمْ قَتْلاً لَمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ، ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لاَ أَحْفَظُهُ فَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ پرچموں (کا قافلہ) آتے ہوئے دیکھو تو اس میں ضرور شامل ہو جانا اگرچہ برف پرگھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٥١ / ١٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: يُوْشِكُ مَنْ

الحديث رقم ٩: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدى، ٢ / ١٣٦٧ الرقم: ٤٠٨٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٢٧٧، الرقم: ٢٢٤٤١ والحاكم في المستدرك ٤ / ٥١٠، الرقم: ٨٤٣٢.
الحديث رقم ١٠: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٤١١.

عَاشَ مِنكُمُ أَنُ يَلُقَى عِيُسَى بُنَ مَرُيَمَ إِمَامًا مَهُدِيًا حَكَمًا عَدُلًا، فَيَكُسِرُ الصَّلِيُبَ، وَيَقُتُلُ الُخِنُزِيُرَ، وَيَضَعُ الُجِزُيَةَ، وَتَضَعُ الُحَرُبُ أَوُزَارَهَا.

رَوَاهُ أَحُمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ جو تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ ابن مریم سے اس کے امام مہدی حکم و عدل ہونیکی حالت میں ملاقات کرے گا وہ عیسیٰ ابن مریم صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ موقوف کر دے گا اور لڑائی اپنے اوزار رکھ دے گی۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٥٢ / ١١۔ عَنُ أَبِي سَعِيُدٍ الُخُدُرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: يَنزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيُدٌ مِنُ سُلُطَانِهِمُ لَمُ يُسُمَعُ بَلَاءٌ أَشَدُّ مِنُهُ حَتَّى تَضِيُقَ عَنُهُمُ الُأَرُضُ الرَّحُبَةُ وَ حَتَّى تُمُلَأَ الُأَرُضُ جَوُرًا وَ ظُلُمًا: لَا يَجِدُ الُمُؤُمِنُ مَلُجَاءً يَلُتَجِئُ إِلَيُهِ مِنَ الظُّلُمِ فَيَبُعَثُ اللهُ عزوجل رَجُلًا مِنُ عِتُرَتِي فَيَمُلَأُ الُأَرُضَ قِسُطًا وَ عَدُلًا كَمَا مُلِئَتُ ظُلُمًا وَ جَوُرًا، يَرُضَى عَنُهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ سَاكِنُ الُأَرُضِ لَا تَدَّخِرُ الُأَرُضُ مِنُ بَذُرِهَا شَيُئًا إِلَّا أَخُرَجَتُهُ وَ لَا السَّمَاءُ مِنُ قَطُرِهَا شَيُئًا إِلَّا صَبَّهُ اللهُ عَلَيُهِمُ مِدُرَارًا يَعِيُشُ فِيُهِمُ سَبُعَ سِنِيُنَ أَوُ ثَمَانٍ أَوُ تِسُعٍ تَمَنَّى الُأَحُيَاءُ الُأَمُوَاتَ مِمَّا صَنَعَ اللهُ عزوجل بِأَهُلِ الُأَرُضِ مِنُ خَيُرِهِ. رَوَاهُ الُحَاكِمُ.

وَ قَالَ: هَذَا حَدِيُثٌ صَحِيُحُ الإِسُنَادِ.

الحديث رقم ١١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤ / ٥١٢، الرقم: ٨٤٣٨۔

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں میری امت پر ان کی قدرت سے زیادہ بلائیں نازل ہوں گی۔ اس سے شدید بلاء پہلے نہ سنی گئی ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی اور زمین ظلم و ستم سے بھر جائیگی۔ مومن کوئی ایسا ٹھکانہ نہ پائے گا۔ جہاں وہ ظلم کی فریاد لیکر جائے پس اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ پہلے ظلم و ستم سے بھری تھی۔ زمین و آسمان میں رہنے والے اس سے راضی (خوش) ہونگے زمین اپنے اندر پڑنے والا ہر دانہ اُگائے گی اور اللہ تعالیٰ آسمان میں موجود ہر قطرے کو موسلادھار (بارش) کی صورت میں برسائے گا۔ وہ ان میں سات، آٹھ یا نو سال رہے گا اور زندہ لوگ اللہ کے اس کرم کے سبب جو اہل زمین پر کیا مردوں کی تمنا کرینگے (کاش وہ زندہ ہوتے)۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

٣٥٣/ ١٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنِي خَلِيْلِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَضْرِبُهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوْا إِلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: وَ كَمْ يَمْلِكُ؟ قَالَ: خَمْسًا وَ اثْنَتَيْنِ.

رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر نہ ہونگے جو لوگوں کا مقابلہ کریں گے حتی کہ وہ حق کی طرف رجوع کرلیں گے'' میں نے عرض کی۔ وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ اور دو (یعنی سات سال)''۔ اس حدیث کو امام ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم١٢: أخرجه أبويعلى فى المسند،١٢/ ١٩، الرقم: ٣٣٣٥، والهيثمى فى مجمع الزوائد،٧/ ٣١٥۔

۳۵٤/ ۱۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَقُوْلُ: بِسُنَّتِي، يُنْزِلُ اللهُ لَهُ الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَ تُخْرِجُ لَهُ الْأَرْضُ مِنْ بَرَكَتِهَا، تُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنْهُ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَ ظُلْمًا، يَعْمَلُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَبْعَ سِنِيْنَ، وَ يَنْزِلُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہونگے جو میری سنت کی بات کریں گے، اللہ رب العزت ان کے لئے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین ان کیلئے اپنی برکات نکال دے گی (یعنی اپنے خزانے اگل دے گی)۔ زمین ان کے ذریعے عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔ وہ اس امت پر سات سال تک حکومت کریں گے اور بیت المقدس میں نزول فرمائیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۳۵۵/ ۱٤۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: سَيَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الرُّوْمِ أَرْبَعُ هَدْنٍ. تَقُوْمُ الرَّابِعَةُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ هِرَقْلَ يَدُوْمُ سَبْعَ سِنِيْنَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ آلاَفٍ يُقَالُ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ خَيْلَانَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ إِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ قَالَ: مِنْ وَلَدِي ابْنِ

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲/ ۱۵، الرقم: ۱۰۷۵۔

الحديث رقم ۱٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/ ۱۰۱، الرقم: ۷٤۹۵۔

أَرْبَعِيْنَ سَنَةً كَأَنَّ وَجْهَهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فِي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ أَسْوَدُ عَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ قُطْوَانِيَتَانِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ بَنِي إِسْرَائِيْلَ يَمْلِکُ عِشْرِيْنَ سَنَةً يَسْتَخْرِجُ الْکُنُوْزَ وَ يَفْتَحُ مَدَائِنَ الشِّرْکِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہو گی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو آل ہرقل سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص میری اولاد میں سے ہو گا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، اور دو قطوانی عبائیں پہنے ہوگا، بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی اسرائیل کا شخص، وہ بیس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣ـ فَصْلٌ فِي أَدَاءِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام صَلَاتَهُ وَرَاءَهُ عليه السلام

﴿حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کا امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا بیان﴾

١٥/٣٥٦ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَ إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہو گا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم ل (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٦/٣٥٧ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ

الحديث رقم١٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: نزول عيسى بن مريم، ٣/١٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلی الله علیه وآله وسلم ١/١٣٦، الرقم: ١٥٥، وابن حبان فى الصحيح،١٥/٢١٣، الرقم: ٦٨٠٢ـ

الحديث رقم ١٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكماً بشريعة نبينا محمد صلی الله علیه وآله وسلم ١/١٣٧، الرقم:١٥٦، وابن حبان فى الصحيح،١٥/٢٣١، الرقم:٦٨١٩، والبيهقى فى السنن الكبرىٰ،٩/١٨٠، وأبو عوانه فى المسند،١/٩٩، الرقم:٣١٧ـ

ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخر میں (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر، ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے)۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٥٨ / ١٧۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضي الله عنه مَرْفُوْعًا، قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ بِنْتِ أَبِي الْعَكَرِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ وَ جُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمُ ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَلِکَ الْإِمَامُ يَنْكِصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عِيْسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَکَ أُقِيْمَتْ فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ.

الحديث رقم ١٧: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الفتن، باب: فتنة الدجال، ٢ / ١٣٦١، الرقم: ٤٠٧٧۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَ أَمَّا فِي الْحَدِيْثِ وَ إِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَالْمُرَادُ بِهِ الْمَهْدِيُّ كَمَا جَاءَ التَّصْرِيْحُ بِهِ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو ان کے امام (مہدی) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔''

(اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد قوی ہیں اور حدیث میں جو ''امامھم رجل صالح'' کے الفاظ آئے ہیں تو اس سے مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں جیسا کہ اس کا ذکر صراحتاً بھی آیا ہے۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۵۹/ ۱۸۔ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: الْمَهْدِيُّ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَ هُوَ الَّذِي يَؤُمُّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ علیهما السلام. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''امام ابن سیرین سے روایت ہے کہ (امام) مہدی اسی امت میں سے ہوں گے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی امامت سرانجام دیں گے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ۷/ ۵۱۳، الرقم: ۳۷٦٤۹۔

٤ـ فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا

﴾ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینے کا بیان ﴿

٣٦٠ / ١٩ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: تُمْلَأُ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلِکُ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا فَيَمْـلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (آخری زمانہ میں) زمین جور وظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانۂ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور وظلم سے بھر گئی ہوگی۔'' اس حدیث کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٦١ / ٢٠ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: يَنْزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَـلَاءٌ شَدِيْدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَـلَاءٌ

الحديث رقم١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٧٠، الرقم: ١١٦٨٣، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٦٠١، الرقم: ٨٦٧٤.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤ / ٥١٢، الرقم: ٨٤٣٨.

أَشَدُّ مِنْهُ حَتَّى تَضِيقَ عَنْهُمُ الْأَرْضُ الرَّحْبَةُ، وَ حَتَّى يَمْلَأَ الْأَرْضَ جَوْرًا وَ ظُلْمًا: لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَأً يَلْتَجِيءُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللهُ عزوجل مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ سَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، يَعِيْشُ فِيْهَا سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ، تَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ مِمَّا صَنَعَ اللهُ عزوجل بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پھر ویسا ہی بھر دیگا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے سب ان سے راضی ہوں گے، آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیدا وار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی وظلم کی حالت میں گذر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٦٢ / ٢١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَكُوْنُ فِي

الحديث رقم ٢١: أخرجه الطبراني فی المعجم الأوسط، ٥ / ٣١١، الرقم: ٥٤٠٦.

أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَ إِلاَّ ثَمَانٌ وَ إِلاَّ فَتِسْعٌ تُنْعَمُ أُمَّتِي فِيْهَا نِعْمَةٌ لَمْ يُنْعَمُوْا مِثْلَهَا: يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، وَلاَ تَدَّخِرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ، وَالْمَالُ كُدُوْسٍ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ: يَامَهْدِيُّ، أَعْطِنِي فَيَقُوْلُ خُذْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی ہوگا (ان کی مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اُن کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے (حسبِ ضرورت) موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہوکر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسبِ خواہش خزانہ میں جاکر) خود لے لو۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٣٦٣/ ٢٢۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيُّ أَمْ مِنْ غَيْرِنَا؟ فَقَالَ: لاَ، بَلْ مِنَّا، يَخْتِمُ اللهُ بِهِ الدِّيْنَ كَمَا فَتَحَ بِنَا، وَ بِنَا يُنْقَذُوْنَ مِنَ الْفِتْنَةِ كَمَا أُنْقِذُوْا مِنَ الشِّرْكِ، وَبِنَا يُؤَلِّفُ اللهُ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ، كَمَا أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ، وَ بِنَا يُصْبِحُوْنَ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ إِخْوَانًا كَمَا أَصْبَحُوْا بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ إِخْوَاناً فِي دِيْنِهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: میں نے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں) عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا (امام) مہدی ہم آل محمد میں سے ہوں گے یا

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ١/ ٥٦، الرقم: ١٥٧۔

ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اللہ رب العزت ان پر (سلطنت) دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا ہے اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائیگا جس طرح انہیں شرک سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ انکے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد محبت و الفت پیدا فرمائیگا۔ جس طرح اللہ نے شرک کی عداوت کے بعد انکے دلوں میں (ہمارے ذریعے) الفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ (وفساد) کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے، جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٦٤/ ٢٣۔ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ: لَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ: الْهَيْثِمِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نوسال ہوگی وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔'' اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه البزار فى المسند، ٨/ ٢٥٦، الرقم: ٣٣٢٠، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٧/ ٣١٦۔

٥۔ فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ عليه السلام يَكُوْنُ خَلِيْفَةَ اللهِ عَلَى الْإِطْلَاقِ

﴾ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے علی الاطلاق خلیفۃ اللہ ہونے کا بیان ﴿

٣٦٥ / ٢٤۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ، وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ، بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَالِکَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَ عَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَ ذَالِکَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ فِيالنَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِرَانِهِ إِلَي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفَّي وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ.

الحديث رقم٢٤: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: المهدي، ٤ / ١٠٧، الرقم:٤٢٨٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٣١٦، الرقم: ٢٦٧٣١، و الحاكم فى المستدرك، ٤ / ٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شبية فى المصنف، ٧ / ٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣۔

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِيْنَ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننھال قبیلۂ کلب میں سے ہوگی خلیفۂ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے لئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٦٦/ ٢٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: لاَ يَزَالُ هَذَا الدِّيْنُ قَائِماً حَتَّى يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً،

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المهدی، ٤/ ١٠٦، الرقم: ٤٢٧٩۔

كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ. فَسَمِعْتُ كَلَاماً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَفْهَمْهُ، قُلْتُ لِأَبِي: مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا: یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے۔ ان تمام پر امت مجتمع ہوگی پھر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (کچھ) گفتگو سنی جسے میں سمجھ نہ سکا۔ تو میں نے اپنے باپ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ میرے باپ نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''وہ تمام (بارہ خلفاء) قریش سے ہوں گے۔'' اس کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٦٧/٢٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَي عَشَرَ خَلِيْفَةً قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ وَ ضَجُّوْا، ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا: یہ دین بارہ خلفاء کے آنے تک غالب رہے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس پر) لوگوں نے (بلند آواز) سے ''اللہ اکبر'' کہا اورشور برپا ہوگیا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آواز میں ایک کلمہ فرمایا: میں نے اپنے باپ سے عرض کیا: اباجان! آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ (انہوں نے بتایا) آپ ﷺ نے فرمایا ہے وہ سب (بارہ خلفاء) قریش میں سے ہونگے۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: المهدى، ٤/١٠٦، الرقم: ٤٢٨٠/٤٢٨١۔

٣٦٨/ ٢٧۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُبَايَعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فِيَأْتِيْهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ وَ أَبْدَالُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکنِ حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٦٩/ ٢٨۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ فِي أُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ فِي النَّاسِ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُوْدَنَّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھربھر کے تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر شمار کئے بغیر کثرت سے لوگوں میں عطیات تقسیم کریں گے) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا)‘‘۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٤/ ٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، و ابن أبي‌شيبة فی المصنف، ٧/ ٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣۔
الحديث رقم ٢٨: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٤/ ٥٠١، الرقم: ٨٤٠٠۔

٣٧٠/ ٢٩۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السَّوْدَ قَد جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَائْتُوْهَا فَإِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللهِ الْمَهْدِيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خراسان کی طرف آتے ہوئے کالے جھنڈے جب دیکھو تو ان کے پاس آنا کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٧١/ ٣٠۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سَتَطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَايَاتٌ سُوْدٌ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ، فَائْتُوْهَا وَ لَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم پر خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے طلوع ہوں گے پس تم ان جھنڈوں کی طرف آؤ خواہ تمہیں برف پر لڑھک کر ہی کیوں نہ آنا پڑے۔ پس بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٣٧٢/ ٣١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٧٧، الرقم: ٢٢٤٤١، و الحاكم في المستدرك، ٤/ ٥٤٧، الرقم: ٨٥٣١۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الديلمى فى مسند الفردوس، ٢/ ٣٢٣، الرقم: ٣٤٧٠۔

الحديث رقم: ٣١ أخرجه الديلمى فى مسند الفردوس، ٥/ ٥١٠، الرقم: ٨٩٢٠۔

يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَعَلَى رَأْسِهِ عَمَامَةٌ، فَيَأْتِي مُنَادٍ يُنَادِي: هَذَا الْمَهْدِيُّ خَلِيْفَةُ اللهِ فَاتَّبِعُوْهُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور ان کے سر پر عمامہ ہوگا پس ایک منادی یہ آواز بلند کرتے ہوئے آئے گا کہ یہ مہدی ہیں جو اللہ کے خلیفہ ہیں۔ سو تم ان کی اتباع و پیروی کرو۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٦۔ فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ تُنْعَمُ فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمْهَا قَطُّ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی خلافت میں اُمّتِ محمدیہ کو وہ نعمتیں حاصل ہوں گی جو اسے کبھی حاصل نہ ہوئی ہوں گی﴾

٣٧٣/٣٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: خَشِيْنَا أَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ: يَخْرُجُ يَعِيْشُ خَمْساً أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدٌ الشَّاکُّ، قَالَ: قُلْنَا: وَ مَا ذَاکَ؟ قَالَ: سِنِيْنَ قَالَ فَيَجِيْءُ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ: فَيَحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَي: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وقوعِ حوادث کے خیال سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں امام مہدی ہوں گے جو پانچ سات یا نو تک حکومت کریں گے (زید راوی حدیث کو ٹھیک مدت میں شک ہے) میں نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اس عدد سے مراد) سال ہیں۔ ان کا زمانہ ایسی

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ٥٣، ٤/٥٠٦، الرقم:٢٢٣٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٢١، الرقم: ١١١٧٩۔

خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص ان سے آ کر سوال کرے گا اور کہے گا کہ اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے، مجھے کچھ دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ امام مہدی ہاتھ بھر بھر کر اس کو اتنا مال دے دیں گے جتنا وہ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہوگا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور امام احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٧٤ / ٣٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَكُوْنُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَ إِلَّا فَتِسْعٌ تُنْعَمُ أُمَّتِي فِيْهِ نِعْمَةٌ لَمْ يُنْعَمُوْا مِثْلَهَا قَطُّ تُؤْتِي الْأَرْضُ أُكُلَهَا لَا تَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كَدُوْسٍ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِي فَيَقُوْلُ: خُذْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں مہدی ہوگا جو کم سے کم سات سال ورنہ نو سال تک رہے گا۔ ان کے زمانے میں میری امت اتنی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوشحال نہ ہوئی ہوگی۔ زمین اپنی ہر قسم کی پیداوار ان کے لئے نکال کر رکھ دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال اس زمانے میں کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا حتی کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے۔ وہ فرمائیں گے (جتنا مرضی میں آئے) اٹھا لے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٧٥ / ٣٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم:

الحديث رقم ٣٣: أخرجه ابن ماجة فى السنن كتاب: الفتن، باب: خروج المهدى، ٢ / ١٣٦٦، الرقم: ٤٠٨٣، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ٦٠١، الرقم: ٨٦٧٥، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٧ / ٥١٢، الرقم: ٣٧٦٣٨.
الحديث رقم ٣٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤ / ٦٠١، الرقم: ٨٦٧٣.

يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. يَسْقِيهِ اللهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَ تَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعِيْشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَجًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی پیدا ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ان پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے۔ ان کے زمانۂ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور امت کی عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

٣٧٦/ ٣٥۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي فُلاَنٌ: رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنَّ الْمَهْدِيَّ لاَ يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ، فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَأَتَى النَّاسُ الْمَهْدِيَّ فَزَفُّوْهُ كَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا، وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلاً، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَ تُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا، وَتُنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمْهَا قَطُّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ''نفس زکیہ'' کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل

الحديث رقم ٣٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف: ٧/ ٥١٤، الرقم: ٣٧٦٥٣۔

کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ (امام) مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور (امام) مہدی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اُگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور میری امت پر ان کی ولایت وسلطنت میں اس قدر نعمتیں نازل ہوں گی کہ اتنی نعمتوں سے اسے پہلے کبھی نہیں نوازا گیا ہوگا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٧۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ عليه السلام

﴿ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾

٣٧٧/ ٣٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزَّبِيْدِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوَطِّئُوْنَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی جانب سے لوگوں کا ظہور ہوگا جو امام مہدی کی حکومت کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں گے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٧٨/ ٣٧۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيْهِ اللهُ الْغَيْثَ وَ تُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَ يُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا وَ تَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَ تَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعِيْشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَاجًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَأَبُوْ نُعَيْمٍ كَمَا قَالَ السُّيُوْطِيُّ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم٣٦: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢/ ١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٨، والبزار في المسند، ٩/ ٢٤٣، الرقم: ٣٧٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ٩٤، الرقم: ٢٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/ ٣١٨، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ٢/ ١٢٧۔
الحديث رقم٣٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/ ٦٠١، الرقم: ٨٦٧٣، والسيوطي في الحاوي للفتاوى، ٢/ ١٣٢۔

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا جسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے خوب نوازے گا اور زمین بھی اپنے خزانے اگل دے گی اور وہ مال کی بالکل ٹھیک تقسیم کرے گا اور (اس کے دور میں) مویشیوں کی بہتات ہوگی اور میری امت کی خوب تعظیم ہوگی وہ (اپنی خلافت میں) سات یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے ''الحاوی للفتاوی'' میں بیان کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٧٩/ ٣٨۔ عَنْ جَعْفَرٍ رضی الله عنه قَالَ: يَقُوْمُ الْمَهْدِيُّ سَنَةَ مِائَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ.

''حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام سن دو سو (٢٠٠ھ) میں ظاہر ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام نعیم بن حماد نے روایت کیا ہے۔

٣٨٠/ ٣٩۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَةِ رضی الله عنه قَالَ: يَمْلِكُ بَنُو الْعَبَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَنَّ النَّاسَ مِنَ الْخَيْرِ، ثُمَّ يَتَشَعَّثُ أَمْرُهُمْ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَ تِسْعِيْنَ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا إِلَّا جُحْرَ عَقْرَبٍ فَادْخُلُوا فِيْهِ فَإِنَّهُ يَكُوْنُ فِي النَّاسِ شَرٌّ طَوِيْلٌ، ثُمَّ يَزُوْلُ مُلْكُهُمْ سَنَةَ سَبْعٍ وَتِسْعِيْنَ أَوْتِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ، وَيَقُوْمُ الْمَهْدِيُّ فِي سَنَةِ مِائَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالسُّيُوْطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عباس لوگوں پر حکومت کریں گے

الحديث رقم٣٨: أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ١/ ٣٣٢، الرقم: ٩٥٣، والسيوطي في الحاوی للفتاوي، ٢/ ١٤٤۔

الحديث رقم٣٩: أخرجه أبو نعيم في الفتن، ١/ ٢١٧، الرقم: ٥٩٩، والسيوطي في الحاوی للفتاوی، ٢/ ١٦٣۔١٦٤۔

یہاں تک کہ انہیں ہر طرح کی خبر ملے گی، پھر ان کی حکومت کا شیرازہ سن پچانوے ہجری میں بکھر جائے گا، پس اس وقت اگر تم کسی بچھو کا بل بھی پاؤ تو اس میں داخل ہو جانا کیونکہ اس وقت لوگوں میں ایک کبھی نہ ختم ہونے والا شر بپا ہوگا، پھر سن ستانوے یا ننانوے میں ان کی حکومت ختم ہو جائے گی اور پھر سن دو سو (۲۰۰ھ) میں امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ امام سیوطی کے ہیں۔

۳۸۱/ ۴۰۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: يَمْلِکُ الْمَهْدِيُّ سَبْعَ سِنِيْنَ وَشَهْرَيْنِ وَأَيَّامٍ. رَوَاهُ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ وَ السُّيُوطِيُّ.

’’محمد بن حمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: امام مہدی علیہ السلام سات سال دو ماہ اور کچھ دن حکومت کریں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام نعیم بن حماد اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۳۸۲/ ۴۱۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَال: يَظْهُرُ الْمَهْدِيُّ بِمَکَّةَ عِنْدَ الْعِشَاءِ، وَ مَعَهُ رَايَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ قَمِيْصُهُ وَسَيْفُهُ وَ عَلَامَاتٌ وَ نُوْرٌ وَبَيَانٌ، فَإِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَقُوْلُ: أُذَکِّرُکُمُ اللهَ أَيُّهَا النَّاسُ وَمُقَامُکُمْ بَيْنَ يَدَي رَبِّکُمْ فَقَدْ اتَّخَذَ الْحَجَرَ وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ، وَأَنْزَلَ الْکِتَابَ، وَآمُرُکُمْ أَنْ لَا تُشْرِکُوْا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تُحَافِظُوْا عَلَى طَاعَتِهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهِ ﷺ، وَأَنْ تُحْيُوْا مَا أَحْيَا الْقُرْآنُ، وَتُمِيْتُوْا مَا

الحديث رقم٤٠: أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ١/ ٣٧٨، الرقم: ١١٣٠، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ٢/ ١٥٥۔

الحديث رقم٤١: أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ١/ ٣٤٥، الرقم: ٩٩٩، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ٢/ ١٤٤۔١٤٥۔

أَمَاتَ، وَتَكُوْنُوْا عَلَى الْهُدَى، وَوُزَرَاءَ عَلَى التَّقْوَى، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ دَنَا فَنَاؤُهَا وَزَوَالُهَا، وَ آذَنَتْ بِانْصِرَامٍ، فَإِنِّي أَدْعُوْكُمْ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ، وَالْعَمَلِ بِكِتَابِهِ، وَإِمَاتَةِ الْبَاطِلِ، وَإِحْيَاءِ سُنَّتِهِ، فَيَظْهُرُ فِي ثَلَثِمِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا عَدَدَ أَهْلِ بَدْرٍ عَلَى غَيْرِ مِيْعَادٍ قَزَعًا كَقَزَعِ الْخَرِيْفِ، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ أُسَدٌ بِالنَّهَارِ، فَيَفْتَحُ اللهُ لِلْمَهْدِيِّ أَرْضَ الْحِجَازِ، وَيَسْتَخْرِجُ مَنْ كَانَ فِي السِّنِّ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، وَتَنْزِلُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ الْكُوْفَةَ، فَيَبْعَثُ اللهُ بِالْبَيْعَةِ إِلَى الْمَهْدِيِّ، وَيَبْعَثُ الْمَهْدِيُّ جُنُوْدَهُ فِي الْآفَاقِ، وَيُمِيْتُ الْجَوْرَ وَأَهْلَهُ، وَتَسْتَقِيْمُ لَهُ الْبُلْدَانُ، وَيَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ الْقُسْطُنْطِيْنِيَةَ. رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

''حضرت ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا عشا کے وقت مکہ میں ظہور ہوگا اور اُن کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کا (عطا کردہ) جھنڈا اور آپ ﷺ کا کرتہ مبارک اور تلوار ہوگی (اس کے علاوہ دیگر) علامات، نور اور واضح بیان ہوگا۔ پس آپ جب عشاء کی نماز ادا کر لیں گے بآوازِ بلند ندا دیں گے: اے لوگو! میں تمہیں اللہ اور اس کے حضور تمہارے کھڑے ہونے کی یاد دلاتا ہوں۔ جس نے اپنی شان کے لائق اپنے مقام کو لازم پکڑا اور (لوگوں کی اصلاح کے لئے) انبیاء مبعوث کئے اور کتابیں نازل کیں اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو لازم پکڑو اور اس طریقہ کو زندہ کرو جسے قرآن نے زندہ کیا اور اس طریقے کو ختم کرو جسے قرآن نے ختم کیا ہے اور ہدایت کے راستہ میں ایک دوسرے کے مددگار ہو جاؤ اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کے معاون بن جاؤ۔ پس بے شک دنیا تباہی اور بربادی کے دہانے پر ہے اور میں تمہیں ہر طرف سے کٹ کر ایک اللہ

اور اس کے رسول ﷺ اور ان کی کتاب پر عمل کرنے، باطل کو ختم کرنے، سنت کا کو زندہ کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔ پس آپ علیہ السلام کا ظہور اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ لوگوں میں ہوگا جو بغیر کسی معینہ وقت کے آئیں گے اور خریف کے پتوں کی طرح دنیا میں بکھرے ہوئے ہوں گے جو رات کے وقت راہوں کی طرح ہوں گے لیکن دن کے وقت شیروں کی طرح ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی علیہ السلام کے لئے ارض حجاز کو فتح کرے گا اور وہ بنو ہاشم کے نوجوانوں کو اپنے ساتھ جہاد کے لئے نکالیں گے۔ اور وہ سیاہ جھنڈوں کے ساتھ سرزمین کوفہ میں اتریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی کو اذنِ بیعت عطا فرمائے گا اور وہ اپنے لشکروں کو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے اور ظلم اور ظالموں کو ختم کریں گے۔ پس تمام ممالک ان کے زیر سایہ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ قسطنطنیہ کو فتح کرے گا۔'' اس حدیث کو امام ابن حماد اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

٣٨٣ / ٤٢۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِي، لَوْنُهُ لَوْنٌ عَرَبِيٌّ، وَ جِسْمُهُ جِسْمٌ إِسْرَائِيْلِيٌّ، عَلَي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا، يَرْضَى فِي خَلَافَتِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ يَمْلِكُ عِشْرِيْنَ سَنَةً. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہوگی۔ انکے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نورافشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی ان کی خلافت پر اہلِ زمین اور اہلِ آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ٢٢١، الرقم: ٦٦٦٧۔

مصادر التخریج

١۔ **القرآن الحکیم۔**

٢۔ **آمدی**، سیف الدین ابی الحسن علی بن ابی علی بن محمد (۵۵۱۔۶۳۱ھ/۱۱۵۶۔۱۲۳۳ء)۔ **الاحکام فی اصول الاحکام۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٣۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٤۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء) **الزھد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

٥۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء) **السنۃ۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

٦۔ **ابن الأثیر**، ابوالحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

٧۔ **ابن الأثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **الکامل فی التاریخ۔** بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۹۷۹ء۔

٨۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/۱۲۶۳۔ ۱۳۲۸ء)۔ **الصارم المسلول۔** بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

٩۔ **ابن جارود**، ابومحمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندۃ۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۱۸ھ/۱۹۸۸ء

١٠۔ **ابن جعد،** ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

١١۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **التحقیق في احادیث الخلاف،** بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

١٢۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **تذکرہ الخواص۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ اھل البیت، ۱۴۰۱ھ۔ ۱۹۸۱م۔

١٣۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفوة الصفوة۔** بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء

١٤۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **المنتظم فی تاریخ الملوک والأمم۔** بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۵۸ھ۔

١٥۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

١٦۔ **ابن حیان،** عبداللہ بن محمد بن جعفر بن محمد بن حیان أبومحمد الأنصاری (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیها۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ۔۱۹۹۲ء۔

١٧۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة فی تمییز الصحابة۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۸۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تهذیب التهذیب**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۹۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۰۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔ ۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۲۱۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالیۃ**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۲۲۔ **ابن حزم،** علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **الاحکام فی اصول الاحکام**۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ۱۴۰۴ھ۔

۲۳۔ **ابن حزم،** علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **المحلیٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ۔

۲۴۔ **ابن خزیمہ،** ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۲۵۔ **ابن راہویہ،** ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۶۔ **ابن رجب حنبلی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع**

العلوم و الحكم فى شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۲۷۔ **ابن زید**، أبو اسماعیل حماد بن إسحاق بن اسماعیل (۲۶۷ھ)۔ **تركة النبي ﷺ والسبل القي وجهها فيها**۔ ۱۴۰۴ھ۔

۲۸۔ **ابن سعد**، ابوعبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۹۔ **ابن عبد البر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الإستیعاب فی معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۳۰۔ **ابن عبد البر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۳۱۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۳۲۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تهذيب تاريخ دمشق الكبير**۔ بیروت، لبنان، دارالمیسرہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۳۳۔ **ابن قانع**، عبد الباقی (۲۶۵۔۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ۱۴۱۸ھ۔

۳۴۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (م۶۲۰ھ)۔ **المغنی فی فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيبانی**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۳۵۔ **ابن قیسرانی**، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸۔۵۰۷ھ/

۱۰۵۶۔۱۱۱۳ء)۔ **تذكرة الحفاظ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ

۳۶۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البداية و النهاية**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۳۷۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تحفة الطالب بمعرفة أحاديث مختصر ابن الحاجب**۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۳۸۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۳۹۔ **ابن ماجہ،** ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۴۰۔ **ابن مبارک،** ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ **كتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۴۱۔ **ابن الملقن،** عمر بن علی بن الملقن الأنصاری (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **خلاصة البدر المنير في تخريج كتاب الشرح الكبير للرافعي**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۰ھ۔

۴۲۔ **ابن مندہ،** ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الإيمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۴۳۔ **ابن حجر ہیتمی۔** ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹۔۹۷۳ھ/۱۵۰۳۔۱۵۶۶ء)۔ **الصواعق المحرقه**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القاہرہ، ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء۔

۴۴۔ **ابن ہشام،** ابو محمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السيرة النبوية**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

٤٥۔ **ابوداؤد،** سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٤٦۔ **ابوسعود،** محمد بن محمد عمادی (۸۹۸۔۹۸۲ھ/ ۱۴۹۳۔۱۵۷۵ء)۔ **اِرشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم (تفسیر ابی سعود)۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی

٤٧۔ **ابوعلا مبارک پوری،** محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذی۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٨۔ **ابوعوانہ،** یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٤٩۔ **ابونعیم،** احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلية الأولياء و طبقات الأصفياء۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٥٠۔ **اَبونعیم،** احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج على صحيح مسلم۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

٥١۔ **ابو یعلی،** احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند۔** دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء

٥٢۔ **ابو یعلی،** احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم۔** فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریۃ، ۱۴۰۷ھ۔

٥٣۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابة۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

٥٤۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٥٥۔ **ازدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری، **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

٥٦۔ **اِسماعیلی**، ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی، **معجم الشیوخ أبی بکر الإسماعیلي**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبۃ العلم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

اندلسی، عمر بن علی بن اَحمد الوادیاشی (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **تحفۃ المحتاج إلی أدلۃ المنھاج**۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

٥٧۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٥٨۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥٩۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٦٠۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

٦١۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **شرح السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٦٢۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الإعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

٦٣۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/

۱۹۸۹ء۔

٦٤۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٦٥۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٦٦۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰٦٦ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء

٦٧۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٦٨۔ **حارث**، ابن ابی اسامۃ (۱۸٦۔ ۲۸۲ھ)۔ **بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ و السیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

٦٩۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۷۰۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

۷۱۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/ ۱۹۷۹ء۔

۷۲۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان و التعریف**۔ بیروت، لبنان:

دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۷۳۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۷٤۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السیرۃ الحلبیۃ**، بیروت، لبنان، دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۷۵۔ **حلبی**، ابراہیم بن محمد بن سبط ابن العجمي الطرابلسی (۷۵۳۔۸۴۱ھ)۔ الکشف الحثیث رمي یوضع الحدیث۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ النہضۃ العربیۃ، ۱۴۰۷ھ۔ ۱۹۸۷۔

۷٦۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (م ۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۷۷۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۷۸۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **الکفایۃ في علم الروایۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبہ العلمیہ۔

۷۹۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ موضح أوهام الجمع و التفریق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ۱۴۰۷ء۔

۸۰۔ **خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، أبوبکر (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ **السنۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

۸۱۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**۔

بیروت، لبنان: دارالکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۸۲۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء

۸۳۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۸۴۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الإعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۸۵۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۸۶۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **تذکرۃ الحفاظ**

۸۷۔ **رویانی**، ابو بکر فی بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۸۸۔ **زمخشری**، ابو القاسم محمد بن عمر (۵۳۸ھ)۔ مختصر کتاب الموافقة بین أهل البیت والصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب الحکمیۃ۔

۸۹۔ **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ **نصب الرایة لأحادیث الهدایة**۔ مصر، دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

۹۰۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳۔۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

۹۱۔ **سخاوی**، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن (۸۳۱ھ۔۹۰۴ھ)۔ استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقربا الرسول وذوی الشرف۔ مکتبۃ الملک، ریاض، سعودی عرب: فھد الوطنیۃ، ۱۴۲۱ھ

۹۲۔ **سعید بن منصور،** ابوعثمان الخراسانی، (م ۲۲۷ھ)، **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

۹۳۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الإتقان في علوم القرآن**۔ مطبہ امیر، منشورات الرضی بیدار۔

۹۴۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **تاریخ الخلفاء**۔ بغداد، عراق: مکتبۃ الشرق الجدید۔

۹۵۔ **سیوطی،** جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۹۶۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الحاوی للفتاویٰ**۔ مصر: مطبعۃ السعادہ، ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۹ء۔

۹۷۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۹۸۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **لباب النقول فی اسباب النزول**۔ قاہرہ، مصر: مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء۔

۹۹۔ **سیوطی،** جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن ابن ماجة**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

۱۰۰۔ **شاشی،** ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۱۰۱۔ **شافعی،** ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔ ۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **المسند** ۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۱۰۲۔ **شافعی،** ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔ ۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **السنن المأثورة**۔ **بیروت** لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۰۳۔ **شوکانی،** محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ در السحابة فی مناقب القرابة والصحابة۔ لاہور، پاکستان: مکتبہ، سید احمد شہید، ۱۴۰۴ھ۔ ۱۹۸۴م۔

۱۰۴۔ **شوکانی،** محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقى الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۱۰۵۔ **شیبانی،** محمد بن حسن (۱۳۲۔۱۸۹ھ)۔ **الموطأ**۔ کراچی، پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔

۱۰۶۔ **شیبانی،** ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۰۷۔ **صیداوی،** محمد بن أحمد بن جمیع، أبو الحسین (۳۰۵۔۴۰۲)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۰۸۔ **طاہر القادری،** ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز، **۲۰۰۵۔**

۱۰۹۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء۔

١١٠۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١١١۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١١٢۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

١١٣۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

١١٤۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ/٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٧ھ۔

١١٥۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ/٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١١٦۔ **طبری**، ابوعباس احمد بن محمد، (٦٩٤ھ)۔ **ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی**۔ دارالکتب العصریہ۔

١١٧۔ **طبری**، ابوعباس احمد بن محمد، (٦٩٤ھ)۔ **الریاض النضرۃ**۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ١٩٩٦ء۔

١١٨۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔٣٢١ھ/٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

١١٩۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔٣٢١ھ/٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ **مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

١٢٠۔ **طیالسی**، ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (١٣٣۔٢٠٤ھ/٧٥١۔٨١٩ء)۔ **المسند**

بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

١٢١۔ **عبداللہ بن احمد بن حنبل** (٢١٣۔٢٩٠ھ)۔ **السنة**۔ دمام: دار ابن قیم، ١٤٠٦ھ

١٢٢۔ **عبد بن حمید،** ابو محمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

١٢٣۔ **عبدالرزاق،** ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ/٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

١٢٤۔ **عجلونی،** ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (١٠٨٧۔١١٦٢ھ/١٦٧٦۔١٧٤٩ء)۔ **كشف الخفا و مزيل الألباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

١٢٥۔ **عظیم آبادی،** ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبی داود**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

١٢٦۔ **قرطبی،** ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰ بن مفرج اُموی (٢٨٤۔٣٨٠ھ/ ٨٩٧۔٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٢٧۔ **قزوینی،** عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين فی اخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

١٢٨۔ **قضاعی،** ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (م٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

١٢٩۔ **کنانی،** احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (٧٦٢۔٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة**۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ١٤٠٣ھ۔

١٣٠۔ **الالکائی،** ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (٤١٨ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ ریاض،

سعودی عرب، دار طیبۃ، ۱۴۰۲ھ۔

۱۳۱۔ **مالک،** ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔**الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۳۲۔ **مروزی،** ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن الحجاج (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **تعظیم قدر الصلوۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

۱۳۳۔ **مروزی،** محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۳۴۔ معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: المکتب الإسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۳۵۔ **نعیم بن حماد،** (م۲۸۸ھ)۔ **الفتن**۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۳۶۔ **مزی،** ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تہذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۳۷۔ **مسلم،** ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۳۸۔ **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (م۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۳۹۔ **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارہ**۔ فضائل بیت المقدس۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۴۰۔ **مقری،** ابو بکر محمد بن ابراہیم (۲۸۵۔۳۸۱ھ)۔ **الرخصۃ فی تقبیل**

الید۔ ریاض: سعودی عرب، ۱۴۰۸ھ۔

۱۴۱۔ **مقرئی**، ابوعمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱۔۴۴۴ھ)۔ **السنن الواردۃ فی الفتن**۔ ریاض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔

۱۴۲۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۴۳۔ **منذری**، ابومحمد عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۴۴۔ **نسائی**، خصائص امیر المومنین علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔۱۹۸۷م

۱۴۵۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۱۴۶۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۴۷۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **فضائل الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۴۸۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **عمل الیوم و اللیلۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۴۹۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء۔

۱۵۰۔ **نووی،** ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تهذيب الأسماء واللغات۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۱۵۱۔ **ہناد،** ہناد بن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزهد۔** کویت: دار الخلفاء للكتاب الإسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

۱۵۲۔ **ہیثمی،** نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۵۳۔ **ہیثمی،** نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔